بائیو کیمک اور نظریہ مفرد اعضاء

افادات

مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانی

ترتیب و تدوین

حکیم نثار احمد تھانوی

شروع کرتا ہوں ساتھ نام
اللہ
الرحمٰن الرحیم
کے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے

شائقین طب کیلئے گراں قدر تحفہ
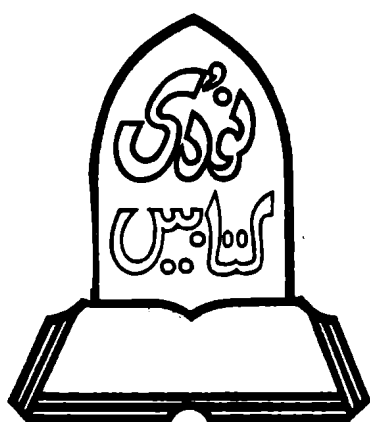
بایوکیمک

اور

نظریہ مفرد اعضا

از افادات

حکیم انقلاب صابر ملتانی

حکیم نثار احمد تھانوی

مؤلف

صدر تحریک تجدید طب' لاہور

سابق معالج فری نوری شفاخانہ' لاہور

باہتمام

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

سرپرست تحریک تجدید طب (رجسٹرڈ) پاکستان

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری' بالمقابل ریلوے اسٹیشن' لاہور

نام کتاب: بایوکیمک اور نظریہ مفرد اعضا
مصنف: حکیم نثار احمد تھانوی
اشاعت: 1999ء
طابع: پرنٹ یارڈ پرنٹرز' لاہور۔
ناشر: نوری کتب خانہ' بالمقابل ریلوے اسٹیشن' لاہور۔
کمپوزنگ: عصمت اللہ (ایم ٹی کمپوزنگ سنٹر)
پروف ریڈنگ ...... حکیم و ڈاکٹر اصغر علی ساقی' لاہور۔
قیمت: 180/= روپے

بسعی و اہتمام: پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

تقسیم کار

نوری کتب خانہ
معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
فون: 042-6366385

نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
فون: 042-7112917

آج کی بات

الحمدللہ آپ کے ادارہ نوری کتب خانہ کی جانب سے حکیم انقلاب مجدد طب جناب صابر ملتانی ؒ کی تمام کتب جدید طرز طباعت پر شائع ہو کر آپ تک پہنچیں۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہم اپنے عہد میں سر خرو ہوئے۔ نام نہاد محققان طب اپنی سازشوں میں ناکام ہوئے اور حق گو شاگردان صابر و عاشقان طب نے جس طرح ہماری سر پرستی فرمائی اس کیلئے ہم ان کے لئے ہر وقت دعا گو ہیں۔

اب "تحقیقات صابر" کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ماہرین علاج بالغذاء شاگردان رشید حضرت مجدد طب کی نگارشات بھی آپ کی نظر کی زینت ہوں گی۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی "بایوکیمک اور نظریہ مفرد اعضاء" آپ کے سامنے ہے۔ یہ کتاب مجدد طب حکیم انقلاب صابر ملتانی کے عاشق صادق محقق طب جناب حکیم نثار احمد تھانوی سابق معالج فری نوری شفاخانہ و صدر تحریک تجدید طب لاہور نے مرتب کی ہے۔ ہم ان کی انتہائی ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی گرانقدر تحقیق ہمیں اشاعت کیلئے عنائت فرمائی۔

آئندہ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت شائع ہونیوالی کتب میں حکیم

محمد شریف دنیاپوری کی کتاب "میرا مطب" کا حصہ دوئم زیر ترتیب ہے جناب حکیم اشرف جمیل ممتاز کی کتاب "طبی استفسارات" زیر طبع ہے۔ ہم دیگر دانشوران طب سے عرض گذار ہیں کہ اگر وہ اپنی کتب خود طبع نہ کروا سکتے ہوں تو ہم سے رجوع فرمائیں۔ ادارہ ان کی کتب شائع کروانے میں ان کی ہر ممکن امداد کرے گا۔

اپنی تجاویز سے نوازتے رہا کریں۔ ہم اس کے لئے آپ کے ممنون ہوں گے۔

آئندہ اشاعت تک کیلئے اجازت کے ساتھ ......

لاہور

14-اگست1999ء

آپ کے تعاون کے طلبگار!

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

چیئرمین نوری فاؤنڈیشن رجسٹرڈ پاکستان

ناظم نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

سرپرست تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان

مرکزی دفتر فری نوری شفاخانہ 'بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کا بے شمار بار شکر ادا کرتا ہوں اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہوں اور وہی تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اپنی مخلوق پر رحم کرتا اور ان کو رزق عطا کرتا ہے اور بیماری سے شفا دیتا ہے۔

بے شمار درود و سلام نبی کریم حضرت محمد ﷺ پر جو رحمت العالمین ہیں اور جن کی ذات اقدس سے ظلمت کدہ میں نور پھیل گیا۔ کمزور کو طاقت مل گئی۔ جاہل عالم بن گئے۔ ادنیٰ اعلیٰ ہو گئے۔ مفلس غنی بن گئے۔ پست حال رہبر بن گئے۔ ان کی اتباع ہی قیامت تک راہ ہدایت ہے اور وہی آخری نبی ہیں۔

دورود و سلام نبی کریم محمد ﷺ کی آل و اصحاب پر جنہوں نے آخری نبیؐ کے پیغام پر عمل کیا اور اسلام کی عظمت کا نمونہ بن گئے۔

علم طب وہ روشنی ہے جو بیمار و دکھی انسانیت کے لئے محبت کا پیغام ہے اور یہ محبت شفا کا دروازہ کھولتی ہے۔ یہ ہزاروں سال کی علمی اور تجرباتی محنت شاقہ کا نتیجہ ہے۔ ہزاروں انسانوں نے اس پر محنت کی اور اسی محنت کا ثمر ہے کہ دکھی بیمار انسانیت اس سے مستفید ہو رہی ہے۔

عزیز دوستو! طب ایک سچا علم ہے۔ یہ یونان کی سرزمین میں پروان چڑھا۔ معلومات کے لحاظ سے بقراط نے اس علم کو ایجاد کیا اور اس کے بعد بہت سے حکماٗ طب نے اس کی آبیاری کی۔ اس علم کو کمالِ عروج تک لے جانے میں مسلمان حکماء طب کا عظیم احسان ہے۔ اس میں حکیم ابو بکر رازی زکریا، حکیم بو علی سینا، حکیم ابن رشد، حکیم علاؤالدین، حکیم برہان الدین نفیسی اور دوسرے جلیل القدر اطبّا بھی شامل ہیں۔ ہم احسان مند ہیں ان کے جن کی بدولت یہ عظیم خزانہ ہم تک پہنچا۔

عزیزان گرامی! میرا مقصد یہ ہے کہ اس علم کو اختصار سے بیان کردوں تاکہ جو طب کی افادیت سے ناآشنا ہیں۔ ان کے ذہنوں تک رسائی ہو۔ آج اس دور میں جب کہ طب کے خلاف انسانی ذہنوں میں انار کی پھیلائی جارہی ہے۔ ایلوپیتھک اور ماڈرن سائنس کے نام پر لوٹ مچار کھی ہے اور غریب پسماندہ اقوام کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ مغرب نے علاج کے نام پر تجارت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ وہ اقوام جو روٹی کو ترس رہی ہیں ان سے اربوں روپیہ علاج کے نام پر وصول کر لیا جاتا ہے۔ ایلوپیتھک معالجین صرف مغرب کے لئے ذہنی غلامی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ بے شک ان میں بہت نیک دل اور انسانیت سے محبت کرنے والے بھی ہیں لیکن مجبور ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ اس قدر مہنگا علاج ہماری قوم برداشت نہیں کر سکتی اور اس کا فائدہ بھی وقتی ہے اور امراض ختم ہونے کے بجائے بڑھ رہے ہیں۔ مغرب کی تیز ترین ادویہ نے انسانیت کو مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ انہی نیک دل معالجین کے لئے ہماری طرف سے پیغام محبت ہے۔

عزیزان گرامی! آپ کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ طب جو مسلمانوں کا عظیم ورثہ تھا۔ آج روبہ زوال کیوں ہے؟

اس بندہ عاجز نے اس کی وجوہات جو محسوس کی ہیں وہ عرض کرتا ہوں۔

پہلی بڑی بات یہ ہے کہ فن طب کے ماہرین نے اس فن پر محنت کرنا کم کر دیا اور اس کے علمی اور فنی پہلوؤں کو پوری طرح سمجھنے کی سعی نہیں کی۔ طب میں احیاؤ تجدید پر غور و فکر سے کام نہیں لیا گیا اور کچھ قابل قدر حکماٗ طب نے احیائے طب کے لئے کوشش بھی کی تو وہ ایلوپیتھک ذہن سے کی اور اپنی طب کے اصول و قانون کو فراموش کر دیا۔ بے شمار ایسی طبّی کتب تحریر کیں جس میں طب اور ایلوپیتھک کو گڈمڈ کر دیا۔ پھر بھی افسوس اس بات کا ہے کہ طب 'ایلوپیتھک اصول و قواعد کا ساتھ نہ دے سکی اس کی وجہ یہ تھی کہ طب یونانی بے ضرر جڑی بوٹیوں سے کام لیتی ہے اس کے علاوہ غذاؤں

کے ادل بدل سے مریض روبصحت ہو جاتا ہے۔ یہ جب ہی ممکن ہے جب طب یونانی کے اصول مزاج سے آشنائی ہو جبکہ ایلوپیتھی اصول مزاج سے انکار کرتی ہے۔ اسی وجہ سے مریض ایلوپیتھک ادویہ سے خوفناک رد عمل کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں طب یونانی کی ادویہ بے ضرر اور رد عمل سے محفوظ ہوتی ہیں۔ یہ ادویہ مریض کی قوت مدافعت کو بڑھا کر مستقل بیماری سے نجات کا باعث بنتی ہیں۔

ایلوپیتھک جو وقتی علاج کے لئے اتنی ضرر رساں دواؤں کا استعمال کرتا ہے جس سے مرض کو وقتی افاقہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد مریض عجیب و غریب الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے اور زندگی مفلوج ہو کر رہ جاتی ہے۔

جدید حکماٗ طب یونانی نے ایلوپیتھک کا مقابلہ کرنے کے لئے طب آیورویدک کے کشتہ جات کا سہارا لیا جبکہ مسلمان اطبّاٗ نے ان کو مسترد کر دیا تھا اور اس کو انسانیت کے لئے ظلم قرار دیا۔ وجہ اس کی یہ تھی کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد کے مقابلہ میں بہت زیادہ تھے۔ ان تمام کوششوں کے باوجود احیائے طب نہ ہو سکی۔ سچی بات تو یہ تھی کہ حکماٗ طب اپنی طب کے اصول اور قوانین پوری طرح سمجھ کر اس کی سچائی کو انسانیت تک پہنچا دیتے۔ جہاں الجھاؤ تھے ان کو جدید میڈیکل سائنس کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے۔ قدیم قوانین اور جدید سائنس کو تطبیق دینے کی کوشش کرتے۔ طب یونانی جو ہزاروں سال کے تجربات اور مشاہدات کی بدولت وجود میں آنے والا فن ہے اس کو یکسر غلط اور فرسودہ کہہ دینا کہاں کا انصاف ہے۔ انسانیت جس سے ہزاروں سال فیض یاب ہوتی رہی اسے ایک دم غلط اور فرسودہ کہہ کر انسانیت کو اس کے ثمر سے محروم کر کے دکھی بنا دیا اور مغربی تجارت کے سپرد کر دیا۔

استادان طب سے بڑی معافی کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے طب سے کوئی اچھا سلوک نہیں کیا۔ انہوں نے اپنے شاگردوں کو فن طب کا ماہر بنانے کی سعی نہیں کی ہے۔ یہ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ ایک لائق اور ذہین طالب علم بھی طبیہ کالج

سے طب کا ماہر بن کر نہیں نکلتا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ استادان طب اپنی طب کی بجائے انگریزی طب کی تعلیم اور افادیت سے روشناس کرواتے ہیں۔ پاکستان میں کوئی طبیہ کالج نہیں جہاں خالص طب یونانی کی تعلیم دی جاتی ہو' اس پر ریسرچ کی جاتی ہو اور طب یونانی کے ماہر سکالر پیدا کئے جا رہے ہوں ؟

اس طب کی تباہی میں کچھ ایسے معالجین بھی شامل ہیں جو دراصل عطائی ہیں۔ ان کی جاہلیت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے طب کی قدر و قیمت کم ہو گئی۔ ان عطائیوں کا مقصد صرف دولت کمانا ہے۔ ان کو طب اور مریض سے کوئی ہمدردی نہیں ہے۔ اس غلط روش پر چلنے والے عطائی جو ع الجربات کے شکار ہوتے ہیں۔ طب کے بنیادی قوانین اور قواعد سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

عزیزان گرامی! آپ خود غور کریں ان حالات میں طب کیا ترقی کرے گی اور کیسے اس کی افادیت ظاہر ہو گی۔ آپ میری اس گفتگو کے بعد یہ ضرور سوچیں گے کہ اس کا کیا حل کیا جائے اور اس کی ترقی کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے ؟

اس کا حل بہت آسان ہے۔ ہماری حکومت اس ورثہ کی حفاظت کے لئے کوشش کرے۔ اعلیٰ درجہ کے کالج قائم کرے۔ اس علم پر ریسرچ کے لئے ماہرین کو شامل کیا جائے۔ دوسرے ممالک میں جو اس پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ اس سے استفادہ کیا جائے تاکہ ایسے اداروں سے فارغ ہونے والے طالب علم قوم کے لئے قیمتی سرمایہ ثابت ہوں۔ ان فارغ ہونے والے ماہرین طب کو ہسپتالوں میں ملازمتیں دی جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ صحت کے شعبہ میں ایک انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اگر یہی موجودہ حالت برقرار رہی تو اس بات کا قوی خطرہ ہے کہ ہماری قوم اس عظیم ورثہ سے محروم ہو جائے گی : جو ہمارے بزرگوں کی محنت ہے۔

احقر کا مقصد بھی یہی ہے کہ آسان زبان اور آسان طریقے سے طب کو سمجھایا جائے۔ اختصار سے کام لیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی علمی افادیت بھی بہت

معیاری ہو۔ایک عام قاری بھی اس کو سمجھ کر اس کے ذریعہ علاج کر سکے۔انشاءاللہ
کتاب طب کے شائقین کے لئے گراں مایہ ثابت ہوگی۔

اس کتاب سے متعلق کچھ خاص باتیں تحریر کردوں۔پہلی بات یہ ہے کہ یہ کتاب استاد حکیم انقلاب صابر ملتانی (موجد نظریہ مفرد اعضا) کی تحریر کردہ ہے۔ان کے اس نظریہ کو آسان طریقہ سے قابل فہم بنایا جائے۔اس کے متعلق جو بدگمانیاں ہیں ان کو دور کیا جائے۔حقیقت یہ ہے کہ استاد صابر ملتانی کا نظریہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ تجدید طب ہے۔طب کو دوبارہ زندہ کرنے کا فیصلہ ہے۔میں نے مکمل دلائل سے اپنی سعی کے مطابق ثابت کیا ہے۔یہ الگ طب نہیں ہے۔بلکہ احیائے طب ہے۔جس سے طب میں انقلاب پیدا ہو گیا ہے۔آج یہ انتہائی سرعت کے ساتھ عوام میں پذیرائی حاصل کر رہی ہے۔ہم احسان مند ہیں استاد صابر ملتانی کے، کہ انہوں نے بے انتہا جدوجہد کے بعد یہ نظریہ پیش کیا اور یقینی علاج اور تشخص کی صورت انسانیت کے سامنے پیش کردی۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ یہ نظریہ ہر طب کے لئے کسوٹی کا کام دیتا ہے۔اس نظریہ کو سمجھ لینے کے بعد ہر قسم کے طریقہ ہائے علاج سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔معالج کے ذہن میں یقینی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہ نظریہ دوا کے صحیح انتخاب اور تشخص میں مددگار ہے۔اس بات کو سمجھانے کے لئے ڈاکٹر شسلر کے بارہ 12 نمکیات کے طریقہ علاج بایو کیمک کو نظریہ مفرد اعضا کے مطابق ڈھال دیا۔میں نے اس سلسلے میں جو سعی کی ہے امید ہے کہ احباب قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔نظریہ مفرد اعضا کے تحت بایو کیمک کو بیان کرنے کے دوران اس کے متعلق دلائل بھی پیش کردیئے ہیں۔

اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے ساتھیوں کا احسان مند ہوں اور اس محبت کی قدر کرتا ہوں۔انہوں نے جو تحریک پیدا کی اس سلسلے میں یہ کتاب حاضر ہے۔

ان ساتھیوں میں حکیم اسماعیل ربانی صاحب، حکیم فاروق احمد صاحب، حکیم حافظ اسماعیل صاحب، حکیم ذوالفقار صاحب، حکیم خلیل احمر صاحب، حکیم عامر صاحب، حکیم خالد جنجوعہ صاحب، حکیم محمد اعظم صاحب، حکیم حافظ سیف اللہ صاحب، حکیم محمد ارشد صاحب، حکیم حافظ ظفر صدیق صاحب کے علاوہ ان کے ساتھی بھی شامل ہیں۔

آخر میں اپنے محترم پیر زادہ سید محمد عثمان نوری چیئرمین نوری فاؤنڈیشن پاکستان کا انتہائی ممنون ہوں۔ ان کی کوششوں سے پہلی مرتبہ استاد محترم حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کی تصنیفات انتہائی خوبصورت انداز میں شائع ہوئیں۔ وہ ہر ماہ کے پہلے جمعہ کو تحریک تجدید طب رجسٹرڈ پاکستان کے مرکزی دفتر نوری شفاخانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور میں منعقد ہونے والے طبی کیمپ کے میزبان بھی ہیں اور اس سلسلہ میں انہیں تحریک کا سرپرست مقرر کیا گیا اور گولڈ میڈل دیا گیا۔

اب میری یہ کتاب بھی وہ ہی اپنے اہتمام میں طبع کرا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کامرانیوں سے نوازے۔

آخر میں، میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو بار آور کرے۔ میرے ملک پاکستان کو آباد اور کوشحال رکھے۔ یہ ملک سدا قائم رہے اور یہاں طب دن دگنی اور رات چگنی ترقی کرے۔ ہر آنے والے وقت میں میری قوم باعظمت قوم بن کر ابھرے۔

اے اللہ تو ہم پر اپنا فضل کر اور ہر دم اپنی مدد شامل حال رکھ اور ہمیں ہمت دے کہ ہم طب کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ (آمین)

18 جولائی 1994ء

آپکا دوست آپکا بھائی

حکیم نثار احمد تھانوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

باب اول

اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم میں بے شمار عجائبات رکھے ہیں۔ انسان صدیوں سے اپنے وجود اور اس کے متعلقہ اعمال کو سمجھنے کے لئے جدو جہد کر تا رہا ہے۔ مگر کیا کیجئے آج تک اس کی تشنگی نہیں بجھ سکی۔ اس کا پانا خود اس کے لئے باعث حیرت ہے۔ اس وجود کو سمجھنے کے لئے بہت سے علوم کو جنم دیا۔ قدیم زمانے کے انسان نے تجربہ اور مشاہدے کی بنیاد پر بہت سے علوم پر بحث کی جیسے انسانی تاریخ' انسانی معاشرے کے اصول' انسانی نفسیات اور اس کے اخلاقی مسائل کے علوم معرض وجود میں آئے۔ اسی طرح طب کا علم بھی صدیوں سے انسان کے تجربات و مشاہدات کا نتیجہ ہے۔

جدید دور کے انسان کے پاس جب سے خوردبین آئی' اس نے انسانی جسم کا انتہائی گہرائی تک مشاہدہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں جدید طبی علم ہمارے سامنے آئے اور جسے میڈیکل سائنس کہا گیا۔ عظیم الشان تحقیقات کی روشنی نے انسانی آنکھوں کو حیران کر دیا۔ جدید تحقیقات سے انسان نے سمجھ لیا کہ میرے زخم کا مرہم مل گیا۔ انسان نے بیماریوں پر فتح پائی مگر انسان پہلے سے زیادہ دکھی ہو گیا۔ اس کے جسمانی اور نفسیاتی امراض پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئے۔ جدید تحقیقات غلط نہیں تھیں بلکہ تحقیقات اس وقت تک کار آمد نہیں ہوتی جب تک تطبیق نہ ہو۔ تطبیق کے لئے صدیوں کے مشاہدات اور تجربات کو سامنے رکھنا پڑتا ہے مگر یہ نہ ہو سکا۔ قدیم علم طب کو یکسر غلط قرار دے دیا گیا۔ جدید میڈیکل سائنس کے نام پر طب کو تجارت بنا دیا۔ وہ انسان جو اپنے ارد گرد پائی جانے والی اور آسانی سے مل جانے والی جڑی بوٹیوں سے علاج کر لیتا تھا۔ اس کے سامنے فطری ادویہ کی جگہ مصنوعی ادویہ کو رکھ دیا گیا۔ من مانی قیمت وصول

کرنے لگے اور آئے دن ادویہ بدلنے لگیں اور جو دوا آج موثر ہے، کل بے کار ہو گئی اور آج جس دوا کی تعریف ہو رہی ہے کل پتہ چلا وہ تو انتہائی نقصان دہ ہے۔ روز نئی دوا ایجاد ہو کر سر بازار آئی ہے اور اس کے بعد مضر قرار دے دی جاتی ہے۔ طب کی دنیا میں عجیب تماشہ لگا ہوا ہے اور اس تماشہ نے انسانیت کو مذاق بنا دیا۔ انسانیت پریشان سے پریشان تر ہوتی جا رہی ہے۔ اس کا حل یہی تھا اور ہے کہ تحقیق کے ساتھ تطبیق کی جائے۔ انسان کو اس کا فطری علاج لوٹا دیا جائے اور یہی کام استاد صاحبؒ نے کیا۔

اس عظیم شخصیت نے جدید میڈیکل سائنس کو قدیم طب سے تطبیق دی۔ اس تطبیق سے حاصل ہونے والے علم کا نام نظریہ مفرد اعضاء رکھا ہے اور یہی جدید طب ہے۔ یہ نظریہ مفرد اعضاء کیا ہے؟ انشاء اللہ اسی کو سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور امید ہے قارئین اس سے بھرپور استفادہ حاصل کر سکیں گے۔

نظریہ مفرد اعضاء کی ابتداء

نظریہ مفرد اعضاء کے موجد استاد حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی صاحب فرماتے ہیں کہ میں اپنے استاد احمد دین کی وفات کے بعد کچھ عرصہ تک طب کے جملہ مسائل پر غور کرتا رہا مگر کچھ سمجھ نہ آیا۔ میں ناامید ہو گیا۔ آخر یہی فیصلہ کیا کہ غیر تسلی بخش علاج کرنے سے بہتر ہے کہ فن علاج کو خیرباد کہہ کر کوئی اور کاروبار کر لینا چاہئے۔ اس وقت مجھ کو کم وبیش کام کرتے ہوئے پندرہ برس ہو گئے تھے۔ اس دوران ہیضہ کے مریض کے علاج میں مجھے دور کچھ روشنی نظر آئی۔ اس پر غور و فکر اور کام کرنا شروع کیا۔ جلد ہی کامیابی کی صورت نظر آئی۔ ایک نیا نظریہ سامنے آگیا یہ نظریہ مفرد اعضاء تھا۔ اس نظریہ کی پیدائش کا اصل سبب امراض سوء مزاج سادہ ہی تھا۔ پھر مسلسل بیس پچیس سال تحقیق کرنے کے بعد اس کو ہر طرح سے ہر مرض اور ہر دوا پر پرکھا۔ پھر دنیا کے سامنے پیش کرنے کی جرات کی۔ اب یہ نظریہ مفرد اعضاء اللہ تعالیٰ کی خاص

مہربانی سے بڑی تیزی کے ساتھ ہر عام و خواص میں مقبول ہو رہا ہے۔

اس ساری داستان کو بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں مختلف طبیں نہیں ہیں بلکہ صرف ایک ہی طب ہے اور یہ جو اختلاف نظر آتا ہے یہ صرف اصول اور نظریاتی اختلاف ہیں۔ خاص بات یہ ہے کہ دنیا بھر کی طبیں اور نظریات تمام کے تمام نظریہ

مفرد اعضاء سے حل ہو جاتے ہیں۔ نظریہ مفرد اعضاء بالکل نیا نظریہ ہے۔ تاریخ طب میں اس کا کہیں اشارہ تک نہیں پایا جاتا۔ اس نظریہ میں پیدائش و امراض کی بنیاد مفرد اعضاء پر رکھی گئی ہے۔ اس نظریہ سے قبل بالواسطہ یا بلا واسطہ پیدائش و امراض مرکب اعضاء کی خرابی تسلیم کیا جاتا رہا ہے۔ مثلاً معدے کے امراض' اعضاء کے امراض' شش کے امراض مثانہ' آنکھ' کان' ناک منہ بلکہ اعضاء مخصوصہ کے امراض کو ان کے افعال کی خرابی سمجھا جاتا ہے۔ یعنی معدے کی خرابی کو اس کی مکمل خرابی مان لیا جاتا ہے۔ جیسے سوزش معدہ' درد معدہ' ورم معدہ' ضعف معدہ اور بد ہضمی وغیرہ پورے معدے کی خرابی بیان کی جاتی ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے کیونکہ معدہ مرکب عضو ہے۔ اس میں عضلات اعصاب غدد وغیرہ ہیں۔ جب ان میں کوئی مرض پیدا ہوتا ہے تو تمام مفرد اعضاء بیک وقت مرض میں گرفتار نہیں ہوتے بلکہ کسی ایک مفرد عضو میں مرض ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدے کے اعصاب مرض میں مبتلا ہو جائیں تو اس کی دیگر علامات بھی اعصاب میں ہوں گی اور ان کا اثر دماغ پر جائے گا۔ اس طرح اگر اس کے عضلات مرض میں مبتلا ہو جائیں تو جسم کے باقی عضلات میں بھی یہی علامات پائی جائیں گی۔ ان کا اثر قلب تک چلا جاتا ہے۔ یہی صورت ان کے غدد کے مرض کی حالت میں پائی جاتی ہے۔ یعنی دیگر غدد کے ساتھ جگر اور گردے بھی متاثر ہوتے ہیں۔ یا بالکل اس کے برعکس اگر دل' دماغ' جگر' گردہ میں امراض پیدا ہو جائیں تو معدہ' اعضاء شش مثانہ' آنکھ' کان' ناک' منہ میں علامات ایسی

ہی پائی جائیں گی۔ اسلئے پیدائش امراض اور شفاء امراض کیلئے مرکب عضو کی بجائے مفرد عضو کو مد نظر رکھنا یقینی تشخیص بے خطا علاج کی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے پیدائش امراض اور شفاء امراض کیلئے مرکب عضو کی بجائے مفرد عضو کو مد نظر رکھنا یقینی تشخیص بے خطا علاج کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

استاد صاحب کے مندرجہ بالا بیان کے مطابق جب ہم عمیق نظر سے غور کریں تو مندرجہ ذیل نقاط کی طرف راہنمائی ملتی ہے۔

۱) یہ نظریہ مفرد اعضاء مختلف طبوں کے اختلاف کو ختم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ ہم ہر قسم کی طبوں کو نظریہ مفرد اعضاء کی بنیاد پر پرکھ سکتے ہیں۔

۲) یہ طریقہ علاج انتہائی جدید طریقہ علاج ہے جس سے پیدائش مرض اور علاج مرض میں آسانی پیدا ہو گئی ہے۔

۳) اس سے پہلے جتنی قدیم طبیں ہیں وہ امراض کی بحث مرکب اعضاء کی بنیاد پر کرتی ہیں مگر نظریہ مفرد اعضا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ مرض مرکب اعضا میں نہیں ہوتا بلکہ مرض مفرد اعضاء میں ہوتا ہے۔

۴) اگر ہم نظریہ مفرد اعضاء (جس کا تفصیلی بیان ہم آگے چل کر کریں گے) کا علم مکمل طور پر حاصل کر لیں تو یقینی تشخیص اور بے خطاء علاج کی صورتیں پیدا ہو جائیں گی۔

نظریہ مفرد اعضاء کی تعریف

اگر نظریہ مفرد اعضاء کی مختصر تعریف کی جائے تو وہ یوں ہو گی کہ بدن انسانی کے مفرد اعضاء (عضلات، غدد، اعصاب وغیرہ) اگر طبیعی افعال ادا کریں تو انسانی جسم تندرست رہتا ہے۔ اگر ان کے افعال میں خرابی پیدا ہو جائے تو اس کا نام مرض ہے۔ افعال کی خرابی کی تین حالتیں ہوں گی۔ ایک تو افراط ہو گا دوسرا تفریط ہو گی تیسرا

ضعف ہو گا۔ ان خرابیوں کی وجہ سے انسان کے مرکب اعضاءَ پر اس کے اثرات نظر آتے ہیں۔ یہ نظریہ ایک ایسی سائنس ہے جس سے جسم انسان کو مفرد اعضاء کے تحت تقسیم کر دیا جاتا ہے اور اعضائے رئیسہ (دل' دماغ' جگر) مفرد اعضاء کے نمائندے ہیں۔ عضلات کی نمائندگی دل کرتا ہے اور غدد کی نمائندگی جگر کرتا ہے اور اعصاب کی نمائندگی دماغ کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اعضاء رئیسہ (دل' دماغ' جگر) مفرد اعضاء کے مراکز ہیں۔ اور ان مفرد اعضاء کی بناوٹ جدا جدا اقسام کے انسجہ یعنی ٹشوز سے بنی ہوئی ہے۔ ہر نسیج بے شمار خلیوں سے مرکب ہے اور ہر خلیہ اپنے اندر حرارت' قوت اور رطوبت رکھتا ہے۔ جب خلیے کے افعال میں افراط' تفریط اور ضعف پیدا ہو تو اس کے اندر کی حرارت' قوت اور رطوبت کا تناسب بگڑ جاتا ہے لہٰذا اسی کا نام مرض ہے۔

اس خلیئے کا اثر اس کے تحت بننے والی نسیج پر ظاہر ہوتا ہے اور اس کے بعد مفرد اعضاء کے تعلق کی وجہ سے اعصاب' عضلات اور غدد پر اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان سے متعلقہ عضوِ رئیس پر بھی ظاہر ہوتے ہیں اور ان میں افراط و تفریط اور ضعف کی شکل میں امراض و علامات پیدا ہوتی ہیں۔

علاج کی صورت میں مفرد اعضاء کے افعال درست کر دینے سے ایک خلیئے سے لے کر عضو رئیس تک کے افعال درست ہو جاتے ہیں۔ یہی نظریہ مفرد اعضاء کی تعریف ہے۔

مفرد اعضاء کی تفصیل : یکساں ساخت اور افعال انجام دینے والے خلیئے مل کر نسیج بناتے ہیں۔ جسے ہم مفرد عضو کہتے ہیں۔ انسانی اعضاء ان نسیجوں سے مل کر بنے ہیں۔ اس لئے جسم کا کوئی عضو بھی ہو وہ مرکب عضو کہلائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعضاء مختلف قسم کے افعال ایک وقت انجام دیتے ہیں اور ہر نسیج کا ایک مقررہ فعل ہوتا ہے۔

انسانی جسم میں چار قسم کی انسجہ ہوتی ہیں۔

(الف) قشری نیسج یا قشری مادہ (EPITHELIAL TISSUES)

(ب) الحاقی نیسج یا الحاقی مادہ (CONNECTIVE TISSUES)

(ج) عضلاتی نیسج یا عضلاتی مادہ (MUSCULAR TISSUES)

(د) اعصابی نیسج یا اعصابی مادہ (NERVOUS TISSUES)

نیسج قشری، قشری یا غدی مادہ : قشری نیسج مادے جسم اور اندرونی اعضاء کی کھلی سطحوں پر ہوتی ہے۔ جس کی سطح بنانے والی قشری نیسج جلد کے اعضاء کی سطح بنانے والی نیسج غشاء برحلمی کہلاتی ہے۔ قشری نیسج کے خلیئے آپس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوتے ہیں۔ جن اعصاء کو یہ نیسج ڈھانکتی ہے ان کے اور نیسج کے درمیان اتصالی ساخت یا الحاقی مادوں کی باریک سی تہہ ہوتی ہے۔

قشری نیسج کے حسب ذیل افعال ہوتے ہیں۔

(۱) اعضاء کی حفاظت کرتی ہے۔ (۲) غذائی مواد کو جذب کرتی ہے۔ (۳) غذائی مواد سے رطوبات بناتی ہے۔ (۴) فاضل مادوں کو خارج کرتی ہے۔

الحاقی نیسج یا الحاقی مادہ : یہ نیسج جسم کے مختلف حصوں کو ایک دوسرے سے ملاتی ہے۔ اس کے خلیات قشری نیسج کی طرح ایک دوسرے سے ملے نہیں ہوتے بلکہ ان کے درمیان اتصالی مادہ ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے نیسج زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے کیونکہ اسے اعضاء کا بوجھ اور دباؤ برداشت کرنا ہوتا ہے۔

الحاقی نیسج یا الحاقی مادہ کے افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) یہ جسم کا ڈھانچہ بناتی ہے (۲) ایک عضو کو دوسرے عضو سے باندھتی ہے (۳) اعضاء کو ان کے مقام پر قائم رکھتی ہے (۴) زخموں کے نتیجے میں پیدا ہونے والی خالی

جگہ کو بھرتی ہے۔

عضلاتی نسیج یا لحمی مادہ : یہ نسیج جسم کا تمام گوشت بناتی ہے جسے عضلات کہتے ہیں اور یہ عضلات ہی جسم میں مختلف حرکات پیدا کرتے ہیں۔ حرکی نظام عضلات کا کام ہے۔ یہ کسی محرک کے اثر کو قبول کر کے سکڑنے اور پھیلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ نسیج جسمانی نظام مثلاً قلب کی حرکات معدہ کی حرکات' آنتوں کی حرکات' یہ حرکات ارادی ہوں یا غیر ارادی حرکات میں پائی جاتی ہیں۔ یہ عضلاتی نسیج کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

اعصابی نسیج یا عصبی مادہ : یہ نسیج اپنے افعال کے لحاظ سے سب سے زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے۔ اس کے خلئے ستاروں کی شکل میں ہوتے ہیں اور ان خلیوں سے عصبی ریشے نکلتے ہیں اور ان تک پہنچتے ہیں۔ ان ریشوں کے ذریعے عصبی پیغامات اعضاء اور اعصاب کے درمیان آتے جاتے ہیں۔

اعصابی نسیج کے افعال مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) یہ تمام جسم پر حکمران ہے۔ (۲) حواس خمسہ ظاہری اور حواس خمسہ باطنی اس کے ذمہ ہیں۔

....

مندرجہ بالا انسجہ کا مختصر تعارف ہمارے لئے یہ پیغام دیتا ہے کہ یہ مختلف انسجہ اپنا اپنا مختلف فعل ادا کرتی ہیں۔ یہ وہ آئینہ ہے جس میں انسانی وجود کے افعال اور ان افعال میں ابتری کو دیکھ سکتے ہیں اور آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ جیسے اعصابی انسجہ ہمارے بدن میں پیغام رسانی کا کام کرتی ہے۔ یہ پیغام رسانی دو طرح سے ہوتی ہے ایک جو اندرونی اعضاء کے پیغام کو باہر کی طرف بھیجتی ہے۔ جیسے ہمارے کسی عضو میں کوئی ابتری پیدا ہو جائے تو ہمیں درد جلن وغیرہ کا احساس ہوتا ہے۔ یہ احساس ہمیں اعصابی نظام کی وجہ سے ہوتا ہے۔ دوسرا پہلو باہر کے پیغام جسم کو پہنچانا ہے۔ جیسے دیکھنے کا احساس' سننے کا

احساس، سونگھنے کا احساس، ذائقہ کا احساس اور لمس کا احساس، یہ احساسات ہمیں اعصاب کے ذریعہ حاصل ہوتے ہیں۔ عضلات کے افعال کو حرکت سے سمجھا جاسکتا ہے۔ جسم کا حرکی نظام عضلات کے ذمہ ہے۔ جیسے دوڑنا، بھاگنا، بولنا اور جو بھی جنبش ہمارے جسم سے صادر ہو۔ قلب کا حرکت کرنا شریانوں کا حرکت کرنا۔ پھیپھڑوں کا حرکت کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام حرکات خواہ وہ ارادی ہوں یا غیر ارادی وہ عضلاتی نظام کے تحت ہوتی ہیں۔

تیسرا پہلو قشری انسجہ کا ہے۔ اس کا تعلق جسم کے غدود کے نظام سے ہے۔ ان کے افعال یہ ہیں۔ جو غذا ہم کھاتے ہیں۔ اس کے ضروری حصوں کو جذب کرتا ہے اور فضلات کو خارج کرتا ہے اور غذائی مواد میں کیمیاوی تغیر کر کے جزوِ بدن بناتا ہے اور اس کے ذمہ جسم کو رطوبات اور غذائیت فراہم کرنا ہے۔ جس سے ہمارے بدن میں خون بنتا ہے اور بدن کی نشوونما ہوتی ہے۔ بدن کے تغذیہ کا نظام غدود کے نظام کے تحت آتا ہے۔

چوتھا پہلو الحاقی نسیجوں کا ہے۔ جو ہمارے بدن میں خام مال کا کام کرتے ہیں اور بدن کا سارا بوجھ برداشت کرتے ہیں۔ ہڈیاں بنتی ہیں تلی بنتی ہے اور خون بھی بنیادی طور پر الحاقی مادوں سے بنا ہوا ہے۔ اسلئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ الحاقی انسجہ انسانی بدن کا بنیادی جزو ہے۔ بنیاد کا کام الحاقی انسجہ کرتی ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء کا مقصد : یہ امر ضروری ہے کہ ہم اس بات کا ذکر کریں کہ نظریہ مفرد اعضاء کی تحقیق کا مقصد کیا ہے؟ نظریہ مفرد اعضاء کی تحقیق کا مقصد یہ ہے کہ طب قدیم کے اصولوں کو جیسے مزاج اور اخلاط ہیں۔ مفرد اعضاء سے تطبیق دے دی جائے۔ تاکہ ان کی اہمیت پوری طرح واضح ہو جائے اور حقیقت بھی سامنے آ جائے کہ کوئی طریقہ علاج مزاج اور اخلاط کو مدنظر رکھے بغیر صحیح اور شفائی اثرات کا

حامل نہیں ہو سکتا۔ ان کے بغیر ہر علاج عطائی اور غیر علمی بن جائے گا۔ جیسے ایلو پیتھک طریقہ علاج میں مزاج اور اخلاط کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی بلکہ وہ سرے سے اس کا انکار کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی تشخیص اور تجویز میں ہم آہنگی پیدا نہیں ہوتی اور ان تمام پہلوؤں کو سوچنے کے بعد استاد صابر ملتانی صاحب نے نظریہ مفرد اعضاء کی بنیاد احیائے فن اور تجدید طب پر رکھی۔ یہی نظریہ مفرد اعضاء کا مقصد ہے کہ اس میں تجدید کی جائے اور اس کو ایک مضبوط طب کی شکل میں انسانیت کے سامنے پیش کیا جائے جب کہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اطباء کرام طب میں تجدید نہ ہونے کی وجہ سے ایلوپیتھک کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے علاج بالکل غلط اور عطایانہ صورت اختیار کر گیا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے ساتھ کیفیات مزاج اور اخلاط کو تطبیق دے کر یہ بات ثابت کردی ہے کہ اعضاء کے افعال' کیفیات 'مزاج اور اخلاط کے اثرات کے بغیر کوئی فعل ادا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان اثرات کو سمجھنا بہت ضروری ہے تاکہ اعضاء کے افعال کو درست رکھا جائے۔ اگر اثرات کو مد نظر رکھا جائے تو صاف اور سیدھی بات ہے کہ مفرد اعضاء کے مطابق ادویہ اور اغذیہ اور تدابیر عمل میں لائی جائیں گی۔

کیفیات و مزاج اور اخلاط کا مفرد اعضاء سے تطبیق کی صورت میں طب قدیم از سر نو زندہ ہو گئی ہے اور اس کی اہمیت نہ صرف عصری تقاضوں کو پورا کرے گی بلکہ مستقبل میں بھی اس کو زندہ اور ترقی یافتہ شکل میں رکھے گی۔ اعضاء کے افعال کے علاج میں ضرورت سامنے آجانے سے تجدید طب کا سلسلہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اور ساتھ ہی علم الادویہ میں بھی اس صورت کو ثابت کر دیا گیا کہ وہ بھی صرف انہی مفرد اعضاء پر اثر کرتی ہیں۔ جن سے امراض اور ان کی علامات رفع ہو جاتی ہیں اور انسانیت کے دکھوں کا مداوا بن جاتی ہیں اور ان کو صحت کی نعمت سے مالا مال کرتی ہیں۔ یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ کوئی دوا بھی مفرد اعضاء کی بجائے سیدھی امراض و علامات پر اثر انداز نہیں ہو

سکتی ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کی تشریح : نظریہ مفرد اعضاء استاد صابر ملتانی صاحبؒ کی انتہائی محنت شاقہ کا ثمر ہے۔ اس نظریہ سے قبل تمام طریقہ ہائے علاج بالواسطہ یابلا واسطہ پیدائش امراض مرکب اعضاء کی خرابی کو مانتے رہے ہیں۔ جیسے معدہ' آنتیں' گردے' آنکھیں' منہ' ناک' کان وغیرہ کے امراض کو ان کے افعال کی خرابی سمجھا جاتا رہا ہے۔ مثال کے طور پر معدہ کو لیجئے۔ اس کی خرابی کو اس کی مکمل خرابی مان لیا جاتا ہے۔ جیسے معدہ کی سوزش' معدہ کا درد' ورم معدہ' ضعف معدہ' بدہضمی وغیرہ پورے معدے کی خرابی بیان کی جاتی ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔

حقائق یہ ہیں کہ معدہ ایک مرکب عضو ہے۔ اس میں عضلات' اعصاب غدد وغیرہ اعضاء پائے جاتے ہیں۔ جب اس میں خرابی ہوتی ہے تو تمام اعضاء میں بیک وقت مرض داخل نہیں ہو جاتا بلکہ کوئی مفرد عضو مرض کا شکار ہوتا ہے۔ یہی بات ہے کہ معدہ میں مختلف اقسام کے امراض جنم لیتے ہیں۔ معدے کے مفرد اعضاء میں سے کوئی ایک مفرد عضو مرض کا شکار ہوتا ہے۔ مثلاً اعصاب میں خرابی ہو جائے تو اس کی علامات بھی اعصاب میں ہی واقع ہوتی ہیں اور اس کے اثرات دماغ تک جائیں گے۔ اسی طرح اگر معدہ کے عضلات مرض کا شکار ہوں تو بدن کے باقی عضلات میں بھی یہی علامات پائی جائیں گی اور ان کے اثرات قلب تک جائیں گے۔

اگر یہی حالات غدد کو پیش آئیں یعنی غدد مرض میں مبتلا ہوں تو اس کے اثرات غدد کے ساتھ جگر اور گردوں کو بھی متاثر کریں گے۔ اس بات کو اس انداز سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ معدہ کے مفرد اعضاء یعنی اعصاب' عضلات اور غدد کے برعکس اگر دل' دماغ' جگر میں امراض پیدا ہو جائیں تو معدہ' آنتیں' پھیپھڑے' مثانہ' آنکھیں' منہ' ناک اور کان وغیرہ میں بھی ایسی علامات پائی جائیں گی۔ اس لئے صاحب فن کے لئے ضروری

ہے کہ وہ پیدائش مرض اور علاج مرض کو سمجھنے کیلئے مفرد عضو کو مد نظر رکھے۔ ایسا کرنے سے یقینی تشخیص کا بے خطا علاج ہاتھ آجائے گا۔

کسی مفرد عضو کی خرابی کا علم ہونے کے ساتھ ہمارے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اس بات کا علم بھی حاصل کریں کہ اس عضو کا مزاج کیا ہے۔ ہر مفرد عضو کسی نہ کسی کیفیت مُزاج اور اخلاط سے منسلک ہوتا ہے۔

پہلی بات دماغ اور اعصاب کا مزاج سرد تر ہے۔ ان میں تحریک پیدا ہونے سے جسم میں سردی تری اور بلغم کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

دوسری بات جگر اور غدد کا مزاج گرم خشک ہے۔ ان میں تحریک کی صورت میں جسم میں گرمی خشکی اور صفراً بڑھ جاتا ہے۔

تیسری بات دل اور عضلات کی تحریک میں سردی خشکی بڑھ جائے گی اور سودا کی زیادتی ہو جائے گی۔

مفرد اعضاء کی جو ترتیب اوپر بیان کی گئی ہے۔ ان میں جو تحریکات پیدا ہوتی ہیں وہ تحریکات ایک مفرد عضو سے دوسرے مفرد عضو میں سفر کرتی رہتی ہیں اور ان کو تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ اس سے امراض پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح تحریکات کو بدل کر شفاء اور صحت کی صورت پیدا کی جاسکتی ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کی عملی تشریح: استاد صابر ملتانی صاحب نظریہ مفرد اعضاء کی عملی تشریح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ انسان تین چیزوں کا مرکب ہے۔ نمبر ا جسم یعنی باڈی نمبر ۲ نفس یعنی وائیٹل فورس نمبر ۳ روح یعنی سول۔

سب سے پہلے جسم کو بیان کرنا ضروری ہے۔ جسم انسانی تین چیزوں سے مل کر بنتا ہے۔ (۱) بنیادی اعضاء یعنی بیسک آرگن (۲) حیاتی اعضاء یعنی لائف آرگن (۳) خون

یعنی بلڈ اس کی مختصر تشریح مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر ا : بنیادی اعضاء ✿ یہ وہ اعضاء ہیں جن سے انسانی جسم کا ڈھانچہ بنا ہے۔ ان میں تین اعضاء شریک ہیں۔ (۱) ہڈیاں (۲) رباط (۳) اوتار۔

نمبر ۲ : بنیادی اعضاء ✿ ایسے اعضاء جن سے انسانی زندگی اور بقاء قائم ہے۔ وہ تین ہیں۔ (۱) اعصاب (نروز) جس کا مرکز دماغ ہے (۲) غدد جس کا مرکز جگر ہے (۳) عضلات جس کا مرکز دل ہے۔ گویا منظر سمجھ اس طرح سے سامنے آتا ہے کہ دل، دماغ، جگر یہ اعضاء رئیسہ ہیں وہی انسان کے حیاتی اعضاء ہیں۔

نمبر ۳ : خون ✿ خون سرخ رنگ کا ایک مرکب ہے۔ جس میں لطیف بخارات، حرارت، رطوبت پائی جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ ہوا، حرارت اور پانی کا مرکب ہے۔ اس لئے یہ سوداء صفراء اور بلغم کا حامل ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ بیان کی جائے گی۔

اس مختصر تشریح کے بعد معلوم ہونا چاہئے کہ قدرت نے اس کی ترتیب ایسے رکھی ہے۔ اعصاب باہر کی طرف ہوتے ہیں اور ہر قسم کے احساسات اس کے ذمہ ہیں۔ اعصاب کے اندر کی طرف غدد ہیں اور ہر قسم کی غذا جسم کو فراہم کرتے ہیں۔ غدد کے اندر کی طرف عضلات ہیں۔ ہر قسم کی حرکات اس ہی سے صادر ہوتی ہیں یعنی ان تینوں کا وجود جسم میں احساسات اغذیہ اور حرکات کے طبعی افعال انجام دیتے ہیں۔

خون کی حقیقت : استاد صابر ملتانی صاحبؒ کے بیان کے بعد ہم یہ بات ضروری سمجھتے ہیں کہ خون کے متعلق تفصیلی جائزہ لیں۔ خون ہمارے جسم میں ایک الحاقی بافت (نسیج) ہے اور یہ بات بھی سمجھ لینی چاہئے کہ ہڈیاں، رباط، اوتاد بھی الحاقی بافتوں سے مل کر بنے ہیں اور طحال بھی اس میں شامل ہے۔ لہٰذا ہم خون، طحال، ہڈیاں اور رباط وغیرہ کو بنیادی اعضاء میں شامل کریں گے۔ خون اپنے دورے کے ذریعہ جسم کی مختلف نسیجوں کو

ایک ربط کی صورت دیتا ہے۔ یہ بافتوں یا نسیجوں کو غذا اور آکسیجن مہیاء کرتا ہے اور فضلات کو اپنے ساتھ بہالے جاتا ہے۔ اگر اس کا خوردبینی جائزہ لیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہ ایک ہلکے رنگ کا سیال الدم (پلازما) ہے جس میں سرخ اور سفید اقسام کے دو خلیوں کا مجموعہ تیر تا دکھائی دیتا ہے۔ ان میں سرخ رنگ کے خلیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ خون کا رنگ سرخ دکھائی دیتا ہے۔ خون کا ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ اور اس میں ایک خاص قسم کی بو ہوتی ہے۔ یہ جسم سے خارج ہونے کے بعد تھوڑے سے وقت میں جم جاتا ہے۔ خون ہمارے جسم میں عام طور پر ہمارے جسم کے وزن کا پانچ فیصدی ہوتا ہے۔ ایک جوان آدمی میں تقریباً چھ لیٹر خون ہوتا ہے۔

خون کی ماہیت : خون دو قسم کے اجزاء میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ (۱) خون کا پانی (۲) خون کے دانے یا ذرات۔

خون کی تیزابیت میں پانی، اجزائے جامدہ اور اجزاء ہوائیہ بھی ہوتے ہیں کیونکہ خون کے ایک سو حصے میں اناسی حصے پانی اور اکیس حصے دیگر اجزاء جامدہ ہوتے ہیں۔ باقی ۲۱ حصوں میں سے چھ حصے رطوبات زلاہیہ یعنی (البیومن) ہوتا ہے۔ اور رطوبت بیضہ ہوتا ہے اور تین حصے نمکیات اور روغنی اجزاء پائے جاتے ہیں۔

خون میں اجزائے ہوائیہ کی مقدار اس کے حجم کے نصف سے زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی ۱۰۰ مکعب انچ میں ساٹھ مکعب انچ یعنی کاربانک ایسڈ، آکسیجن اور نائٹروجن ہوتے ہیں۔

خون کے فوائد : خون کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ یہ جسم کو غذا اور روح فراہم کرتا ہے اور ان کے فضلات کو اخراج کے لئے واپس لے جاتا ہے۔ تمام اعضاء جسم میں خون سے ہی زندگی کی لہر دوڑتی ہے کیونکہ جسم اس سے ضروری مواد کو حاصل کرتا ہے اور اس میں وہ تمام فضلات جن کی بدن کو ضرورت نہیں رہتی خارج کر دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل تشریح سے اس بات کا اندازہ بخوبی ہو جائے گا۔

(۱) بدن کے ہر حصے کی غذا کیلئے مناسب مواد مہیا کر تا ہے۔

(۲) بعض غدودِ جسم کو ان کا مطلوبہ مواد مہیاء کر تا ہے۔ جس کے باعث غدود اپنی قوت متغیرہ کی وجہ سے رطوبات پیدا کرتے ہیں۔ جیسے خون پستان میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے جو دودھ بننے کے لائق ہوتے ہیں اور خصیوں میں ایسے اجزاء کو لے جاتا ہے جن سے مادہ منویہ بنتا ہے۔

(۳) خونِ بدن کے ہر حصے کے فضلات کو لے کر ان اعضاء تک پہنچا دیتا ہے جو انہیں خارج کر دیتے ہیں جیسے اجزائے دخانیہ کو پھیپھڑوں تک پہنچاتا ہے یہ تنفس کے ذریعہ خارج ہوتے ہیں۔ اجزائے بول کو گردوں تک لے جاتا ہے۔ وہ پیشاب بنا کر اسے خارج کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آنتیں بھی پاخانے کی صورت میں فضلے کو خارج کرتی ہیں۔

(۴) خون روح حیوانی کا حامل ہے اور وہ اسے تمام اعضاءِ بدن تک پہنچاتا ہے۔ کیونکہ اس کے (آکسیجن) بغیر بدن کا کوئی حصہ فعل جاری نہیں رکھ سکتا۔

(۵) خون بدن کے ہر حصہ کو گرم اور تر رکھتا ہے۔ یعنی جسم میں دوران خون سے بدن کی حرارت قائم رہتی ہے بلکہ زندگی کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔ خون آکسیجن (روح حیوانی) کا حامل ہے اور تمام اعضاء بدن میں پہنچاتا ہے۔ جس سے حرارت اور قوت پیدا ہوتی ہے۔ دوران خون کے ساتھ اس کا ایک تعلق یہ بھی ہے کہ عروق شعریہ کی لطیف دیواروں میں خون کے ضروری مطلوبہ مواد اور آکسیجن تراوش پا کر یا چھن کر حصہ بدن کی ساخت میں آجائے اور اس کے فاضل مادوں کو جذب کر لے اور پھر جسم سے انکو اخراج کرے اور اس طرح خون کی صفائی ہوتی رہتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے خون زندگی کا ضامن ہے۔ اگر جسم میں گردش خون رک جائے تو زندگی بھی رک جاتی ہے۔

خون کی تشریح کا مقصد قارئین تک یہ بات پہنچانا ہے کہ استاد صابر ملتانی صاحبؒ بنیادی اعضاء میں الحاقی انسجہ کو شامل کرتے ہیں اور خون میں بھی الحاقی بافتوں کے مادے ہیں۔ اس لئے یہ تاثر لینا غلط ہے کہ بنیادی اعضاء کا یعنی الحاقی مادوں کا کام صرف جسم کے قالب یعنی ڈھانچے کا بنانا ہے۔ بلکہ جسم کے ربط کے نظام میں بنیادی اعضاء کا فعل بھی بنیادی ہے۔ جیسے گردش خون تمام جسم سے رابطہ کا کام کرتا ہے۔

باقی تین مفرد اعضاء یعنی غدد اور اعصاب عضلات اس کے محتاج ہیں بلکہ ان کے بنانے میں بنیادی اعضاء کا ہی ہاتھ ہوتا ہے اور اس کی مدد سے عضلات اعصاب اور غدد اپنے اپنے افعال سر انجام دیتے ہیں۔ لہٰذا اس بات کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ اعصاب عضلات اور غدد کی تحریکات میں بنیادی اعضاء کا کردار لازمی اور ضروری ہے۔

غیر طبعی افعال : حیاتی اعضاء یعنی اعصاب غدد عضلات کے غیر طبعی افعال تین ہیں۔

(۱) کسی عضو میں تیزی آجائے یعنی حرکت زیادہ ہو جائے یہ ریاح یا خشکی کی زیادتی ہو گی۔

(۲) ان میں کسی عضو میں سستی آجائے تو یہ بلغم کی زیادتی یا رطوبات کی زیادتی ہو گی۔

(۳) کسی عضو میں ضعف پیدا ہو جائے تو حرارت سے ہو گا۔

اس کے علاوہ اور کوئی غیر طبعی فعل نہیں ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ نکات استاد صابر ملتانی صاحب کے عظیم الشان فکر اور تحقیق و تطبیق کا نتیجہ ہیں۔ اسے ہم احوال اعضاء کا نام دیں گے یعنی مفرد اعضاء کی حالتیں۔ جو معالج ان نقاط کو سمجھ لے گا تو سمجھ لو کہ اس کے ہاتھ میں علاج کی کنجی آگئی اور اس کی فہم و فراست کی دسترس پیدائش امراض اور علاج امراض تک ہو جائے گی۔ استاد صابر ملتانی صاحب نے احوال مفرد اعضاء کو نہایت سادہ الفاظ میں پیش کر دیا ہے اور ان کو ذہن نشین کروانے کے لئے عام

فہم الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مفرد اعضاء کی تین حالتیں ہوتی ہیں۔

(۱) عضو کے فعل میں تیزی ہو تو اسے تحریک کا نام دیا گیا ہے۔

(۲) عضو کے فعل میں سُستی ہو تو اسے تسکین کہیں گے۔

(۳) عضو کے فعل میں ضعف ہو تو اسے تحلیل کہیں گے۔

اس بات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عضو یا تو حالت تحریک میں ہو گا یا تسکین کی حالت میں ہو گا یا تحلیل کی حالت میں ہو گا۔

تحریک کی وجہ خشکی سے ہو گی۔ تسکین کی وجہ سردی یا رطوبات سے ہو گی۔ تحلیل کی وجہ حرارت سے ہو گی۔ یہاں ایک نقطہ سمجھنے کے لائق ہے کہ تحلیل اور تسکین میں عضو میں سستی غالب ہوتی ہے مگر دونوں کی سستی مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ تسکین کی سستی سردی اور رطوبات کے باعث ہو گی مگر تحلیل کی سستی حرارت کے باعث ہو گی۔ حرارت یا گرمی کے باعث عضو گھلتا ہے۔ یہ حالت مرض کے آخر تک قائم رہتی ہے۔ بلکہ یہ حالت صحت میں بھی اس کی ہلکی صورت جاری رہتی ہے۔ اس تحلیل کے باعث انسان کا بچپن سے جوانی تک پہنچنا پھر جوانی سے بڑھاپے تک حتیٰ کہ سفر تمام ہو جاتا ہے۔ اس اہم بات پر پوری توجہ دیں کہ مفرد اعضاء اعصاب عضلات غدد اور ان کی تین حالتیں تحریک، تسکین، تحلیل کو سمجھنے کے بعد آپ اس بات کو ذہن میں پختہ کر لیں کہ اگر ایک عضو کی ایک حالت آپ کو معلوم ہو گئی تو فوراً ہی دوسرے عضو کی حالت آپ کے علم میں آجائے گی۔ جیسے عضلات میں تحریک ہو تو فوراً یہ بات معلوم ہو جائے گی کہ غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل ہے۔

اعضاء کے اندر کی تبدیلیوں کو ذیل کے نقشہ سے سمجھا جا سکتا ہے۔

اعصاب	غدد	عضلات	نتیجہ
تحریک	تحلیل	تسکین	جسم میں رطوبت کی زیادتی

تسکین	تحریک	تحلیل	جسم میں حرارت کی زیادتی
تحلیل	تسکین	تحریک	جسم میں ریاح کی زیادتی

احوال مفرد اعضاء میں الگ الگ یہ صورتیں ہوں گی۔ اعصاب میں تحریک ہو تو عضلات میں تسکین اور غدد میں تحلیل واقع ہو گی۔ اس کے نتیجے میں جسم میں رطوبت اور بلغم کی زیادتی ہو گی۔

عضلات میں تحریک ہو تو غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل ہو گی۔ اس کے نتیجہ میں جسم میں خشکی ریاح سودا کی زیادتی ہو گی۔

غدد میں تحریک ہو تو اعصاب میں تسکین عضلات میں تحلیل پائی جائے گی اس کی وجہ سے جسم میں گرمی اور صفراء کی زیادتی ہو گی۔

مفرد اعضاء کے تحت جسم کے مزاج کو معلوم کرنے کے بعد علاج و تشخیص میں آسانی واقع ہو جاتی ہے۔ استاد صابر ملتانی صاحبؒ یہ کہتے میں حق بجانب ہیں کہ وہ علم طب کی کشتی کو سرکش اور بے یقینی کی لہروں سے نکال کر پرامن یقین کے ماحول میں لے آئے ہیں۔ یہ بات بتادینا ضروری سمجھتا ہوں کہ تحریک، تسکین تحلیل کا نظریہ استاد صابر صاحبؒ کی ایجاد نہیں ہے بلکہ یہ شیخ الرئیس بو علی سینا کی تحریرات سے واضح ہوتا ہے۔ یہاں ہمارا مقصد یہ ہے کہ حاملین طب یونانی یہ بات سمجھ لیں کہ نظریہ مفرد اعضاء کوئی نیا نظریہ نہیں ہے اصل میں طب یونانی ہی ہے۔ استاد صابر ملتانی صاحبؒ نے صرف تجدید طب کی ہے اور یہ احیاء فن کی دوسری شکل کا نام نظریہ مفرد اعضاء ہے۔

شیخ بو علی سینا امراض دماغیہ کے باب میں فرماتے ہیں اس کے ایک حصے کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

اگر افعال دماغ ماؤف ہو تو دماغ پر آفت کی دلیل ہو گی اور

افعال کی آفات تین قسم کی ہیں جسے ہم نے بیان کیا ہے۔ ضعف' تغیر اور تشویش۔ اب سب کے بعد پھر بطلان۔ یہاں عام افعال کے استدلال سے یہ ہے کہ نقصان افعال اور بطلان یہ دونوں بسبب برودت کے ہوتے ہیں۔ وہ دماغ میں جب غلاظت بسبب رطوبات کے آجائے خواہ سدہ مانند روح میں بڑھ جائے تو اس وقت نقصان اور بطلان افعال پیدا ہوتا ہے۔

حرارت سے افعال کا نقصان یا بطلان نہیں ہوتا ہاں اس قدر اگر حرارت بڑھ جائے کہ سکوت قوت ہو جائے۔ اس کا کوئی حساب ہی نہیں ہے۔

تشویش افعال دماغ میں خواہ اور کوئی فتور ہو جو مناسب حرکت سے ہے۔ کبھی حرکت پیدا ہوتی ہے اور کبھی خشکی یبوست سے ہوتی ہے۔

مندرجہ بالا شیخ الرئیس کی اس تحریر سے تین باتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

نمبر ۱ : بطلان جس کی وجہ سردی اور رطوبات ہیں۔

نمبر ۲ : ضعف جس کی وجہ حرارت ہے۔

نمبر ۳ : تشویش جس کی وجہ حرکت اور خشکی ہے۔

یہی بات استاد صابر ملتانی صاحبؒ نے دوسری شکل میں کہی ہے۔ استاد صاحبؒ نے بطلان کا نام تسکین ضعف کا نام تحلیل اور تشویش کا نام تحریک دیا ہے۔

آگے چل کر بو علی سینا نے اس کی مزید وضاحت کی ہے۔ اس کے لئے آپ القانون کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ مگر استاد صابر ملتانی صاحب کا کمال یہ ہے کہ انہوں نے اس کو نہایت آسان کیا۔ قدیم طب کا جو مشاہدہ خاص طور پر رنگوں کے مشاہدے پر قائم

تھی۔ جدید دور کی سائنس نے جب خوردبین کے ذریعہ خلیئے اور اس سے بننے والے مفرد اعضاء کو پیش کیا تو ایسی صورت میں استاد صابر ملتانی صاحبؒ نے اس نقطے کو نہ صرف سمجھا بلکہ مفرد اعضاء کو طب یونانی کے ان اصولوں سے تطبیق دی جس پر چل کر ہمارے بزرگوں نے انتہائی عظیم کارنامے انجام دیئے۔ استاد صابر ملتانی صاحب نے نہ صرف یہاں تطبیق سے کام لیا بلکہ انتہائی محنت اور تحقیق کے بعد تحریک، تسکین اور تحلیل کے نظریہ سے عظیم الشان علاج کی بنیاد رکھ دی۔

جہاں تحریک ہوتی ہے وہاں سوزش ہوتی ہے۔ اس عضو میں سکڑاؤ آجاتا ہے اور جہاں تسکین ہوتی ہے اس عضو میں سکون آتا ہے۔ لہٰذا اگر مقام سکون کو تحریک دے دی جائے تو مریض کو بیماری سے شفا ہو جاتی ہے۔

نزلہ کی مثال نظریہ مفرد اعضاء کے تحت

استاد صابر ملتانی صاحب نظریہ مفرد اعضاء کو عام قاری کے ذہن تک رسائی کے لئے نزلہ کی مثال دیتے ہیں۔ نزلہ کا معنی ہے رطوبات کا گرنا۔ رطوبت کیا ہے؟ یہ بات سمجھنا ضروری ہے۔ وہ اس طرح ہے کہ دل صاف خون بڑی شریان (اورطیٰ) سے چھوٹی شریانوں سے عروق شعریہ تک لے جاتا ہے۔ وہاں سے غدد اور غشاء مخاطی میں جسم کی خلاؤں میں تراوش پاتا ہے۔ یہ تراوش کبھی زیادہ ہوتی ہے، کبھی کم ہوتی ہے، کبھی سرد، کبھی پتلی اور کبھی گاڑھی ہوتی ہے۔ اسی طرح رنگوں میں کبھی سفید، کبھی زرد یا زردی مائل اور کبھی سرخی مائل ہوتی ہے۔ یہ دلائل اس بات کی دلیل ہیں کہ نزلہ یا رطوبت کا اخراج کبھی ایک حالت پر نہیں ہوتا۔ مختلف حالات میں مختلف رنگوں اور مختلف حالتوں میں پایا جاتا ہے۔ نزلہ جو علامت کی اپنے اندر مختلف صورتیں رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو ابو العلامات سمجھنا چاہیئے۔

نمبر ۱: پانی کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ عام طور پر اس کا رنگ سفید کیفیت سرد ہوتی ہے۔

اسے زکام کا نام دیا جاتا ہے۔

نمبر ۲ : جو نزلہ لیسدار ہو۔ کچھ تکلیف سے خارج ہو۔ عام طور پر اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ جس کی کیفیت گرم ہوتی ہے۔ جسے نزلہ حار کہتے ہیں۔

نمبر ۳ : جو نزلہ انتہائی کوشش اور تکلیف سے خارج ہو۔ ایسا معلوم ہو کہ جیسے جم گیا ہے۔ زیادہ زور لگانے سے کبھی کبھی خون آنے لگتا ہے۔ اس نزلے کی رنگت عام طور پر سرخ سیاہی مائل ہوتی ہے۔ اس کی کیفیت خشک ہوتی ہے۔ اسے بند نزلہ کہتے ہیں۔

مندرجہ بالا نزلے کی تین حالتوں کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد نزلہ کی تشخیص آسان ہو جائے گی۔

نمبر ۱﴾ نزلہ پانی کی طرح پتلا ہو تو اعصابی نزلہ ہے۔ یعنی اعصاب میں تیزی کی وجہ سے نزلے کا رنگ سفید اور کیفیت سرد ہے۔ اس میں قارورہ کا رنگ سفید ہوگا۔

نمبر ۲﴾ اگر نزلہ لیسدار ہو ذرا سی کوشش اور تکلیف سے اخراج پذیر ہو تو یہ غدی نزلہ ہوگا۔ اس میں جگر یا غدد کے فعل میں تیزی پائی جاتی ہے۔ اس کا رنگ زردی مائل اور کیفیت گرم ہوگی۔ قارورہ کا رنگ زرد یا زردی مائل ہوگا۔

نمبر ۳﴾ اگر نزلہ بند ہے۔ انتہائی کوشش سے بھی خارج نہیں ہوتا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے جم گیا ہو۔ اگر زیادہ کوشش کی جائے تو خون کا اخراج بھی ہوتا ہے۔ یہ عضلاتی نزلہ ہوتا ہے۔ اس میں عضلات کے افعال میں تیزی ہوگی۔ اس کا رنگ میلا اور سرخی مائل ہوگا۔ یا سیاہی مائل ہوگا۔ اس میں قارورہ کا رنگ سرخی مائل یا سرخی سیاسی مائل ہوگا۔

پہلی صورت اس بات کی تشخیص کرتی ہے کہ جسم میں رطوبات اور سرد بلغم کی

زیادتی ہے۔

دوسری صورت یہ بتاتی ہے کہ صفراء کی زیادتی ہے۔

تیسری صورت اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ سوداء اور ریاح کی زیادتی ہے۔

اس طرح مفرد اعضاء کی اخلاط سے تطبیق ہو جاتی ہے۔

اب اس کو وسیع پیانے پر دیکھا جا سکتا ہے۔ جیسے بدن سے اخراج پانے والی دوسری رطوبات مثلاً پیشاب' براز' لعاب دہن' دودھ' پسینہ وغیرہ لہٰذا پیشاب کے متعلق بات کرتے ہیں۔

نمبر ا: اعصاب میں تیزی ہو تو پیشاب فراوانی سے آتا ہے اور پیشاب کا رنگ ہلکا زردی مائل آسمانی رنگ یا ہلکا گلابی یا ہلکا پانی کا رنگ کبھی کبھی دودھیا۔

نمبر ۲: اگر غدد میں تیزی ہو تو پیشاب میں جلن اور قطرے قطرے آتا ہے۔ اس کی مقدار نہ زیادہ نہ کم ہوتی ہے۔ رنگت کبھی زردی مائل' کبھی زرد سرخی مائل' کبھی زرد سبزی مائل ہوتی ہے۔ (جلن کبھی عضلاتی تحریک میں بھی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ ریگ یا پتھری ہوتی ہے)۔

نمبر ۳: اگر عضلات میں تیزی ہو تو پیشاب کم آتا ہے اور کبھی کبھی اس کی بندش ہو جاتی ہے۔ اس کی رنگت سرخی مائل' کبھی سرخی سیاہی مائل اور کبھی تیل کی طرح' کبھی سیاہی مائل ہوتی ہے۔

براز یعنی پاخانہ کے متعلق بھی یہی صورت ہے۔

۱۔ پتلے اسہال آرہے ہوں تو یہ اعصاب کی تحریک یا تیزی کی وجہ سے ہے۔

۲۔ اگر مروڑ یعنی پیچش اور اس کے ساتھ آؤں بھی آرہی ہو تو غدد میں تیزی ہے۔

۳﴾ اگر قبض ہو تو عضلاتی صورت ہو گی۔ کبھی کبھی یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ عضلاتی تحریک میں کبھی اسہال ہو جاتے ہیں۔ اس کی شکل و صورت بھی پیچش کی طرح ہوتی ہے۔ یہ پیچش یا اسہال ریاح کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غدی اور عضلاتی پیچش کے درمیان فرق اس طرح سے کیا جا سکتا ہے کہ غدی پیچش میں ہوا اور ریاح کی زیادتی نہیں ہوتی جبکہ عضلاتی پیچش میں ہوا یا ریاح کی بہت زیادتی ہوتی ہے بلکہ یہ پیچش ریاح کے دباؤ سے پیدا ہوتی ہے۔ ریاح کے اخراج کے ساتھ ہی پاخانے کا آ جانا عضلاتی پیچش کی صاف علامت ہے۔ عضلاتی پیچش میں پاخانے کی مقدار تھوڑی اور بار بار ہوتی ہے۔ پیٹ میں مروڑ اٹھتا ہے اور ریاح کے اخراج کے ساتھ براز آتا ہے۔ ایسی صورت کو ذہن نشین رکھنا بہت ضروری ہے۔

اسی طرح دوسری رطوبات کا جائزہ لے سکتے ہیں۔ آپ محسوس کریں گے کہ تشخیص آسان ہو گئی ہے۔ یہ نظریہ مفرد اعضاء واقعی ہی کمال کا نظریہ ہے۔

خون کے بارے میں رطوبت سے مختلف حالت ہو گی۔ خون کی حالت کچھ یوں ہو گی۔

۱﴾ اعصاب کی تحریک میں جب رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے تو خون کبھی نہیں آتا۔ اس بات کو اس طرح سمجھ لیں کہ رطوبات کی زیادتی خون کو باہر آنے سے روکتی ہے۔

۲﴾ غدد میں تیزی کی صورت میں خون تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آتا ہے۔

۳﴾ عضلات میں تیزی کی حالت میں شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ خون کا اخراج کثرت سے ہوتا ہے۔ خون کے متعلق یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ رطوبات کی زیادتی ہو تو خون نہیں آتا۔ رطوبات جیسے کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

خون کا اخراج اسی صورت میں زیادہ ہو جاتا ہے۔ کوئی علامت یا کوئی بھی مرض آپ کے سامنے آئے تو اس کا تعلق کسی نہ کسی مفرد عضو سے جوڑنا پڑے گا۔ جیسے خون اور اس میں پیدا ہونے والے کیمیاوی تغیرات اور اس کی کمی بیشی۔ اس کا تعلق کسی نہ کسی مفرد اعضاء سے ہو گا۔ جسم میں اگر زیادہ مقدار میں زہریلی ادویہ یا اغذیہ داخل کر دی جائیں تو اس سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ایسی صورت اس وقت ہو گی جب جسم کا کوئی عضو بالکل باطل ہو جائے۔

(چند خاص خاص علامات)

استاد صابر ملتانی صاحب اس کے علاوہ کچھ اور علامات کو بھی سمجھانا چاہتے ہیں۔ یہ اہم علامات یہ ہیں۔ نمبر ۱﴾ سوزش، نمبر ۲﴾ ورم، نمبر ۳﴾ بخار، نمبر ۴﴾ ضعف۔

سوزش : سوزش ایک ایسی جلن ہے۔ جو کیفیات یعنی سردی، تری، سردی خشکی۔ گرمی تری یا گرمی خشکی سے پیدا ہوتی ہے۔ دوسری بات نفسیاتی مسائل سے جنم لے۔ جیسے غم، خوف، فکر، تشویش، تناؤ، ذہنی دباؤ وغیرہ تیسری بات مادی ہے۔ جیسے خراب اغذیہ اور غلط ادویہ کا استعمال۔ ان تمام حالتوں کا تعلق یا ان محرکات کا تعلق کسی نہ کسی مفرد عضو سے ضرور ہوتا ہے۔ سوزش میں سرخی اور حرارت لازمی ہوتی ہے۔ سوزش کی چند منزلیں یا چند درجے ہیں۔ نمبر ۱ : لذت نمبر ۲ : جلن نمبر ۳ : خارش نمبر ۴ : سوزش۔ طبعیت کبھی ان علامات میں سے کسی ایک درجے پر رک جاتی ہے اور کبھی سوزش بن جاتی ہے۔

ورم : سوزش کے بعد ورم کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ اس سوزش کے ساتھ سوجن پیدا ہو جاتی ہے جب سوجن زیادہ ہو جائے اور شدت اختیار کر لے تو بخار کی کیفیت جسم پر طاری ہو جاتی ہے۔ پھوڑے پھنسیاں دانے وغیرہ یہ سب ورم کی صورتیں ہیں۔

بخار : بخار ایک ایسی غیر معمولی حرارت ہے جسے حرارت غریبہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حرارت خون کے ذریعہ قلب سے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ بخار کی حرارت کے باعث اعضاء میں تحلیل اور افعال میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

ضعف : جسم کی اس حالت کا نام ہے جب گرمی کی زیادتی ہو جائے۔ یہ سچی بات ہے کہ ضعف حرارت سے ہوتا ہے۔ یہ حرارت کسی مفرد عضو میں تحلیل کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ ایسے سمجھیں کہ ضعف یا تحلیل کے باعث وہ مفرد عضو اپنی طاقت کم کرتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ کمزور ہو جاتا ہے۔

مفرد اعضاء کا باہمی تعلق : مفرد اعضاء کا باہمی تعلق کیا ہے ؟

سچی بات یہ ہے کہ مفرد اعضاء کے باہمی تعلق کو سمجھے بغیر بات نہیں بنتی۔ کائنات کے نظام پر غور کریں تو یہ بات صاف ظاہر ہے کہ کوئی کام یا فعل اس وقت تک نہیں ہوتا یعنی جب تک کام کرنے والا یعنی فاعل اور جس پر کام ہو رہا ہو یعنی مفعول نہ ہو۔ مفرد اعضاء کے باہمی تعلق سے بھی یہی مراد ہے۔ تاکہ ہم معلوم کر سکیں کہ کسی مفرد عضو کا تعلق کسی دوسرے مفرد عضو سے ہے۔ کون سا مفرد عضو فاعل ہے کون سا مفرد عضو مفعول ہے۔

دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر شے کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو بہت واضح کر کے فرمادیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کا جوڑا پیدا کیا ہے۔ خواہ تم اس کے بارے میں جانتے ہو یا نہیں جانتے ہو۔ اب تو سائنس بہت ترقی کر گئی ہے۔ اس نے اس بات کی تصدیق کی ہے۔ یہاں تک بتادیا کہ ایٹم کا بھی جوڑا ہے۔

اس لئے ضروری ہے کہ مفرد اعضاء کے باہمی تعلق دوسرے الفاظ میں مفرد

اعضاء کے جوڑے یا زوج کو سمجھ لیا جائے۔ کونسا مفرد عضو دوسرے مفرد عضو کے ساتھ مل کر کونسا فعل ادا کرتا ہے۔

فعل کا علم یا مفرد اعضاء کے افعال کا علم اس وقت تک ممکن نہیں جب تک مفرد اعضاء کے باہمی تعلق کا علم نہ ہو جائے۔

تیسری دلیل یہ بات ہو گی جس کا تعلق طب یونانی سے ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ طب کی بنیاد مزاج پر قائم ہے۔ جسے ہم کیفیت بھی کہتے ہیں۔ یہ چار ہیں۔ نمبر ۱: گرمی نمبر ۲: تری نمبر ۳: خشکی نمبر ۴: سردی۔

یہ چاروں کیفیات اکیلی یا تنہا نہیں ہوں گی۔ یہ ہمیشہ آپس میں باہم ملکر کام کرتی ہیں۔ طب کی کلیات میں یہ لکھا ہے کہ سردی اور گرمی کی کیفیات فاعل ہیں۔ خشکی اور تری کی کیفیات مفعول ہیں۔ لہٰذا ان کو باہم ملانے سے ان کی صورت یہ ہو گی۔ نمبر ۱: گرمی خشکی، نمبر ۲: گرمی تری نمبر ۳: سردی خشکی نمبر ۴: سردی تری۔ اب اس طرح مفرد اعضاء کے باہمی تعلق پر ہم روشنی ڈالیں گے۔

مفرد اعضاء کی حالت جو ہمارے سامنے آتی ہے وہ تین مفرد اعضاء ہیں۔

۱) اعصاب، ۲) عضلات، ۳) غدد اور جب یہ باہم مل کر اپنا فعل ادا کرتے ہیں تو اس کی چھ صورتیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔ ۱) اعصابی عضلاتی، ۲) عضلاتی اعصابی، ۳) عضلاتی غدی، ۴) غدی عضلاتی، ۵) غدی اعصابی، ۶) اعصابی غدی۔ یہ چھ صورتیں مفرد اعضاء کا باہمی تعلق ہو گا۔ ان چھ صورتوں کو چھ تحریکیں بھی کہتے ہیں۔ ان چھ تحریکوں کو سمجھنے کے بعد عام قاری کو بھی اس بات کا اندازہ آسانی سے ہو جائے گا کہ اعصاب کا تعلق غدد کے ساتھ ہے یا عضلات کے ساتھ ہے۔ اسی طرح عضلات کا تعلق معلوم ہو جائے گا کہ غدد سے ہے یا اعصاب کے ساتھ اور اسی طرح اعصاب کا تعلق بھی معلوم ہو جائے گا کہ عضلات کے ساتھ ہو گا تو اعصابی عضلاتی تحریک

کہلائے گی۔ اگر غدد کے ساتھ ہو گا تو اعصابی غدی کہلائے گی۔ عضلات کا تعلق اعصاب سے ہو گا تو عضلاتی اعصابی تحریک کہلائے گی۔ غدد سے ہو گا تو عضلاتی غدی تحریک کہلائے گی۔ غدد کا تعلق اگر عضلات سے ہو گا تو غدی عضلاتی تحریک کہلائے گی۔ اگر اعصاب سے ہو گا تو غدی اعصابی تحریک کہلائے گی۔ ان چھ تحریکوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیں۔

ہر تحریک کے باہمی تعلق کے مقصد کو ذہن نشین کر لینا بھی ضروری ہے۔ اس میں اول فاعل عضوی مشینی تحریک ہو گی۔ دوسری تحریک مفعولی خلطی یا کیمیاوی ہو گی جیسے اعصابی عضلاتی ہے۔ اعصابی عضلاتی میں اول اعصابی تحریک عضوی یا مشینی دوسری عضلاتی تحریک کیمیاوی یا خلطی ہے۔ اس بات کی مزید وضاحت اس طرح سمجھ لیں کہ جب کسی مفرد عضو میں تحریک ہو گی تو اس کا تعلق جس دوسرے مفرد عضو سے ہو گا یہ اس کی کیمیاوی صورت ظاہر کرے گا۔ مثلاً غدی عضلاتی تحریک میں اخلاط یا خون میں خشکی پائی جائے گی اور یہ خشکی عضلاتی پن سے ہو گی۔ غدی اعصابی تحریک میں خون میں تری پائی جائے گی اور یہ تری اعصابی پن سے ہو گی کیونکہ اعصاب کا تعلق تری سے ہے۔

اب ہم ایک اہم نقطے کی طرف اپنے ذہن کو فہم کیلئے تیار کرتے ہیں۔

یہ بات واقعی بہت اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے استاد صاحب ملتانی کو کمال وہم دیا اور اس نقطے تک ان کی رسائی ہوئی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہی ہے کہ وہ جس بندے کو چاہتا ہے نواز دیتا ہے۔ استاد جی فرماتے ہیں کہ یہ بات یاد رکھیں جو اول لفظ ہو گا وہ عضو کی تحریک ہے۔ جیسے عضلاتی اعصابی میں عضلاتی عضوی تحریک ہے جو لفظ بعد میں آئے گا وہ کیمیاوی تحریک ہے۔ جیسے عضلاتی اعصابی میں اعصابی کیمیاوی تحریک ہو گی۔ لہٰذا یہ جان لیں کہ کیمیاوی تحریک ہی صحت کی طرف جاتی ہے۔ اس لئے ہر عضو کی تحریک کے بعد جو کیمیاوی اثرات پیدا ہوں انہی کو بڑھانا چاہیئے۔ بس اس میں شفا ہے۔ یہی وجہ

ہے کہ ہومیو پیتھک میں بھی رد عمل یعنی ری ایکشن کی علامات کو بڑھایا جاتا ہے۔ اس مقصد کیلئے قلیل بلکہ اطفلِ قلیل مقدار میں بھی دوا نہ صرف مفید ہو جاتی ہے بلکہ اکثر اکسیر تریاق کا کام دیتی ہیں۔

استاد صابر ملتانی ؒ نے یہ انتہائی مشکل مسئلہ حل کر دیا ہے۔ یہ واقعی اللہ پاک کی دی ہوئی بصیرت ہے۔ ہر قاری کو چاہئے کہ وہ اس بصیرت سے فائدہ اٹھائے۔ لہٰذا اس کو خوب ذہن نشین کر لے کہ کیمیاوی تحریک کیا ہے۔ کیونکہ یہ انسان کو صحت کی طرف لے جاتی ہے۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے استاد جی نے ہومیو پیتھی کی مثال دی ہے۔ ہومیو پیتھی کا فلسفہ اس بات پر قائم ہے کہ ایک تندرست انسان کو کوئی دوا اس مقدار میں کھلا دی جائے کہ وہ اپنے برے اثرات ظاہر کرنے لگ جائے۔ ان اثرات سے ظاہر ہونے والی تمام علامات نوٹ کر لی جائیں۔ یہ علامات اگر مریض میں نظر آئیں تو اس دوا کی قلیل ترین مقدار کو کھلانے سے شفا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اس طریقہ علاج کو علاج بالمثل بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دوا قلیل ترین مقدار میں ہی نہیں بلکہ ہومیو پیتھی طریقے سے بھی بہت زیادہ قلیل دوا بھی اپنے اثرات دکھاتی ہے۔ یہ اثرات کیسے ہوتے ہیں ؟ مریض کو شفا کیسے ہوتی ہے ؟

اس مسئلہ کو استاد صابر ملتانی صاحب نے واضح طور پر حل کر دیا ہے۔ جب ہم دوا کو قلیل سے قلیل تر کرتے ہیں تو اس دوا کی مشینی عضوی تحریک پیدا کرنے والی طاقت ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی جگہ کیمیاوی تحریک پیدا کرنے والی قوت بڑھ جائے گی۔ اس کی مثال یہ ہے جیسے کچلا اسے ہومیو پیتھی کی زبان میں نکس وامیکا کہا جاتا ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی دوا ہے۔ جب اس دوا کو ہومیو پیتھی طریقے کے مطابق قلیل کر لیا جاتا ہے اور اس کو مریض کے جسم میں بطور دوا داخل کر دیا جاتا ہے تو فوراً اس کے خون میں اعصابی کیمیاوی اثرات ظاہر ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس کے خون میں رطوبات بڑھنا شروع ہو جاتی ہیں۔ تیزابیت یا ترشی کم ہونے لگتی ہے اور مریض کو شفا ملنا شروع ہو جاتی ہے۔

میں نے اس دوا کی ہومیوپیتھی مقدار دے کر مریضوں پر بار بار تجربہ کیا ہے تو یہ بات سو فیصد درست پائی گئی ہے۔

اسی طرح عضلاتی اعصابی مریضوں کو جب یہ دوا دے کر دیکھا تو ان کی تحریک اعصابی عضلاتی ہو جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کے خون سے تیزابیت تو کم ہو جاتی ہے مگر وہ ضعف اعصاب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح جب ہم نے جا ئفل جسے ہومیوپیتھی طریقے کے مطابق دیا گیا تو میں نے یہ بات نوٹ کی کہ یہ دوا خون میں غدی اثرات پیدا کرتی ہے۔ علیٰ ہذا القیاس اس طرح ہم تمام ہومیوپیتھی دواؤں کو نظریہ مفرد اعضاء کے تحت سمجھ سکتے ہیں اور اس کے فہم کے بعد علاج آسان ہو جائے گا اور آسان ہی نہیں بلکہ صحیح اور درست مریضوں کیلئے عینی شفاء ہو گا۔ یہ بات بالکل غلط ہے کہ ہومیوپیتھی طریقہ علاج بالکل بے ضرر طریقہ علاج ہے۔ بغیر سوچے سمجھے صرف علامات کا سہارا لے کر مریضوں کو ہومیوپیتھی دواؤں کا تختہ ء مشق بنانا انتہائی مہلک ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے میں ہومیوپیتھک دوستوں سے گزارش کروں گا کہ وہ استاد صابر ملتانی صاحب کی اس محنت کی قدر کریں تعصب کو چھوڑ کر انسانیت سے اخوت کا رشتہ قائم کریں۔ ہومیوپیتھک یا علاج بالمثل کا موجد "ہانمن" صاحب نہیں تھے بلکہ قدیم یونانی اطباء اس علم سے پوری طرح آگاہ تھے۔ دلیل کے طور پر علامہ ابن رشد نے اپنی کلیات میں اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ حکیم بو علی سینا نے بھی القانون میں کئی جگہ اس کے متعلق اشارات کئے ہیں۔ علاج بالمثل اصل میں طب یونانی کا ایک حصہ ہے۔ ڈاکٹر ہانمن صاحب نے صرف علاج بالمثل کی تفصیل و تشریح دی ہے۔ باقی نظریہ علاج بالمثل وہی قدیم ہے۔ اس نظریہ مفرد اعضاء کے مطابق تحقیق کریں۔ اس سے ان کو بے شمار علامات کے جال سے نجات مل جائے گی۔ دوا کے استعمال کروانے کے وقت ان کو یقین ہو گا کہ یہ دوا جس مریض کو دی جا رہی ہے۔ اس کو فائدہ کرے گی۔ ہومیوپیتھی کو نظریہ مفرد اعضاء کی بنیاد پر قائم کرنے سے انسانیت پر بہت بڑا احسان ہو گا۔ نظریہ مفرد اعضاء اور

ہومیو پیتھی کی باہمی تطبیق سے ہومیو پیتھی بہت آسان ہو گی۔ امراض کی تشخیص بہت آسان ہو گی۔ علامات کے جان لیوا گورکھ دھندے سے نجات مل جائے گی۔ ایک علاج ان کے ہاتھ آ جائے گا۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ استاد صاحب کی بصیرت ایک دن ضرور رنگ لائے گی۔ ہومیو پیتھک طریقہ علاج مفرد اعضاء کے نظریہ کی بنیاد پر ایک بہت بڑا طریقہ علاج ثابت ہو گا۔

اخلاط اور مفرد اعضاء کی چھ تحریکوں کا تعلق

مفرد اعضاء کی چھ تحریکوں سے مراد ۱)اعصابی عضلاتی' ۲)عضلاتی اعصابی' ۳)عضلاتی غدی' ۴)غدی عضلاتی' ۵)غدی اعصابی' ۶)اعصابی غدی ہے۔ اس کی تفصیل ہم تحریر کر چکے ہیں۔ یہاں اخلاط کو نظریہ مفرد اعضاء کے تحت سمجھانے کی سعی کریں گے۔ اخلاط کا تصور طب یونانی کی بنیاد ہے۔ طب یونانی کی عمارت اخلاط اور امزجہ پر استوار ہے۔ ہزاروں سال سے انسانوں کا علاج اخلاط کی بنیاد پر کیا جا تا رہا ہے۔ انسانیت اس سے مسلسل فیض یاب ہوتی رہی ہے۔ آج تک اس کے اصول و قواعد ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارے نزدیک اس کی بے انتہا اہمیت ہے لہٰذا ہم یہاں پر سب سے پہلے یہ بتائیں گے کہ اخلاط کیا ہے۔

علامہ ابن رشد فرماتے ہیں کہ کسی عضو مرکب کا مزاج انہی اعضائے بسیط کی طرف منسوب ہو گا جن سے ان عضو مرکب کی تشکیل ہوئی ہے۔ نہ کہ اس کے عضو مرکب ہونے کی حیثیت سے۔ اس طرح جب تمام اعضائے مرکبہ کا مزاج معلوم ہو جائے گا تو بدن کی طرف منسوب مزاجِ معتدل کی واقفیت بھی ہو جائے گی۔ چونکہ بدن کا مزاج ان اعضائے مرکبہ کے مزاجوں پر منحصر ہے جس سے انسانی بدن مرکبؒ ہے اور اعضائے مرکبہ کا مزاج اعصائے متشابہ کے مزاج پر منحصر ہے۔

یہاں پر ابن رشد یہ بات سمجھانا چاہتے ہیں کہ انسان کے بدن کے مزاج کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ اعضائے بسیط یعنی خلیوں کے مزاج کو سمجھ لیا جائے کیونکہ انہی سے مل کر اعضائے متشابہ یعنی بافتیں (ٹشوز) بنتی ہیں اور بافتوں کے ملنے سے اعضائے مرکبہ بنتے ہیں لہذا انسانی مزاج کے اعتدال یعنی اس کی صحت کا انحصار اس کے خلیاتی نظام' اس کی بافتیں اور بافتوں سے مل کر بنے ہوئے اعضائے مرکب پر ہے۔ ابن رشد آگے فرماتے ہیں :

پہلے یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اعضائے متشابہ میں سے کچھ وہ ہیں جو ارکان کے پہلی بار ترتیب پانے سے بنتے ہیں اور کچھ وہ جو ارکان کے دوسری بار ترتیب پانے سے بنتے ہیں جبکہ اس مرکب کے واسطے سے یہ پہلی ترکیب ہوتی ہے۔ کسی جاندار کے اعضائے متشابہہ اجزا اس دوسری ترکیب سے بنتے ہیں۔ اس کی وضاحت یوں ہو سکتی ہے کہ اعضاء محض خون سے بنتے ہیں جبکہ خون مشروبات اور غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ یہاں پر ابن رشد یہ سمجھا رہے ہیں کہ اعضائے متشابہ ارکان کے ملنے سے بنتے ہیں۔ ارکان کے باہم ملنے کی بات یہ ہے کہ وہ عناصر جو کسی چیز کو بناتے ہیں جسے عام الفاظ میں عناصر عضوی کہتے ہیں۔ ان کی ترتیب سے جاندار اشیاء بنتی ہیں۔ علامہ کے اس بیان کے مطابق پہلی ترکیب وہ غذائیں ہیں اور وہ مشروب ہیں جو انسان کے بدن کا جزو بنتے ہیں اور دوسری ترکیب سے ان کی مراد یہ ہے کہ ان غذاؤں سے خون بنتا ہے اور خون ہی انسانی جسم کی نشو نما کا باعث ہوتا ہے۔

> علامہ ابن رشد آگے فرماتے ہیں منی سے کسی عضو بسیط کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ نہ ہی خلط سوداء صفرا اور بلغم سے کوئی عضو پیدا ہو سکتا ہے لہذا ان
> • اعضائے متشابہ کا مادہ خون ہے۔ جس سے وہ پیدا ہوتے ہیں۔ اس لئے شئے مرکب کا وجود اس طرح ہوتا ہے جب ایک سے زیادہ چیزیں آپس میں ملتی ہیں تو ان سے ایک نئی چیز بن جاتی ہے مثلاً سکنجبین جو سرکہ شہد اور پانی کے

ملنے سے وجود میں آتی ہے۔ رحم مادر میں خلط سوداء بالفعل موجود نہیں ہوتی ہے۔ نہ خون میں صفراء کی آمیزش ہوتی ہے کہ ان اخلاط سے مل کر اعضائے بسیط پیدا ہوں تاہم جسم انسانی میں خلط صفراء اور سوداء کی موجودگی کے کچھ فوائد ہیں جنہیں بعد میں بیان کیا جائے گا۔ جہاں تک بلغم کا سوال ہے۔ یہ ایک مادہ بعیدہ ہے۔ کیونکہ ان سے جو اعضاء پیدا ہوتے ہیں وہ خون ہی کے واسطے سے پیدا ہوتے ہیں لیکن خلط سوداء خلط صفراء اعضاء کے مادہ بعیدہ ہیں اور نہ مادہ قریبہ ہیں چونکہ ان دونوں کا استحالہ خون کی طرف ممکن نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ دونوں مادے بالقویٰ موجود ہیں۔ جب خون میں خرابی پیدا ہوتی ہے تو اس کا استحالہ زیادہ تر انہی دو مادوں کی طرف ہوتا ہے۔ اس مسئلہ میں اطباء کو جو خون کے متعلق غلط فہمی ہوئی ہے' اس لئے کہ مادے کسی مرکب میں بالقویٰ موجود ہوتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر دو کسی شے میں بالقویٰ موجود ہوں۔ وہ اس کا مادہ بھی ہو لہٰذا خون ہی ان اخلاط کا ہیولہ اور مادہ ہے۔ علم طبعی کے جاننے والے دونوں قویٰ کا فرق اچھی طرح جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم رسوب اور جھاگ جو شراب میں ہوتی ہے ان کو شراب کا مادہ کہتے بلکہ ان دونوں کو علیحدہ کر دینے سے خالص شراب تیار ہوتی ہے۔ شراب کو پکانے سے یہ فضلات علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ یہی صورت خون کے ساتھ خلط سوداء اور صفراء کی ہے۔

علامہ ابن رشد یہ بات یہاں پر سمجھانا چاہتے ہیں کہ انسانی وجود کی بنیاد خون سے ہے اور خون تمام اعضائے بدن کی غذا ہے۔ اس کے علاوہ باقی تین خلطیں بلغم صفراء اور سوداء ہیں۔ بلغم کے متعلق وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ مادہ بعیدہ ہے۔ بوقت ضرورت یہ خون بن کر اعضائے جسم کی غذا کا کام کرتا ہے۔ صفراء اور سوداء کے متعلق وہ فرماتے ہیں کہ یہ خون کا نہ تو مادہ قریبہ ہے اور نہ مادہ بعیدہ ہے۔ بلکہ یہ خون میں کیمیاوی تبدیلیاں پیدا

کرتے ہیں۔ بالقوئی کا مطلب یہ ہے کہ یہ اپنی قوت ظاہر کرتے ہیں اور خون کی خرابی کا باعث بھی صفراء اور سوداء ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہم یہاں ایک اہم نقطے پر آتے ہیں کہ صفراء اور سوداء کیا ہے۔

طب کی کتابوں میں یہ مرقوم ہے کہ کہ سوداء کا مزہ ترش ہے۔ یعنی اس سے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے کہ خون میں تیزابیت اور تیزابیت پیدا کرنے والے مادے سوداء ہیں۔ صفراء سے مراد الکلی یا کھاری مادہ ہے اس کی تصدیق جدید سائنس بھی کرتی ہے۔ اب اس بات سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر خون میں ترشی کے مادے بڑھ جائیں تو سوداوی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور اگر خون میں کھاری مادے بڑھ جائیں تو صفراوی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ بلغم کے متعلق ہم یہاں پر ابو سہل مسیحی کا قول نقل کرتے ہیں۔

رطوبات بدن کی تین قسمیں ہیں۔

ا : رطوبات اسطقیسیا : وہ رطوبت ہے جس سے اعضائے اجزاء باہم ملتے رہتے ہیں اور یہی رطوبت ہے جب فنا ہوتی ہے تو اعضاء بھی فنا ہو جاتے ہیں۔

۲ : وہ رطوبت جو عروق میں ہوتی ہے۔

۳ : وہ رطوبت جو اعضاء کے اندر خالی خلاؤں میں پائی جاتی ہے اور رطوبت کی ان دو موخر الذکر قسموں کو اخلاط کہتے ہیں اور یہ چار ہیں۔

(الف) خون (ب) صفراء (ج) بلغم (د) سودا۔

بدن میں تمام اخلاط کا حصول مزاج سے ہوتا ہے۔ ابو سہل مسیحی کے مندرجہ بالا فرمان کے بعد یہ بات سمجھ آتی ہے کہ خون میں چار رطوبات ہوتی ہیں۔ یعنی خون، بلغم، صفراء اور سوداء۔ خون کے علاوہ دوسری سفید رطوبت جو عروق میں پائی جاتی ہے اور بدن انسانی کی مختلف خلاؤں میں پائی جاتی ہے اس کو ہم بلغم سے تعبیر کریں گے۔

لہٰذا اب دو مادے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ خون اور بلغم۔ دوسرے دو مادے صفراء اور سوداء۔ یہ بات جان لیں کہ صفراء اور سوداء خون میں قلیل مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ جیسے صفراء ایک فیصد سے بڑھ جائے تو خون میں ابتری پیدا کر دیتا ہے لہٰذا یہاں یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ جب یہ رطوبات طبعی شکل میں کام کرتی ہیں تو انسانی وجود کی صحت بر قرار رہتی ہے۔ جب ان رطوبات میں ابتری پیدا ہو جاتی ہے تو بقول ابو سہل مسیحی کے جسم واعضاء فنا ہو جاتے ہیں۔ یہ بات اہم ہے۔ ذہن نشین کر لیں کہ جو مندرجہ بالا بیان سے ثابت ہوتی ہے اور مکمل دلائل رکھتی ہے مرض کی صورت میں سوداء یا تو خون میں ابتری کرے گا یا بلغم میں ابتری پیدا کرے گا۔ اسی طرح صفراء یا تو خون میں ابتری پیدا کرے گا یا بلغم میں ابتری پیدا کرے گا۔ اسی طرح صفراء یا تو خون میں ابتری پیدا کرے گا یا بلغم میں ابتری پیدا کرے گا۔ یہاں پر ہم چاروں اخلاط کو طب یونانی کی روح سے علیحدہ علیحدہ تحریر کرتے ہیں تا کہ قدیم خلطی نظریہ واضح ہو جائے۔

خون : خون اس رطوبت کو کہتے ہیں جو عروق میں پائی جاتی ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔
۱) طبعی خون ۲) غیر طبعی خون۔

طبعی خون وہ ہے جو جگر میں پیدا ہو اور بدن کو نفع پہنچائے۔ اس کے اوصاف مندرجہ ذیل ہیں۔

۱) سرخ ہوتا ہے۔ ۲) حرارت میں معتدل ہوتا ہے۔ ۳) اس میں بو نہیں ہوتی۔ ۴) ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ ۵) قوام معتدل ہوتا ہے یعنی نہ صفراء کی طرح رقیق ہوتا ہے اور نہ سوداء کی طرح غلیظ ہوتا ہے۔

بدن انسانی کے لئے اس کے فوائد یہ ہیں۔

۱) بدن کیلئے غذا مہیاء کرتا ہے۔

۲) بدن کو حرارت دیتا ہے جس کی وجہ سے بدن خارجی سردی سے محفوظ رہتا ہے۔

۳) روح کو ساتھ لے کر دوڑتا ہے یعنی خون ہی کے ذریعے روح پھیپھڑوں سے سارے جسم میں پھیلتی ہے۔روح سے مراد آکسیجن ہے۔

۴) چہرے کی خوبصورتی کا باعث ہوتا ہے۔

۵) طبعیت کو قدرتی قوت حاصل ہوتی ہے۔اس لئے طبعیت اس کو کسی حال میں نہیں چھوڑتی۔ یہی وجہ ہے کہ خون کا استفراغ نہیں ہوتا۔ خون غیر طبعی وہ خون ہے جس میں خون طبعی کے مذکورہ بالا اوصاف نہ ہوں۔اطباء نے اس کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔

۱) غیر طبعی بذاتہٖ۔

۲) غیر طبعی بغیرہٖ

۱۔ **غیر طبعی بذاتہٖ:** وہ خون ہے جس میں کسی دوسری خلط کی آمیزش کے بغیر مزاجی تغیر واقع ہونے سے اس کا طبعی مزاج ختم ہو جاتا ہے۔ مثلاً اس میں برودت یا حرارت طبعی حالت سے زیادہ ہو جائے۔

۲۔ **غیر طبعی بغیرہٖ:** وہ خون ہے جس کا طبعی مزاج کسی دوسری شے کے ملاپ سے متغیر ہو جائے۔ خواہ یہ ملاپ کسی بیرونی شے کے ذریعے سے ہو۔ مثلاً صفراء ' سوداء، بلغم وغیرہ سے اور خواہ وہ شے خون کے اندر ہی پیدا ہو جائے۔ مثلاً خون کا کچھ حصہ فاسد ہو جائے جس سے لطیف حصہ صفراء اور کثیف حصہ سوداء میں تبدیل ہو جائے۔

خلط بلغم : یہ ایک سفید خلط ہے۔اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ بلغم طبعی ۲۔ بلغم غیر طبعی

۱۔ **بلغم طبعی** : یہ وہ بلغم ہے جو خون سے قریب تر ہو یعنی جو آسانی کے ساتھ خون

میں تبدیل ہو جائے۔ اس کا مزاج سرد تر ہے۔ اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔ اس کے اوصاف مندرجہ ذیل ہیں۔

اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ اس میں بو نہیں ہوتی۔ بدن انسان کے لئے اس کے منافع یہ ہیں :

۱) بدن میں خون کی کمی واقع ہوتی ہے تو یہ خون میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

۲) اعضاء کو تر رکھتا ہے۔ تا کہ زیادہ حرکات سے خشک نہ ہو جائیں۔

۳) یہ دماغ کے تغذیہ میں شریک ہے۔

۴) یہ خون کے ساتھ مل کر اس میں لیس پیدا کرتا ہے۔

بلغم غیر طبعی وہ ہے کہ جس میں طبعی بلغم کے اوصاف نہ ہوں یعنی اس کا مزہ اور قوام طبعی حالت میں موجود نہ ہوں۔ کام کے اعتبار سے اس کی چھ اقسام ہیں۔

۱۔ بلغم مخاطی ۲۔ بلغم خام : یہ رقیق اور غلیظ کے درمیان ہوتا ہے۔ اس میں مخاطی کی نسبت برودت زیادہ پائی جاتی ہے۔ ۳۔ بلغم نمائی : یہ رقیق پانی جیسا ہوتا ہے۔ اس میں سب سے زیادہ برودت ہوتی ہے۔ ۴۔ بلغم رجالی : اس کا قوام لیسدار ہوتا ہے۔ ۵۔ بلغم جصی : اس کا قوام نہائت غلیظ ہوتا ہے۔ جوڑوں اور منافذ میں جب بلغم زیادہ دنوں تک ٹھہرا رہتا ہے تو اس کے لطیف اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بلغم جصی پیدا ہوتا ہے یہ بہت سفید ہوتا ہے۔ ذائقے کے لحاظ سے غیر طبعی بلغم کی پانچ اقسام ہیں۔

۱۔ بلغم مالح : یعنی نمکین بلغم۔ یہ گرم خشک ہوتا ہے۔

۲۔ بلغم حامض : یعنی ترش بلغم۔ اس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔

۳۔ بلغم عفص : یہ لیسدار بلغم ہوتا ہے۔ اس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔

۴۔ بلغم تفہ : یہ پھیکا ہوتا ہے۔ سرد اور خام ہوتا ہے۔

۵﴾ بلغم حلد : یہ شیریں ہوتا ہے۔ یہ گرم تر ہوتا ہے۔

صفرا : اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ صفرا طبعی ٢۔ صفرا غیر طبعی

ا۔ صفرا طبعی : یہ وہ صفرا ہے جو خون کے ساتھ جگر میں پیدا ہوتا ہے۔ صفرا کا ایک حصہ خون کے ساتھ مل کر خون کی نالیوں میں چلا جاتا ہے۔ دوسرا حصہ پتہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ اس کے طبعی اوصاف یہ ہیں۔

١) رنگ زعفرانی ہوتا ہے۔ ٢) اجزائے ناریہ کے غلبہ کی وجہ سے اس میں ہلکا پن ہوتا ہے۔ ٣) مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔ ۴) مزہ کڑوا ہوتا ہے۔

صفراء کے طبعی فوائد یہ ہے۔

١) خون کو پتلا کر کے تنگ راستوں سے گزرنے کے قابل بناتا ہے۔ ٢) پھیپھڑوں وغیرہ اعضاء کا تغذیہ کرتا ہے۔ ٣) اس کا ایک حصہ آنتوں میں آتا ہے۔ اس میں جمے ہوئے لیسدار مادہ بلغم کو صاف کرتا ہے۔ ۴) پاخانہ یعنی براز کو آنتوں سے خارج کرنے کیلئے تحریک پیدا کرتا ہے۔ ۵) غذا کو ہضم میں مدد دیتا ہے۔ ٦) آنتوں کے کیڑوں کو اپنی حدت اور تلخی سے مار دیتا ہے۔

صفراء غیر طبعی وہ ہے کہ طبعی حالت پر قائم نہ رہے۔ خواہ اس کا سبب کوئی خارجی شئے ہو۔ جو اس سے مل کر اس میں تبدیلی پیدا کر دے۔ خواہ صفرا کے اندر تبدیلی واقع ہو۔ جو اسے طبعی حالت سے خارج کر دے۔

صفرا غیر طبعی کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں۔

ا﴾ صفرا محیہ : یہ انڈے کی زردی کی طرح کا ہوتا ہے۔ یہ غلیظ بلغم کے ملنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

۲﴾ صفراء مرہ : یہ رقیق بلغم کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے۔ رنگ ہلکا سفیدی مائل تیز کڑواہٹ کم ہوتی ہے۔

۳﴾ صفراء محترقہ : یہ جلے ہوئے سوداء کی آمیزش سے پیدا ہوتا ہے۔ رنگ سیاہ زردی مائل قوام گاڑھا مزہ ترشی مائل کڑوا ہوتا ہے۔

۴۔ صفرأ کراثی و زنگاری﴾ بعض اوقات صفرأ خود جل جاتا ہے کیونکہ صفرأ کے اندر حرارت کی زیادتی کی وجہ سے جلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے لہٰذا اس قسم کا نام زنگاری کہلاتا ہے۔ اس لئے یہ جسم کیلئے ایک طرح کا زہر ہے۔

سوداٗ : یہ خون کی تلچھٹ ہے جو اس کے دوسرے اجزاء الگ ہو کر نیچے بیٹھ جاتے ہیں۔ اس کا مزاج سرد خشک ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

۱۔ سوداء طبعی ۲۔ سوداغیر طبعی

سوداء طبعی : اس کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے۔ اس کا مزہ ترش ہوتا ہے۔ سوداء کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں۔

۱﴾ خون کو گاڑھا بناتا ہے۔

۲﴾ ہڈی وغیرہ کی مانند بعض اعضاء کے تغذیہ میں کام آتا ہے۔

۳﴾ فم معدہ پر گر کر بھوک لگاتا ہے۔

۴﴾ انقباض کو بڑھا کر معدہ میں غذا کو روکے رکھتا ہے تاکہ پوری طرح ہضم پائے۔

سوداء غیر طبعی :

۱﴾ جو کبھی سودائے طبعی کے متغیر ہو جانے کی وجہ سے سوداء غیر طبعی بن جائے۔

۲﴾ کبھی دوسری خلط کے احتراق سے پیدا ہو جائے۔

مفرد اعضاء اور اخلاط کی تطبیق

اس سے قبل ہم یہ بات تحریر کر چکے ہیں کہ مفرد اعضاء جو تین (اعصاب' عضلات' غدد) آپس میں مل کر چھ افعالی تحریکات بناتے ہیں۔

۱۔ اعصابی عضلاتی	۲۔ عضلاتی اعصابی
۳۔ عضلاتی غدی	۴۔ غدی عضلاتی
۵۔ غدی اعصابی	۶۔ اعصابی غدی

اس کے علاوہ اخلاط اربعہ یعنی خون، بلغم' صفراء اور سوداکو بھی تحریر کر چکے ہیں اور ان کی وضاحت بھی کر دی گئی۔ صفراء اور سوداء۔ یہ اخلاط فاعل کی صورت میں کام کرتی ہیں۔ خون اور بلغم مفعول اخلاط ہیں۔ خون میں تغیر و تبدل اور کیمیاوی ہیئت صفراء اور سوداء کی وجہ سے ہوتی ہے۔اس طرح بلغم میں تغیر و تبدل اور کیمیاوی ہیئت صفراء اور سوداء کی وجہ سے ہوتی ہے۔ ان کی کیماوی ہیئت میں خرابی سے امراض پیدا ہوتی ہیں۔ اگر کیمیاوی ہیئت طبعی اور درست کام کرے تو صحت بر قرار رہتی ہے۔ اخلاط اور مفرد اعضاء کا تعلق کچھ اس طرح سے ہے کہ جب مفرد اعضاء آپس میں ملکر فعل ادا کرتے ہیں تو اس فعل کے نتیجہ میں جو کیمیاوی تبدیلی پیدا ہوتی ہے اس کو سمجھ لینا ضروری ہے۔

۱۔ **پہلی تحریک اعصابی عضلاتی :** اس میں بلغم زیادہ ہوتا ہے۔ سوداء کی آمیزش کم ہوتی ہے۔اس کا مزاج سرد تر ہوتا ہے۔

۲۔ **عضلاتی اعصابی :** اس تحریک میں بلغم میں سوداء کی آمیزش بڑھ جاتی ہے یعنی تیزابیت کی زیادتی سے بلغم یا رطوبات کی مقدار کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اس کا مزاج سرد خشک ہوتا ہے۔

۳۔ **عضلاتی غدی** : اس میں سوداء کی آمیزش بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ بلغم یا رطوبات کی مقدار نہایت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے سودا کا تعلق خون سے ہو جاتا ہے۔اس تحریک میں رطوبات کم ہو جاتی ہیں یا خشک ہو جاتی ہیں تو خون کسی مجریٰ سے خارج ہونے کا اندیشہ زیادہ ہو جاتا ہے۔اس کا مزاج خشک و گرم ہے۔ یعنی اس تحریک میں خشکی زیادہ اور گرمی کم ہوتی ہے۔

۴۔ **غدی عضلاتی** : اس تحریک میں خون میں حدت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث سوداء ختم ہو جاتا ہے۔ سوداء کا تعلق خون سے ختم ہو جاتا ہے۔ خون کا تعلق صفراء کے ساتھ ہو جاتا ہے اور اس تحریک میں بدن میں حرارت بڑھ جاتی ہے۔ جس کے باعث کسی مجریٰ سے خون کا اخراج تکلیف سے یا جلن سے ہوتا ہے۔اس کا مزاج گرم خشک ہے۔

۵۔ **غدی اعصابی** : خون میں صفراء کے آنے کی وجہ سے کھاری مادے بڑھنا شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے رطوبات یا بلغم بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا اس تحریک میں صفراء کا تعلق بلغم سے ہو جاتا ہے۔اس کا مزاج گرم تر ہے۔

۶۔ **اعصابی غدی** : اس تحریک میں کھاری پن یا الکلی زیادہ ہونے کے باعث رطوبات یعنی بلغم بڑھ جاتا ہے اور اس میں صفراء کی آمیزش کم ہو جاتی ہے اس تحریک میں بلغمی مادوں کی زیادتی ہوتی ہے۔ اس کا مزاج تر گرم ہے۔ یعنی تری زیادہ ہو گی اور گرمی کم ہو گی۔ مندرجہ بالا بحث میں اخلاط کی جو صورتیں بیان کی گئی ہیں یہ ان اخلاط کے غلبہ کی صورتیں ہیں۔

ہم اس بحث کو سمجھانے کیلئے اور آسان طریقے سے ذہن نشین کروانے کیلئے کہ خون میں صفراء اور سوداء قلیل مقدار میں ہوتے ہیں اور انہیں کی وجہ سے خون میں

تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔اس طرح ہم خون کو دو گروپوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ا۔ پہلا گروپ سوداوی جس کا تعلق خون میں ترشی سے ہے۔

۲۔ دوسرا گروپ صفراوی جس کا تعلق کھار یعنی الکلی سے ہے۔

جہاں تک بلغم کا تعلق ہے وہ خون میں پیدا ہونے والی رطوبات اور اسی کا مادہ ہے۔ اس کی یعنی بلغم کی کمی سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور اس کی زیادتی سے خون میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

ایک جوڑے یا دو گروپوں کی تقسیم اس طرح ہے۔

ا۔ سوداوی گروپ :اس کی تین تحریکیں ہیں۔

ا اعصابی عضلاتی ۲ عضلاتی اعصابی ۳ عضلاتی غدی۔

۲۔ صفراوی گروپ :اس کی بھی تین تحریکیں ہیں۔

ا اعصابی غدی ۲ غدی اعصابی ۳ غدی عضلاتی۔

یہاں ہم اس حقیقت کو واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ایک جوڑا یا دو گروپ کا تصور قدیم طبِ چین میں بھی پایا جاتا ہے۔دو گروپ یہ ہیں۔ نمبر ا ین اور نمبر ۲ ینگ۔اس کے تحت طب چین نے بارہ اعضاء کا ذکر کیا ہے۔وہ یہ ہیں۔ا. دل ۲. تلی ۳. معدہ ۴. بڑی آنت ۵. پھیپھڑے ٦. جگر ۷. پتہ ۸. ریڑھ کی ہڈی ۹. دل کے گرد جھلی ۱۰. گردے ۱۱. مثانہ ۱۲. چھوٹی آنت۔ یہ بارہ اعضاء آپس میں مل کر چھ تحریکیں انسانی وجود میں بناتے ہیں اور اس سے فلسفہء طب کے مطابق ہزاروں سال سے چین میں یہ طریقہ علاج رائج رہا اور آج بھی چل رہا ہے۔

اگر اس فلسفہء طب کو نظریہ مفرد اعصاء کے مطابق دیکھا جائے تو یہ طریقہ علاج بہت بڑی طب ثابت ہو سکتا ہے۔میں نے اس

طریقہ علاج کو نظریہ مفرد اعضاء کے تحت سیکھا اور سمجھا۔ انشاء اللہ اس کے متعلق ایک تفصیلی تحریر قارئین کے سامنے پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

دوسری حقیقت جس کی وضاحت کرنا ضروری ہے۔ اخلاط چار ہیں۔ یعنی خون' بلغم' صفرا اور سودا۔

خون : اس میں بنیادی اور سب سے بڑی خلط ہے۔ تین اخلاط کا تصور نہ طب یونانی میں پایا جاتا ہے نہ دور حاضر کی سائنس سے ثابت ہو سکتا ہے۔ تین اخلاط کا تصور صرف آیورویدک طب میں پایا جاتا ہے۔ جسے وہ کف یعنی بلغم پت یعنی صفراء راط یعنی سوداء کہتے ہیں۔ لہٰذا ہم نے اوپر انتہائی مضبوط دلائل کے ساتھ اس بات کو واضع کر دیا ہے کہ اخلاط چار ہی ہیں اور ان کو چھ تحریکوں میں سمجھ لینا چاہئے جس سے علاج کی صورت بالکل آسان ہو جائے گی۔

سوداوی اور صفراوی گروپ کی وضاحت

سوداوی گروپ : سوداوی گروپ میں اعصابی عضلاتی' عضلاتی اعصابی' عضلاتی غدی تین تحریکوں کو سامنے رکھنے سے یہ بات آسانی سے معلوم ہو جائے گی کہ سوداء جسم میں کس حالت میں ہے اور دوسری بات وہ بگاڑ کو کس طرح پیدا کر رہا ہے۔ تیسری بات اس بگار کو کیسے درست کر سکتے ہیں۔ (۱) اگر اعصابی عضلاتی تحریک ہے تو آپ دیکھتے ہیں اس تحریک میں بلغم کی زیادتی ہے اور سودا کم ہے یہاں پر امراض بلغم کی زیادتی سے پیدا ہوں گے۔ لہٰذا ہم عضلاتی اعصابی دوائیں دیں گے جس سے رطوبات یا بلغم کی زیادتی کم ہو جائے گی اور مریض صحت کی طرف لوٹ آئے گا۔ (۲) عضلاتی اعصابی تحریک میں ہم دیکھتے ہیں کہ سوداء کی وجہ سے رطوبات میں ابتری پیدا ہو گئی ہے۔ اگر عضلاتی غدی دوائیں دی جائیں تو سوداء اعتدال پر آجاتا ہے۔ فاسد رطوبات صاف ہو

جاتی ہیں۔ مریض روبہ ء صحت ہو جاتا ہے۔ (۳) عضلاتی غدی تحریک میں سوداء کا تعلق خون سے ہوتا ہے جس کی وجہ سے بدن میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے اور اعضائے بدن کے عضلات سکڑ جاتے ہیں لہٰذا یہاں پر غدی عضلاتی دوائیں دینے سے حرارت بڑھ جائے گی جس کے باعث عضلات کا سکڑاؤ ختم ہو جائے گا اور مریض شفایاب ہو جائے گا۔

صفراوی گروپ : (۱) غدی عضلاتی تحریک میں ہم دیکھتے ہیں کہ خون میں حدت بڑھ جاتی ہے لہٰذا اس حدت کو کم کرنے کیلئے رطوبات کو بڑھانا پڑتا ہے۔ لہٰذا غدی اعصابی دوائیں دینے سے خون میں رطوبتیں بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں جس کے باعث مریض کا مرض ٹھیک ہو جاتا ہے۔ (۲) غدی اعصابی تحریک میں ہم دیکھتے ہیں کہ رطوبات تو بڑھنی شروع ہو جاتی ہیں مگر صفراء کے باعث رطوبات میں کافی حدت ہوتی ہے لہٰذا اعصابی غدی دوائیں دینے سے رطوبات یعنی بلغم زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے صفراء کی حدت کم ہو جاتی ہے۔ (۳) اعصابی غدی تحریک میں ہم دیکھتے ہیں کہ صفراء بے شک کم ہو جاتا ہے مگر بیماری کی صورت میں غیر طبعی صفراء بلغم میں فساد پیدا کرتا ہے لہٰذا اسکی وجہ سے طبعیت میں بے چینی پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا اعصابی عضلاتی دوائیں دینے سے صفراء کا فساد دور ہو جاتا ہے اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

قارئین اس بات کو نوٹ کر لیں کہ مندرجہ بالا اختلاف کی بحث غیر طبعی خلطوں کیلئے ہے اور طبعی اخلاط سے کوئی بیماری پیدا نہیں ہوتی۔

ماہرین فن کیلئے آسان ہو گیا ہے کہ وہ غیر طبعی فساد کو سمجھ لیں اور اس کے فساد کو دور کرنے کا طریقہ بھی سمجھ لیں۔ یہی مقصد اوپر بیان کی گئی بحث کا ہے۔

مادی اور غیر مادی امراض : طب یونانی چار مزاجوں کو مانتی ہے ا۔ سردی خشکی

۲۔ سردی تری ۳۔ گرمی تری ۴۔ گرمی خشکی۔

جب کوئی بیمار ہوتا ہے اس کی وجہ سے اس کے مزاج میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور طبیب کا کام یہ ہے کہ وہ اس بات کا اندازہ لگائے یا تشخیص کرے کہ مریض کا مزاج کیا ہے۔ اس کے مزاج کی صحیح تشخیص ہی شفاء کا باعث بنتی ہے۔ طب یونانی نے امراض کو دو صورتوں میں تقسیم کیا ہے۔

نمبر ا : مادی امراض　　　　نمبر ۲ : غیر مادی امراض

ا۔ **مادی امراض** : اخلاط اربعہ کا اپنی کیفیت اور کمیت کے اعتدال سے ہٹ جانا ہے۔ اعضاء کی مزاج کی صحت اس وقت تک رہتی ہے جب اعضاء تک پہنچنے والا خون اپنے مزاج اور مقدار کے اعتبار سے معتدل ہو۔ یہ بات اس وقت ممکن ہے جب غذائیں بدن کو ملتی ہیں۔ صحیح حالت میں ہوں مناسب مقدار میں ہوں اور مناسب وقت پر ہوں اور مناسب ترتیب کے ساتھ ہوں۔ اس کی وجہ سے جسم میں غیر طبعی اخلاط پیدا نہیں ہوں گی انسانی جسم تندرست رہے گا لیکن اس کے برعکس خراب غذائیں نامناسب مقدار اور غلط اوقات میں استعمال کی جانے والی غذائیں اعضاء بدن میں سوء مزاج پیدا کر دیتی ہیں جس کی وجہ سے غیر طبعی اخلاط پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی غذائیں صحیح ہوتی ہیں اور انہیں مناسب طور پر استعمال بھی کیا جاتا ہے مگر بیرونی اسباب کی وجہ سے سوء مزاج پیدا ہو جاتا ہے جیسے آب و ہوا پیشہ ماحول وغیرہ کبھی ایسی حالت بھی ہوتی ہے کہ اندرونی اور بیرونی اسباب جمع ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اخلاط کی مقدار اور مزاج بہت زیادہ غیر معتدل ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات موروثی اثرات کی وجہ سے اعضاء میں خلطی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ان کے جسم میں غیر طبعی اخلاط پیدا ہوتی ہیں اور وہ مختلف امراض کا شکار رہتے ہیں۔

غیر مادی امراض : چونکہ مادی امراض اخلاط کے سبب سے پیدا ہوتے ہیں۔ جبکہ

غیر مادی بیماریاں اخلاط کے سبب سے پیدا نہیں ہوتی ہیں۔ اس لئے یا تو امراض اعضاء میں ہوتی ہیں یا ارواح میں ہوتی ہیں۔ ان کے اسباب یا بیرونی ہوتے ہیں یا مادی امراض ہوتے ہیں۔

مادی امراض کی تفصیل : مادی امراض چار ہیں۔

ا۔ گرم خشک (مادی امراض) ۲۔ سرد تر مادی امراض

۳۔ سرد خشک مادی امراض ۴۔ گرم تر مادی امراض

ا۔ گرم خشک امراض : ان امراض میں اس کی پیدائش اس وقت ہوتی ہے جب گرم خشک غذاؤں کا استعمال زیادہ کیا جائے یا غذا کی مقدار کم ہو۔ جب یہ غذائیں معدہ تک پہنچتی ہیں تو ان کا استحالہ گرم خشک اخلاط کی صورت میں ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی معدے اور جگر میں گرمی خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیرونی اسباب سے بھی یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جیسے گرم ہوا۔ جسمانی محنت کا زیادہ کرنا' نیند کا نہ آنا' طبیعت میں غصہ کی زیادتی' جسم میں گرمی کے پیدا کرنے والے عوارض ہیں۔ ان اسباب میں سب سے زیادہ ہوا اور جسمانی محنت ہے۔ مسامات کا بند ہو جانا بھی ایک سبب ہے۔ جو لوگ غسل نہیں کرتے اور میل کی زیادتی سے مسامات بند ہو جاتے ہیں ان لوگوں کے جسم میں حرارت بند ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے یہ گرم خشک مزاج کے حامل بن جاتے ہیں۔ گرم خشک خلط جسم میں مختلف امراض کو جنم دیتی ہے۔ ان میں زیادہ مشہور صفراوی بخار اور صفراوی اورام ہیں لہٰذا ہم یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ گرم خشک امراض کی وجہ صفراوی امراض ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل علامہ ابن رشد اس طرح کرتے ہیں۔

> خالص صفراء بدن انسانی کے کسی عضو کا جزو نہیں ہے۔ سوائے اس صفراء کے حرارہ میں ہوتا ہے یا جسکو طبیعت اعضاء یا خون سے جدا کر کے دفع کر دیتی ہے۔ چنانچہ خالص صفراء کو صفراوی بخاروں کا سبب قرار نہیں دیا جا سکتا بلکہ اس کا سبب خون یا رطوبت

ہوتی ہے جس کے اکثر اجزاء صفراء پر مشتمل ہوتے ہیں۔ اس
لئے اس کا نضج قبول کر کے طبعی حالت پر لوٹ جانا ممکن ہے جبکہ
صفراء خالص خون یا رطوبات سے جدا ہو جاتا ہے تو طبعیت اس کو
خارج کر دیتی ہے۔ جو صفراء نضج قبول کرتا ہے اس سے اعضاء غذا
حاصل کرتے ہیں۔ خالص صفراء میں نضج ممکن نہیں ہے۔ اس میں
کوئی ایسا جزو نہیں ہوتا جس سے اعضاء غذا حاصل کر سکیں۔ جبکہ
طبعی صفراء کی صورت یہ ہے تو غیر طبعی صفراء میں غذائیت کس
طرح ممکن ہے۔

ابن رشد کے مندرجہ بالا فرمان کے مطابق صفراوی امراض اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب وہ خون میں تغیر پیدا کرے یا رطوبات میں یعنی بلغم میں تغیر پیدا کرے اس لئے ہم مفرد اعضاء کی تطبیق سے یہ بات سمجھ سکتے ہیں جب غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کے امراض میں خون میں صفراء کا فساد ہوتا ہے۔ جب غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے تو اس میں صفراء کا فساد بلغم میں ہوتا ہے لہٰذا صفراوی امراض غدی عضلاتی غدی اعصابی تحریکات میں پائے جائیں گے۔

۲۔ سرد تر مادی امراض : سرد تر مادی امراض خلط بلغم کے مزاج اور مقدار میں غیر معتدل ہونے کی وجہ سے پائے جاتے ہیں۔ خلط بلغمی کے غیر معتدل ہونے کے اسباب خلط صفراوی کے غیر معتدل ہونے کے اسباب کی ضد ہے یعنی یہ سرد تر غذائیں سرد ہوا سرد ماحول کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ غیر معتدل خلط بلغمی سے جو مشہور امراض جنم لیتے ہیں ان میں حمیات بلغمیہ اور ورام بلغمی ہیں۔ بدن انسانی میں اس خلط کی وجہ سے جو بخار پیدا ہوتا ہے اس میں زیادہ تر سدوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو خلط کے گاڑھے اور لیسدار ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس میں عفونت کی وجہ سے حرارت غریزیہ کم ہو جاتی ہے۔ جس طرح آگ پر گیلی لکڑیاں رکھ دی جائیں تو آگ بجھ جاتی ہے۔ بلغمی

بخاروں میں بلغم میں صفراء کی آمیزش ہوتی ہے کبھی سوداء کی اورام بلغمی، بلغم میں سودا کی آمیزش سے پیدا ہوتے ہیں لہٰذا ہم یہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ بلغمی امراض مفرد اعضاء سے تطبیق کے مطابق اعصابی غدی تحریک میں ہوں گے یا اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوں گے۔

۳۔ سرد خشک مادی امراض: یہ امراض خلط سوداء کی کیفیت اور کمیت میں اعتدال نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جب خلط سوداء غیر معتدل ہو گی تو اس کی وجہ سے اس میں سوء مزاج پیدا ہو گا۔ سرد خشک غذاؤں کا استعمال بیرونی اسباب میں پیشہ، آب و ہوا اور ماحول کی وجہ سے خلط سوداء کے مزاج میں اعتدال باقی نہیں رہتا۔ اس کے سوء مزاج کی وجہ سے جذام لاحق ہو جاتا ہے۔

جب بدن میں ایسے غیر طبعی انفعال کی کثرت ہو جاتی ہے تو طحال اس کو پوری طرح جذب نہیں کر سکتی۔ کیونکہ یہ کمیت یا کیفیت دونوں میں غیر معتدل ہوتی ہے۔ پھر یہ سوداء خون میں پھیل جاتا ہے اور خون میں اعضاء غذا حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح کے خون سے بدن میں خطرناک امراض جنم لیتے ہیں جو بہت مشکل سے قابل علاج ہوتے ہیں کیونکہ یہ خلط طبعیت کیلئے بہت ناموافق ہے۔ سرطان یعنی کینسر بھی سوداوی مرض ہے۔ سرطان کی دو قسمیں ہیں۔ ایک میں تاکل پیدا ہوتا ہے دوسرے میں تاکل نہیں پایا جاتا۔ سوداوی امراض یا سرد خشک امراض یا تو عضلاتی اعصابی ہوتے ہیں یا عضلاتی غدی ہوتے ہیں۔ جن اورام میں تاکل نہیں ہوتا وہ عضلاتی اعصابی ہیں اور جن میں تاکل ہوتا ہے وہ عضلاتی غدی ہیں۔

۴۔ گرم تر مادی امراض: یہ بیماریاں خون کی کمیت اور کیفیت کے غیر معتدل

ہونے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جبکہ خون معمولی طور پر غیر معتدل ہو جائے۔ اگر یہ زیادہ غیر معتدل ہو جائے تو بیماری اس خلط کی طرف منسوب کی جائے گی

جس

کی طرف خون غیر معتدل ہو کر منتقل ہوا۔ اگر ان میں زیادہ حرارت پیدا ہو جائے تو یہ خلط صفراوی کے غلبے کی وجہ سے ہے۔ اگر خشکی زیادہ ہو جائے یا برودت زیادہ ہو جائے تو یہ سودا کی وجہ سے ہے لہٰذا ہم یہ بات سمجھا دیں کہ گرم تر یعنی غدی امراض اس وقت ہوں گے جب خون معمولی سا غیر معتدل ہو جیسا کہ غدی اعصابی تحریک میں ہے۔ اس کے امراض گرم تر کیفیت کے حامل ہوں گے۔ اگر خون میں بگاڑ زیادہ ہو جس کی وجہ صفراء اور سوداء ہے اگر صفراء کی وجہ سے خون میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو غدی عضلاتی امراض ہوں گے اور سودا کی وجہ سے خون میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو یہ عضلاتی غدی امراض ہوں گے۔

غیر مادی امراض :

غیر مادی امراض دو قسم کے مزاجوں میں پائے جاتے ہیں۔

نمبر ۱﴾ گرم خشک غیر مادی بیماریاں نمبر ۲﴾ سرد خشک غیر مادی بیماریاں

گرم تر اور سرد تر غیر مادی امراض ممکن نہیں البتہ صرف خشک یعنی سرد خشک یا گرم خشک کا تصور ممکن ہے۔

۱۔ سرد خشک غیر مادی امراض : ان میں سے ایک بیماری بڑھاپا ہے۔ اس بیماری میں اعضاء پر سردی خشکی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ انسانی زندگی کیلئے حرارت اور رطوبت کا ہونا لازمی ہے۔ اس وجہ سے مذکورہ بیماریاں بوڑھوں کو ہوتی ہیں۔ بعض اوقات بوڑھوں والی کیفیت کسی اور عمر میں پائی جائے تو یہ واقعی مرض ہوتا ہے۔

۲۔ گرم خشک غیر مادی امراض : ان میں کچھ بیماریاں عروق میں پیدا ہوتی

ہیں۔ دل کے ساتھ مخصوص ہیں۔ حمیٰ یوم کہلاتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کی مدت کم ہوتی ہے۔ ایسے بخاروں کے اسباب بیرونی ہوتے ہیں جن کی چار اقسام ہیں۔

الف) وہ چیزیں جو باہر سے جسم انسانی پر وارد ہوتی ہیں۔ مثلاً گرم پانی سے نہانا' گندھک کے پانی سے نہانا۔

ب) وہ چیزیں جو اندرونی بدن میں وارد ہوں جیسے گرم خشک غذائیں اور مشروبات۔

ج) جسمانی حرکت' سخت محنت' غم و غصہ' بیداری وغیرہ۔

د) بیرونی اسباب سے ظاہر بدن میں بیماری پیدا ہو جانا جیسے ہاتھ اور پاؤں کے زخموں کی وجہ بغل اور کنجران وغیرہ میں ورم پیدا ہو جانا۔ ان بیماریوں میں تپ دق بھی غیر مادی مرض ہے۔ یہ بخار وہ حرارت غریبہ ہے جو اعضاء میں ٹھہر کر اس کے افعال میں خرابی پیدا کر دیتی ہے۔ ہلکی یا خفیف تپ دق وہ ہے جب حرارت غریبہ چھوٹی چھوٹی عروق میں ٹھہر جائے۔ اس کے بعد وہ تپ دق ہے۔ جب حرارت غریبہ جو گوشت کی رطوبتوں میں ٹھہر جائے اور جو رطوبات اس کی وجہ سے تحلیل ہوتی ہیں اس کا بدل غذا کے ذریعے ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد شدید تپ دق کی وہ قسم ہے جب حرارت غریبہ اعضاء کی رطوبات اصلیہ میں ٹھہر جائے اور غذا سے اس کا بدل یا تحلیل ممکن نہ رہے۔ جبکہ ہر شخص کی عمر طبعی انہی رطوبات پر قائم ہوتی ہے۔ جیسے دیئے کی روشنی کے لئے تیل کا ہونا ضروری اور تپ دق کی پہلی قسم کا سبب اکثر حمیٰ یوم ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ اس کی شدید صورت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا تعلق اخلاط سے ہوتا ہے۔ مندرجہ بالا گفتگو کا مقصد مختصر یہ ہے کہ طب یونانی کی رو سے مرض کی پیدائش صفراء اور سوداء کی خون اور بلغم غیر طبعی اعمال ہیں۔ دوسرے الفاظ میں خون اور رطوبات میں تیزابیت یا الکلی کے فساد سے امراض جنم لیتے ہیں۔ اگر اس فساد کو مدنظر رکھ کر علاج کیا جائے تو یقینی شفا ہو

گی۔ کیونکہ یہی اصول فطرت ہے۔ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت اس بات کو سمجھنے سے تشخیص و علاج آسان ہو جاتے ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء اور دوران خون

گزشتہ صفحات میں ہم تحریر کر چکے ہیں کہ اعصاب عضلات اور غدد کی انسجہ یعنی ٹشوز تمام جسم میں اوپر تلے پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرح دماغ جو اعصاب کی نمائندگی کرتا ہے۔ دل عضلات کے انسجہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ جگر غدی انسجہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ جسم میں کوئی مقام ایسا نہیں جہاں پر صرف ایک دو انسجہ کی اقسام ہوں۔ یا ان کا آپس میں تعلق نہ ہو۔ اس طرح امراض کی صورت میں تینوں اقسام کے حیاتی انسجہ متاثر ہوتے ہیں۔ یہ بات ضرور ہے کہ ان کی صورتیں جدا جدا ہوتی ہیں۔ اس بات پر بھی بحث ہو چکی۔ ان کی تین صورتیں ہوں گی۔ (۱) تحریک (۲) تحلیل (۳) تسکین۔ جب کسی مفرد عضو یعنی نسیج میں ایک حالت پائی جائے تو باقی دو مفرد اعضاء دو مختلف احوال سے گزر رہے ہوں گے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دوران خون کی گردش کی صورت فطری طور پر ایسے ہی ہوتی ہے۔ اس مسئلہ کو سمجھنا معالج کیلئے ضروری ہے کیونکہ اس کے فہم کے بعد وہ امراض کی ماہیئت کو آسانی سے سمجھ سکے گا۔ تفصیل یہ ہے کہ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت دوران خون دل یعنی عضلاتی انسجہ میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ پھر شریانوں کے ذریعے جگر یعنی غدی انسجہ سے گزرتا ہے۔ وہاں سے خون کا سفر دماغ کی طرف ہوتا ہے۔ تمام بدن کی غذا بننے کے بعد پھر باقی رطوبات غدود جاذبہ کے ذریعے طحال کے زیر اثر جو غدد جاذبہ کی وساطت سے کام کرتے ہیں۔ جذب ہو کر پھر خون میں شامل ہو کر دل یعنی عضلاتی انسجہ کے فعل کو تیز کرتے ہیں اور جو خون غدد سے چھلنے سے رہ جاتا ہے وہ وریدوں کے ذریعے واپس دل میں چلا جاتا ہے۔ اس طرح یہ گردش جاری رہتی ہے۔

طب قدیم کی حقیقت کی تصدیق: طب قدیم ہزاروں سال قبل اس بات

سے آشنا ہو چکی تھی کہ دوران خون میں جب تک خون جگر یعنی غدد سے نہ گزرے وہ جسم میں نہیں پھیلتا۔ اس طرح ترشح پانے کے بعد جب بقایا رطوبات طحال یعنی غدد جاذبہ میں جذب ہو کر کیمیاوی طور پر تبدیلی حاصل نہ کریں۔ تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ کھاری پن سے ترشی میں تبدیل نہ ہوں۔ وہ دل اور عضلات پر نہیں گرتیں۔ اس کا فعل بھی تیز نہیں ہو سکتا۔ دل کی تحریک یا تیزی ترشی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ خون سے حاصل کرتی ہے۔ یہاں صرف سمجھانے کیلئے دل دماغ اور جگر کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ورنہ جسم میں ہر جگہ عضلات غدد اعصاب اور غدود جاذبہ اپنے علاقے اور حدود میں وہی کام سرانجام دیتے ہیں جو اعضائے رئیسہ ادا کرتے ہیں۔ خون اور دوران خون کی ان چار تبدیلیوں کو طب قدیم میں خون صفراء اور سوداء کے نام دیئے جاتے ہیں۔ جن انسجہ میں یہ تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں انہی مقام کو ان کا جائے قرار کہا جاتا ہے۔ خون کا مقام دل ہے۔ صفراء کا مقام جگر ہے۔ بلغم کا مقام دماغ ہے۔ سوداء کا مقام طحال ہے۔ جسم میں ہر جگہ انسجہ ٹشوز دل دماغ اور جگر اور طحال کے افعال انجام دیتے ہیں۔

تحقیقاتِ امراض : نظریہ مفرد اعضاء کے تحت دوران خون کو سمجھنے کے بعد اس کے تحت امراض کی ماہیت کو بھی سمجھ لیں۔ دوران دل یعنی عضلات سے شروع ہو کر جگر یعنی غدد تک پھر دماغ یعنی اعصاب تک اور پھر طحال یعنی غدودِ جاذبہ سے گزر کر واپس دل یعنی عضلات کی طرف آتا ہے۔ واپس لوٹتے ہوئے یہ جسم کے کسی حصہ کے مجرئی مفرد اعضاء میں افراط و تفریط یا تحلیل پیدا کر دیتا ہے۔ بس وہیں پر مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کی علامات انہی مفرد اعضاء' کی وساطت سے تمام جسم میں ظاہر ہوتی ہیں۔ خون میں بھی کیمیاوی طور پر اسی طرح تغیر پیدا ہو جاتا ہے۔ انہیں عضوی یعنی مشینی اور کیمیاوی علامات کو تشخیص کر کے ہی مرض کی تشخیص ہوتی ہے۔ جس مفرد عضو میں سکون ہو گا اس کو تیز کرنے سے فوراً صحت ہونا شروع ہو جائے گی۔

انسانی جسم کی بالمفرد اعضاء تقسیم

استاد صابر ملتانی صاحبؒ نے انتہائی محنت اور تحقیق کے بعد یہ نظریہ انسانیت کے سامنے پیش کیا۔ سالہا سال کے تجربات کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ روشنی دکھائی جس کے تحت تشخیص آسان ہو گئی اور علاج میں بھی آسانی آ گئی۔ آپ فرماتے ہیں: یاد رکھیں اللہ کی فطرت نہیں بدلتی۔ انسان کا فرض ہے اللہ کی فطرت کو سمجھنے کی سعی کرے تاکہ نتیجہ مالک کی مرضی کے مطابق آئے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے ''لن تجد لسنت اللّٰہ تبدیلا'' اس کا ترجمہ یہ ہے اللہ تعالیٰ کے نظام فطرت میں ہرگز تبدیلی نہیں آتی۔ جیسے آگ کی فطرت ہے جلانا' پانی کی فطرت ہے سردی کا احساس پیدا کرنا۔ آگ سے حرارت' پانی سے سردی جدا نہیں ہو سکتی۔ یہ ہی اللہ تعالیٰ کی فطرت ہے۔

تشخیص امراض کیلئے قارورہ اور نبض کے ذریعے مرض کا با آسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا تذکرہ آگے کریں گے۔ اس کے علاوہ نزلہ اور اس کی وسعت سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس کا بیان ہم پہلے کر چکے ہیں۔ یہاں پر اس راز کا تذکرہ ہو گا جو استاد صاحب ملتانی کو سالہا سال کے تجربہ کے بعد حاصل ہوا۔ وہ یہ ہے کہ جسم انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر دیا تاکہ مریض اپنے جس حصے پر ہاتھ رکھے معالج فوراً متعلقہ مفرد اعضاء کی خرابیوں کو سمجھ لے اور اپنا علاج یقین کے ساتھ کر سکے۔ جسم انسان کے حصوں کی تقسیم اس طرح کی گئی ہے کہ سر کے درمیان جہاں سے مانگ نکالی جاتی ہے۔ وہاں سے سیدھی فرضی لکیر لیکر بالکل ناک کے اوپر سے سیدھی منہ اور تھوڑی اور سینے پیٹ سے گزرتی ہوئی مقعد کی لکیر تک

۔ اس طرح پشت کی طرف

سے ریڑھ کی ہڈی سے گزرتی ہوئی پہلی لکیر سے مل جاتی ہے۔ انسانی جسم کے دو حصے ہو جاتے ہیں۔ ایک دایاں حصہ اور ایک بایاں حصہ اس طرح جب انسان کے دایاں یا بایاں

حصہ میں تقسیم تکلیف یا کوئی مرض پیدا ہو تو طبیعت مدبرہ بدن کے دوسرے حصوں کو محفوظ رکھتی ہے۔ مثلاً دردسر کبھی دائیں طرف ہوتا ہے کبھی سر کے پچھلی طرف ہوتا ہے اور کبھی بائیں طرف ہوتا ہے اور کبھی تمام سر میں پھیل جاتا ہے۔ اس طرح کبھی بائیں آنکھ میں کوئی تکلیف ہوتی ہے اور کبھی دائیں آنکھ میں تکلیف ہوتی ہے۔ اس طرح ناک کے دائیں طرف اور کبھی بائیں طرف مرض ظاہر ہوتا ہے۔ اگر ایک وقت میں مرض دونوں طرف ہو یعنی دائیں بھی ہو اور بائیں بھی ہو اس میں کمی بیشی ضرور ہوگی۔ ایک حالت دونوں طرف کبھی نہیں ہوسکتی۔ یہی حالت کانوں کی' دانتوں کی' منہ کی' گردن کے دونوں اطراف کی' دونوں شانوں کی' دونوں بازوؤں کی' سینے کے اطراف کی' اسی طرح دونوں ٹانگوں کی اپنی اپنی تکلیف جدا جدا صورتوں میں ہوگی۔ یہ ناممکن ہے کہ تکلیف بیک وقت دونوں اطراف میں شروع ہو۔ البتہ رفتہ رفتہ دوسری طرف کے وہی مفرد اعضاء متاثر ہوکر وہی اثر قبول کر لیتے ہیں۔ یہ وہ راز ہے جو اللہ تعالیٰ نے مفرد اعضاء کے تحت دنیائے طب پر ظاہر کیا ہے۔

تقسیم مفرد اعضاء کا فلسفہ

جسم انسان کو اس طرح بنایا گیا ہے کہ ایک وقت میں تمام جسم کو تکلیف یا نقصان نہیں پہنچتا بلکہ کسی ایک حصے میں تحریک سے تکلیف ہو رہی ہوتی کسی دوسرے حصے میں تقویت یعنی ابتدائی تحلیل اور کسی حصے میں تسکین رطوبات غذائیت کی صورت میں پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ یہ کوشش اس لئے جاری رہتی ہے کہ انسان کو تکلیف اور مرض سے اس کی طاقت کے مطابق بچایا جائے۔ یہ سعی اس وقت تک چلتی رہتی ہے جب تک کہ جسم بالکل نادار اور بیکار ہو کر دوسرے سے تعلق نہ توڑ دے اور موت واقع ہو جائے۔ مثلاً جگر اور غدد کے فعل میں تیزی اور تحریک ہو تو دوران خون دل و عضلات کی طرف جا کر اس کی پوری حفاظت کرتا ہے اور دماغ و اعصاب کی طرف رطوبت اور سکون پیدا کر

دیتا ہے تاکہ تمام جسم صرف جگر اور غدد کی بے چینی سے محفوظ رہے۔ قوتیں اس کا مقابلہ کر سکیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے جو وہ انسان پر کرتا ہے۔

مفرد اعضاء کی ظاہری تقسیم کی تشریح

ان دونوں حصوں کو جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے تین مقامات میں اس طرح تقسیم کیا ہے۔

ا۔ پہلا مقام (اعصابی عضلاتی) : اس مقام میں سر کا دایاں حصہ' دایاں کان' دائیں آنکھ' دائیں ناک' دایاں چہرہ' دائیں طرف کے دانت اور مسوڑے' زبان کی دائیں طرف کا حصہ' گردن کی دائیں طرف گویا سر کے دائیں طرف سے دائیں شانے تک جس میں شانہ شریک نہیں ہے جب کبھی بھی اس مقام میں تیزی نظر آتی ہے تو یہ اعصابی عضلاتی تحریک ہو گی۔

۲۔ دوسرا مقام (عضلاتی اعصابی) : اس مقام میں دایاں شانہ' دایاں بازو' دایاں سینہ' دایاں پھیپھڑا' معدہ کا دایاں حصہ گویاں دائیں شانے سے لیکر جگر تک اس میں جگر شریک نہیں ہے جب کبھی ان مقامات میں سے کسی میں تیزی ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہو گی۔

۳۔ تیسرا مقام (عضلاتی غدی) : اس مقام میں جگر' دائیں طرف کی آنتیں' دائیں طرف کا مثانہ' پتہ لبلبہ کا دایاں حصہ دائیں طرف کا خصیہ' مقعد کا دایاں حصہ' دائیں طرف کی تمام ٹانگ کولہے سے لیکر پاؤں تک کی انگلیاں شامل ہیں۔ گویا جگر سے لیکر دائیں ٹانگ اور پاؤں کی انگلیوں تک سب شامل ہیں۔ جب کبھی ان مقامات پر کسی میں تیزی ہو تو عضلاتی غدی تحریک ہو گی۔

۴۔ چوتھا مقام (غدی عضلاتی) : بقایا بایاں نصف حصہ اس میں سر کا بایاں

حصہ بایاں کان' بائیں آنکھ' بایاں چہرہ' بائیں طرف کے دانت اور مسوڑھے' زبان کا بایاں حصہ گردن کا بایاں حصہ شامل ہیں۔ بائیں طرف سر سے لے کر شانے تک جس میں شانہ شریک نہیں۔ جب کبھی ان مقامات پر کہیں تیزی ہو تو غدی عضلاتی تحریک ہو گی۔

۵۔ پانچواں مقام (غدی اعصابی) : اس مقام میں بایاں شانہ' بایاں بازو' سینہ کا بایاں حصہ' بایاں پھیپھڑا' بایاں معدہ گویا بائیں سینے سے لیکر تلی تک جس میں تلی شامل نہیں ہے۔ جب کبھی ان مقامات میں سے کسی میں تیزی ہو گی تو غدی اعصابی تحریک ہو گی۔

٦۔ چھٹا مقام (اعصابی غدی) : اس مقام میں تلی' لبلبہ کا بایاں حصہ' بائیں طرف کی آنتیں' بائیں طرف کا مثانہ' بائیں طرف کا گردہ' بائیں طرف کا خصیہ اور بائیں طرف کی ساری ٹانگ کولہے سے لیکر پاؤں کی انگلیوں تک جب کبھی ان مقامات میں سے کسی میں تیزی ہو گی تو یہ اعصابی غدی تحریک ہو گی۔

تاکید : اوپر تقسیم خون کی گردش کے مطابق کی گئی ہے۔ جو دل یعنی عضلات سے شروع ہو کر جگر سے گزرتا ہوا دماغ یعنی اعصاب اور طحال یعنی غدود جاذبہ سے گزر کر پھر دل یعنی عضلات میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس بیان کو سمجھنے کے لئے آسان طریقہ یہ ہے کہ دوران خون عضلاتی غدی تحریک سے شروع ہو کر عضلاتی اعصابی تحریک پر ختم ہوتا ہے مگر یہاں پر آسانی کیلئے سر سے پاؤں تک کے مقامات کو سمجھا دیا گیا ہے۔ دائیں طرف کے علیحدہ اور بائیں طرف کے علیحدہ بیان کا مطلب یہ ہے کہ عضلاتی غدی تحریک خون کا دوران شروع ہوتا ہے اور عضلاتی اعصابی تحریک میں واپس دل کی طرف چلا جاتا ہے۔

نوٹ : دل کے چار خانے ہوتے ہیں۔ دایاں اذن دایاں بطن بایاں اذن بایاں بطن دائیں

طرف کے اذن و بطن میں سیاہی مائل خون پایا جاتا ہے۔ یعنی غیر شفاف اس میں تیزابیت اور کاربن شامل ہوتا ہے۔ دائیں طرف سے خون صاف ہونے کیلئے پھیپھڑوں میں منتقل ہو جاتا ہے۔ جہاں آکسیجن خون سے تیزابیت یعنی ترشی اور کاربن ختم کر دیتی ہے۔ یہ صاف ہو جاتا ہے اور خون بائیں اذن بطن میں آ جاتا ہے۔ بائیں طرف کا خون شفاف کاربن اور ترشی سے صاف ہوتا ہے۔ یہ خداوند عالم کا عجب معجزہ ہے کہ دائیں طرف کے امراض تیزابیت اور کاربن کی وجہ سے ہوتے ہیں اور بائیں طرف کے امراض کھاری پن اور نمکییت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

یادداشت : یہ چھ مقام صرف تحریک کے ہیں اور اس امر کو بھی یاد رکھیں یہ چھ مقام حقیقت میں تین مفرد اعضاء کے تعلقات اور تشخیص کو سمجھنے کیلئے ہیں۔ مفرد اعضاء اور خون کی تحریکات کسی طرف چل رہی ہیں۔ جب یہ معلوم ہو جائے تو ایک مفرد عضو میں تحریک ہو گی۔ باقی دو میں تحلیل اور تسکین ترتیب کے ساتھ ہو گی۔

علامات و امراض نظریہ مفرد اعضاء

علم الامراض دراصل علم و فن کی بنیاد ہے۔ جب تک علم الامراض پر عبور حاصل نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی شخص معالج نہیں بن سکتا۔ نہ ہی صحت کی پوری طرح حفاظت کر سکتا ہے۔ اس علم کے بغیر ہم کسی مرض کا پوری طرح علاج نہیں کر سکتے مثلاً ایک مریض ایک معمولی مرض کی شکایت کرتا ہے۔ جیسے بدہضمی بظاہر یہ مرض معمولی تکلیف نظر آتی ہے مگر اہل فن اس کا بغور جائزہ لیتے ہیں۔ وہ یہ جانتے ہیں۔ اس کا تعلق پورے نظام اغذیہ سے ہے منہ سے مقعد تک ہے۔ اس میں منہ دانت معدہ 'امعا' جگر' تلی 'لبلبہ سب شامل ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر نظام ہائے جسم کا بھی اثر ہے۔

نمبر ا تنفس کا نظام، نمبر ۲ نظام دمیہ، نمبر ۳ نظام بولیہ۔ یہ تمام مرکب نظام ہیں۔
یہ جسم کے مفرد اعضاء کے نظام کے تحت کام کرتے ہیں۔ نمبر ا عصبی نظام، نمبر ۲ عضلاتی نظام، نمبر ۳ غدی نظام مفرد اعضاء بے شمار خلیات سے مل کر بنے ہیں۔
جب تک نظام ہضم کی ٹھیک خرابی کا مقام و سبب اور دیگر اعضاء کا تعلق سامنے نہ آئے اس وقت تک اس معمولی بد ہضمی کا صحیح علاج ناممکن ہے۔ صرف ہاضم مقوی معدہ، ملین و مسہل دواؤں کا استعمال کر دینا کوئی علاج نہیں۔ یہ عطایانہ علاج ہے خواہ سر بند دوائیں ہوں، انجکشن ہوں یہ مریضوں پر جرم ہے۔ فن علاج کی بدنامی ہے۔ ایسے عطایانہ علاج سے یا تو مریض جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے یا کسی مشکل مصیبت کا شکار ہو جاتا ہے۔ زندگی برباد کر لیتا ہے یا پھر کسی دوا کا عادی ہو جاتا ہے۔ وہ دوا وقتی طور پر علامات کو ختم کر دیتی ہے مگر آہستہ آہستہ اس کے وجود کو فنا کر دیتی ہے۔ ایسے عطایانہ علاج سے بچنا چاہئے۔ معالج کا فرض ہے کہ علم الامراض کو سمجھنے سے پہلے تشریح الابدان اور علم المنافع اعضاء کا پوری طرح علم ہونا چاہئے یعنی صحت کی حالت میں اعضاء کی حالت اور مقام اور اعضاء کے افعال نظام جسم کے حقیقی اعمال کی مکمل کیفیت کیسی ہوتی ہے اس کے بعد جسم انسان کے جس حصے میں کسی قسم کی کوئی خرابی واقع ہو جائے تو فوراً اس کے مادہ میں مرض کی پوری حقیقت ذہن نشین ہو جائے گی۔

ماہیت الامراض

علم الامراض کی تعریف: یہ ایک ایسا علم ہے جس میں مرض کی ماہیت و حقیقت کا پتہ چلتا ہے مرض کی ابتداء اس کی شکل و صورت بدن کی تبدیلیاں خون میں تغیرات خراب مادوں کی پیدائش اور ان کے نظام کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اس علم کو انگریزی میں پیتھالوجی کہتے ہیں۔

مرض کی حقیقت: مرض بدن کی اس حالت کا نام ہے جب اعضائے بدن مجری

یعنی راستے اپنے افعال درست انجام نہ دے رہے ہوں۔ یہ حالت جسم کے تمام اعضاء اور مجریٰ یا کسی اور عضو اور مجریٰ میں واقع ہو جائے تو یہ مرض کہلاتا ہے گویا ہر حالت میں مرض کی دو صورتیں سامنے آئیں گی۔ اول عضو کے فعل میں خرابی کا ہونا۔ دوسرا خون میں تغیر پیدا ہو جانا۔ پہلی صورت کا نام مشینی یا عضوی خرابی ہے دوسری صورت کا نام کیمیاوی یا خلطی خرابی ہے۔

مشینی افعال : مشینی افعال کی تشخیص کیلئے پہلے جسم پر مرکب اعضاء کا مطالعہ کرنا۔ آخر میں مفرد عضو پر غور کرنے کے بعد اس کے افعال کی کمی بیشی کو مد نظر رکھنا چاہئے۔

کیمیاوی اثرات : کیمیاوی اثرات کیلئے مزاج اخلاط کی خرابی کے ساتھ ساتھ خون کی حرارت اجزائے ہوائیہ اور رطوبت کی کمی بیشی اور انکے تغیرات کا جاننا ضروری ہے تاکہ مشینی افعال کے ساتھ کیمیاوی اثرات کے توازن کا اندازہ ہو۔

علامات کی حقیقت : علامات کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ وہ مرض کی شناخت کیلئے حجت کا کام دیتی ہیں یعنی علامات مرض کی طرف رہنمائی کرتی ہیں۔ گویا مرض و علامات دو مختلف حقیقتیں ہیں اور علاج میں کامیابی اس بات پر ہے کہ مرض کا علاج کیا جائے اور علامات کو مرض قرار نہ دیا جائے۔ چونکہ علامات مرض مرض کیلئے دلیل ہوتی ہیں مگر مرض نہیں ہوتیں مثلاً نزلہ بذات خود ایک بڑی علامت آنکھ ' ناک ' حلق کی سوزش ' درد سر ' ورم لوزتین ' سردی کا احساس ' تری کا احساس ' خشکی کا احساس ' قبض ' اسہال ' ہاضمہ کی خرابی ' بھوک زیادہ لگنا ' بھوک کی کمی ' پیاس کی شدت ' بدن کا ٹھنڈا ہو جانا ' بدن کا زیادہ گرم ہو جانا ' بخار ہو جانا ' نکسیر آنا ' پیشاب کی زیادتی یا کمی ' پیشاب میں جلن ہو ' پسینہ کا بند ہونا ' پسینہ کا زیادہ آنا ' حرکت سے تکلیف میں زیادتی ہونا یا کمی ہونا ' سکون سے تکلیف میں زیادتی یا کمی ہونا وغیرہ وغیرہ یہ سب علامتیں ہیں ان کو مرض قرار دینا جہالت ہے۔ اگر ان علامات سے راہنمائی حاصل کر کے اس مفرد عضو کی فعلی خرابی کو سمجھ لیا جائے تو

مرض کی تشخیص اور علاج کی تمام برائیاں دور ہو جائیں گی اور تشخیص آسان اور علاج سہل ہو جائے گا۔

امراض و علامات کا فرق

رائج الوقت میں طریقہ ہائے علاج میں جن میں ایورویدک طب یونانی' ایلوپیتھی' ہومیوپیتھی شامل ہیں۔ یہ سب مرض و علامات کو علیحدہ علیحدہ نہیں سمجھاتے جب تک مرض و علامات میں ایک واضع تمیز نہ رکھی جائے گی علاج کیسے ممکن ہوگا اور تشخیص کس طرح کریں گے۔ ان سب میں ایک موقع پر ایک حالت کو مرض کہہ دیا جاتا ہے تو دوسرے موقع پر اس کو علامت بنادیا جاتا ہے۔ طب کا عام طالب علم اس صورت حال کو دیکھ کر ذہنی کرب کا شکار ہو جاتا ہے۔ جیسے درد کو لیں۔ درد کسی موقع پر مرض کہلاتا ہے جیسے درد سر' درد معدہ وغیرہ اور دوسری صورت میں وہ علامت بن جاتا ہے جیسے بدہضمی میں معدہ اور سر میں درد کا ہو جانا بلکہ یہی نہیں سر سے پاؤں تک مختلف اعضاء کے تحت مختلف صورتوں اور مختلف کیفیتوں میں یہی درد کبھی مرض قرار دیا جاتا ہے اور کبھی علامت بنا کر ظاہر کیا جاتا ہے۔ پھر ہر درد کی ماہیت بھی جدا ہوتی ہے اور اس کے علاج کی صورتیں بھی علیحدہ بیان کی جاتی ہیں۔ غرض یہ کہ درد کا سمجھنا اس کے علاج کا معمہ حل کرنا خود درد سر بن جاتا ہے۔ یہی صورت دیگر علامات مثلاً سوزش ورم بخار اور ضعف میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی اقسام جو صرف کمی بیشی یا مقام کے بدلنے سے ہوتے ہیں۔ اس طرح ان کے فرق یعنی حاد و فرحن' شرکی اور غیر شرکی کے تحت بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ پھر اس کے ساتھ علاج میں دواؤں کو اغذیہ کو اٹکل پچو طریقے سے استعمال کرادیتے ہیں لیکن حقیقت پھر حقیقت ہے۔ علامت کو مرض کی رہنما سمجھنا چاہئے اور مرض مفرد اعضاء کی خرابی کا نام ہے۔

نبض

نبض کی تعریف : نبض شرائن کی حرکت کا نام ہے جو دل کے سکڑنے اور پھیلنے کے ساتھ ان میں خون کے دوران سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ حرکت جسم کی تمام شرائن میں پیدا ہوتی ہے۔ یہاں پر مخصوص وہ شرائن ہیں جو بعض مقامات پر نمایاں ہوتی ہیں جن کو انگلیوں سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔ جیسے کلائی کی شرائن، کنپٹی کی شرائن اور ٹخنوں کی شرائن، نبض سے یہاں مراد کلائی کی شریان کو لیا جاتا ہے۔ اطباء اس کی حرکت سے مرض اور علامات جسم کا پتہ چلاتے ہیں۔

نبض دیکھنے کا طریقہ : طبیب اپنی چاروں انگلیاں مریض کی کلائی نبض پر اس طرح رکھے جس طرف کلائی کا انگوٹھا ہو۔ شہادت کی انگلی پہنچے کے ہڈی کے ساتھ نیچے کی طرف پھر شریان کی حرکت کا احساس کرے یعنی نبض کو مصافحہ کے انداز میں دیکھے۔

فلسفہ ء نبض : نبض جو شریان کی ایک حرکت ہے۔ ایک طبیب جب اس کو دیکھتا ہے تو اس سے مرض و علامات کا اندازہ لگاتا ہے۔ وہ یہ اندازہ کیسے لگاتا ہے اس کے بنیادی فلسفے کو سمجھ لیا جائے اور اس کی مسلسل ریاضت کی جائے تو کوئی مشکل نہیں کہ وہ ایک بہترین نباض بن جائے۔ میں اس جگہ یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ میں نے اپنے سالہا سال کے تجربہ میں جو نبض کے متعلق سمجھا ہے وہ سمجھا دوں۔ چند نکات نبض کے سمجھنے سے کوئی بھی معالج اچھا نباض بن کر انسانیت کی خدمت کر سکتا ہے۔

نبض کی حرکت میں انقباض اور انبساط کو مدنظر رکھیں یعنی نبض کے پھیلنے اور سکڑنے کو۔ اگر کسی شخص کو نبض کے سکڑنے کا علم ہو جائے تو اس کے پھیلنے کا علم خود بخود ہو جاتا ہے۔ ایک قرع یعنی ٹھوکر نباض کی انگلیوں کو چھوتی ہے۔ اگر اس کا پھیلاؤ زیادہ ہے تو نبض میں انبساطی کیفیت زیادہ ہے۔ یہ نبض کے پھیلاؤ کو ظاہر کرتی ہے۔

اگر یہ قرع یعنی ٹھوکر سکڑی ہوئی یا سکڑاؤں کا احساس پیدا کرے تو یہ انقباض کو ظاہر کرتی ہے۔ صرف ایک قرع یعنی ایک ٹھوکر دیکھنے سے طبیب پر جسم کے حالات واضح ہو جاتے ہیں۔ اگر نبض پھیلی ہوئی ہے یعنی اس میں انبساط ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کے جسم میں رطوبات کی زیادتی ہے۔ اگر نبض سکڑی ہوئی ہے یعنی انقباضی کیفیت ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس جسم میں رطوبات کی کمی ہے اور خشکی کا غلبہ ہے۔ اگر اس قرع نبض کو وسعت نظر سے دیکھا جائے تو اس کی تین حالتیں ہمارے سامنے آئیں گی۔

پہلا قرع : سکڑا ہوا' اس کا احساس نبض پر ایسا ہوگا جیسے کوئی نوک دار چیز ہو۔

دوسرا قرع : ایسا قرع نبض جو نہ زیادہ پھیلا ہوا ہو اور نہ زیادہ سکڑا ہوا ہو یعنی معتدل ہو۔

تیسرا قرع : ایسا قرع نبض جو پھیلا ہوا ہو۔ جو انگلی پر ایسی ٹھوکر لگائے جیسی کوئی پھیلی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ یہ انبساطی قرع ہوگا۔

انقباضی قرع — معتدل قرع — انبساطی قرع

مندرجہ بالا تین قرعے' ا۔ انقباضی قرع : جو عضلاتی مرضوں کا ہوگا۔ یہ خشکی کی دلالت کریگا' ۲۔ معتدل قرع : غدی مریضوں کا ہوگا۔ یہ گرمی پر دلالت کرے گا' ۳۔ انبساطی قرع : اعصابی مریضوں کا ہوگا اور سردی اور رطوبات کی زیادتی پر دلالت کرے گا۔

نبض ہم کو خون کی کیمیاوی تغیرات کا پتہ دیتی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا نبض سے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ سب سے پہلے ہمارے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ خون کیا ہے۔ خون بنیادی طور پر تین چیزوں کا مجموعہ ہے۔ جن کے متعلق ہم پچھلے صفحات میں لکھ چکے ہیں۔

نمبر ۱ : حرارت' نمبر ۲ : رطوبات' نمبر ۳ : اجزائے ہوائیہ یعنی ریاح ... طبیب کو

اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ اس وقت خون میں حرارت زیادہ ہے دوسرا اس کو اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ خون میں رطوبت کم ہے یا زیادہ ہے تیسرا معالج کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ خون میں اجزائے ہوائیہ کم ہیں یا زیادہ۔

اگر خون میں رطوبت ' ریاح اور حرارت اعتدال پر ہے تو خون کا مزاج معتدل ہے اور یہ جسم کی صحت کی دلیل ہے۔ نبض دیکھنے سے پہلے ان تین چیزوں کا احساس کر لینا ضروری ہے جو طبیب ان تین چیزوں سے نبض کو اخذ کرے گا وہی اچھا نباض کہلائے گا اور علاج آسان اور صحیح ہو گا۔ ان تین باتوں کا یعنی رطوبت ' حرارت اور اجزائے ہوائیہ کو معلوم کرنے کیلئے ایک میزان کا ہونا ضروری ہے اور میزان کیلئے طبیب کو نبض کی اجناس کا علم ہونا ضروری ہے۔ قدیم اطباء نے ایسے اصول و قوائد وضع کر دیئے ہیں کہ جن کے میزان پر ہم امراض و علامات کو پرکھ سکتے ہیں اور یہی فلسفہء نبض ہے۔

اجناس نبض

نبض کی دس اجناس ہیں۔ نمبر ۱ مقدار ' نمبر ۲ قرع نبض ' نمبر ۳ زمانہ حرکت ' نمبر ۴ آلہ قوام ' نمبر ۵ زمانہ سکون ' نمبر ۶ مقدار رطوبت ' نمبر ۷ شریان کی کیفیت ' نمبر ۸ وزن و حرکت ' نمبر ۹ استوا و اختلاف نبض ' نمبر ۱۰ نظم نبض۔

(۱) جنس مقدار

مقدار کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ۱ طویل ' نمبر ۲ عریض ' نمبر ۳ مشرف۔ پھر ان میں سے ہر ایک کی تین صورتیں ہیں۔ گویا کل نو صورتیں ہوئیں۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ **طویل** : (الف) یہ وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص یعنی تندرست کی نبض کی نسبت لمبائی میں زیادہ ہو۔ ایسی نبض حرارت کو ظاہر کرتی ہے۔ گویا نبض کی طوالت سے حرارت کا اندازہ ہوتا ہے۔

(ب) قصیر نبض : یہ وہ نبض ہے جو طویل کے مقابلہ میں اس کی طوالت کی کمی کا اظہار کرتی ہے گویا یہ نبض لمبائی میں چھوٹی ہوتی ہے اور حرارت کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔

(ج) معتدل : یہ نبض طویل اور قصیر دونوں کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ یہ وہ طویل نبض ہے جو یہ ظاہر کرتی ہے کہ نبض طوالت اور قصیر میں اعتدال پر ہے۔ یہ نبض حرارت کے اعتدال کو ظاہر کرتی ہے۔

یاداشت : طویل سمجھنے کیلئے آسان صورت یہ ہے کہ جب نبض لمبائی میں کم ہوتی ہے وہ حرارت کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ جیسے جیسے نبض لمبائی میں بڑھتی ہے ویسے اس میں حرارت بڑھ جاتی ہے۔ طالب علم ایک کی بجائے تین کے چکر میں پڑیں بلکہ اس ایک طویل نبض کو اس کی تین صورتوں میں سمجھیں تاکہ ذہن نشین کرنے میں آسانی ہو۔

طویل نبض کو جانچنے کا معیار : چونکہ نبض انگلیوں سے دیکھی جاتی ہے اس لئے طوالت قصیر اور معتدل کو ماپنے کیلئے انگلیاں ہی معیار قرار پائیں گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نبض دیکھنے کیلئے جو چار انگلیاں استعمال کی جاتی ہیں انکا مقصد یہ ہے کہ نبض کے معیار کو جانچا جائے اور ایک میزان مقرر کیا جائے۔ اسی طرح اگر نبض کی لمبائی چار انگلی تک یا اس سے زیادہ محسوس ہو تو ایسی نبض طویل کہلائے گی۔ اگر نبض کی طوالت دو یا تین انگلیوں کے درمیان رہے تو یہ معتدل ہو گی۔ اگر دو سے کم ہو تو یہ نبض قصیر ہو گی۔

۲۔ **عریض** : (الف) وہ نبض جس کی چوڑائی معتدل شخص کی نبض سے بہت زیادہ محسوس ہو۔ نبض رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

(ب) ضیق (تنگ) نبض : یہ نبض عرض کی کمی کا اظہار کرتی ہے گویا یہ نبض

عرض میں باریک ہوتی ہے۔ یہ رطوبت کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔

(ج) متعدل : وہ نبض ہے جو عریض اور ضیق کے درمیان ہے۔ ایسی نبض رطوبت زیبوست کے لحاظ سے بدن کی اعتدالی حالت پر دلالت کرتی ہے۔

جانچنے کا معیار : نبض پر چار انگلیاں اس طرح رکھیں کہ وہ اپنے سروں پر کھڑی ہو جائیں۔ پھر ان کے پوروں کے سرے نبض کا احساس کریں۔ اگر نبض کی چوڑائی نصف پور کی چوڑائی سے زیادہ ہو تو نبض عریض ہے اور اگر نصف پور تک ہے تو معتدل ہے۔ اگر نصف سے کم یا چوتھائی پور کے برابر جیسے دھاگے کی طرح محسوس ہو یہ ضیق نبض ہے۔

۳۔ **مشرف** : (الف) وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی نسبت بلندی میں زیادہ محسوس ہوں۔ ایسی نبض اجزائے ہوائیہ یعنی ریاح کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

(ب) منخفض : وہ نبض ہے جو مشرف کی کمی کا اظہار کرتی ہے۔ یہ نبض اجزائے ہوائیہ یا ریاح کی کمی پر دلالت کرتی ہے۔

(ج) معتدل : یہ وہ نبض ہے جو مشرف اور منخفض کے درمیان ہو اور یہ اعتدال پر دلالت کرتی ہے۔ مندرجہ بالا نبضوں میں طویل نبض حرارت کو ظاہر کرتی ہے۔ عریض نبض رطوبت پر دلالت کرتی ہے۔ اور مشرف نبض اجزائے ہوائیہ یا ریاح کو ثابت کرتی ہے۔ نبض کی بنیاد پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ بالکل سائنٹیفک ہے۔ سائنس یہ کہتی ہے کہ حرارت سے اشیاء پھیلتی ہیں لہٰذا جب نبض پھیل کر لمبی ہو جاتی ہے تو وہ حرارت کو ظاہر کرتی ہے۔ سائنس کہتی ہے کہ ہر مادی شئے جگہ گھیرتی ہے لہٰذا جب آلہ نبض میں خون یا رطوبت کی زیادتی ہو گی تو نبض پھول جائے گی یعنی عریض میں بڑھ جائے گی۔ اسی طرح سائنس کہتی ہے کہ ہوا ہمیشہ

اوپر اٹھتی ہے لہٰذا نبض کی بلندی کا تعلق ہوا سے ہے کیونکہ خون میں ۶٪ اجزائے ہوائیہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ نبض مشرف ہوگی۔ وہ اشخاص جو نبض کو غیر سائنسی کہتے ہیں ان کی جہالت کا کوئی علاج نہیں کر سکتا۔

جانچنے کا معیار : چاروں انگلیاں نبض کے مقام پر ایسی آہستگی سے رکھیں کہ نبض پر دباؤ نہ پڑے۔ اگر انگلیاں رکھنے کے ساتھ ہی نبض کا احساس ہو تو یہ مشرف ہوگی۔ اگر نبض کا احساس نہ تو پھر کلائی پر یہاں تک دباؤ ڈالیں کہ نبض کا احساس ہونے لگے۔ اگر یہ احساس کلائی کی ہڈی کے پاس آخر میں جاکر ہو تو یہ نبض منخفض ہوگی اگر مشرف اور منخفض کے درمیان ہو تو یہ معتدل کہلائے گی۔

(۲) قرع یعنی ٹھوکر

یہ نبض ٹھوکر کے لحاظ سے انگلیوں کو محسوس کرتی ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ نمبر ۱ قوی، نمبر ۲ ضعیف، نمبر ۳ معتدل۔

۱۔ قوی : یہ وہ نبض ہے جو انگلیوں کے پوروں کے گوشت کو اس زور سے ٹھوکر لگائے کہ اس کا اثر پوروں کی گہرائی تک ہو۔ ایسی نبض قوت حیوانیہ کے قوی ہونے کی دلیل ہے۔ قوت حیوانیہ وہ قوت ہے جس پر زندگی کا دارومدار ہے۔ اس کا مرکز قلب ہے۔ یہ دل کی قوت اور اس کی انبساطی اور انقباضی حرکات کے سبب سے شرائن کے ذریعے سارے بدن کے اعضاء میں پہنچتی ہے اور ان کو زندگی دیتی ہے۔ یہ وہ قوت ہے جو قلب اور شریانوں میں انقباض اور انبساط پیدا کرتی ہے۔ اس قوت کے ذریعے بدن کو آکسیجن ملتی ہے اور بخارات دخانیہ کا اخراج ہوتا ہے۔

۲۔ ضعیف : وہ نبض ہے جو قوی کے برعکس ہوتی ہے جو قوت حیوانیہ کے ضعیف ہونے پر دلیل ہے۔

۳۔ معتدل : وہ نبض ہے جو قوی اور ضعیف کے درمیان ہوتی ہے۔ یہ قوت حیوانیہ کے معتدل ہونے کی علامت ہے۔

پرکھنے کا میزان : چاروں انگلیاں نبض پر رکھیں اور اس کو آہستہ آہستہ دبائیں۔ اس سے معلوم کریں کہ انگلیاں نبض کو آسانی سے چھو رہی ہیں یا نبض ان کو سختی سے دھکیل رہی ہے۔

(۳) زمانۂ حرکت

یہ نبض حرکت کے زمانہ کے لحاظ سے ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ نمبر ا سریع، نمبر ۲ بطی، نمبر ۳ معتدل۔

ا۔ سریع : وہ نبض ہے جس کی حرکت تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتی ہے اور اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ دل کو آکسیجن کی بہت ضرورت ہے۔

۲۔ بطی : وہ نبض ہے جو سریع کے مخالف ہے اور اس بات کی علامت ہے کہ قلب کو بہت زیادہ آکسیجن کی ضرورت نہیں ہے۔

۳۔ معتدل : یہ سریع اور بطی کے درمیان پائی جاتی ہے اور یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قلب کو آکسیجن کی ضرورت بااعتدال ہے۔

جانچنے کا معیار : چاروں انگلیاں رکھنے کے بعد محسوس کریں کہ نبض کی حرکت کتنے وقفے کے بعد ہوتی ہے یعنی اس کے سکڑنے اور پھیلنے کے درمیان کتنا وقفہ ہے۔ کہ وہ تیزی کے ساتھ اپنی اس حرکت کو پورا کر رہی ہے یا سستی کے ساتھ۔

(۴) آلہ قوام

شریان کی سختی اور نرمی یہ نبض شریان کی حالت جسم کا اظہار کرتی ہے۔ اس اعتبار

سے اس کی تین اقسام ہیں۔ نمبر ا صلب، نمبر ۲ لین، نمبر ۳ معتدل۔

ا۔ صلب : وہ نبض ہے جس کو انگلیوں سے دبانے پر سختی کا احساس ہو۔ یہ بدن کی خشکی پر دلالت کرتی ہے۔

۲۔ لین : وہ نبض ہے جو صلب کے برعکس ہو اور یہ رطوبت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۔ معتدل : وہ نبض ہے جو سختی اور نرمی میں حد اعتدال پر ہو۔

جانچنے کا میزان : جب انگلیاں نبض پر رکھی جائیں اور اس کو دبانے سے ایسا محسوس ہو جیسے کسی ٹھوس شئے پر انگلیوں کو رکھ دیا گیا ہے اور اس طرح لین کا تصور کہ جب انگلیاں نبض پر رکھی جائیں تو ایسا محسوس ہو کہ کسی نرم شئے پر انگلیاں رکھ دی گئی ہیں۔ اس کا تصور لوہے اور روئی کو دبانے سے کر سکتے ہیں۔

(۵) زمانہ سکون

یہ نبض زمانہ سکون سے ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ نمبر ا : متواتر، نمبر ۲ : متفاوت، نمبر ۳ : معتدل۔

ا۔ متواتر : وہ نبض ہے جس میں وہ زمانہ تھوڑا ہو جو دو ٹھوکروں کے درمیان ہے۔ یہ نبض قوت حیوانہ کے ضعف کی دلیل ہے۔

۲۔ متفاوت : یہ نبض متواتر کے مخالف ہوتی ہے اور قوت حیوانیہ کی شدت اور قوت پر دلالت کرتی ہے۔

۳۔ معتدل : وہ نبض ہے جو متواتر اور متضادت کے درمیان ہو۔ یہ نبض قوت حیوانیہ کے اعتدال کو ظاہر کرے۔

جانچنے کا طریقہ : انگلیاں نبض پر رکھیں۔ غور کریں کہ کتنی دیر کے بعد ٹھوکر

انگلی کو لگتی ہے۔ پھر دوسری ٹھوکر اب ان دونوں کے درمیانی وقفے کو ذہن نشین کر لیں۔ بس وہی زمانہ سکون ہے۔ جس شریان کی حرکت میں زمانہ سکون کم محسوس ہو بلکہ بعض اوقات زمانہ سکون محسوس ہی نہ ہو جیسے نبض انگلیوں کے ساتھ ٹھہری ہوئی ہو اس کو متواتر کہیں گے اور متفاوت نبض میں زمانہ سکون کا اظہار زیادہ ہو گا اور جو ان دونوں کے درمیان ہو یعنی جس کا زمانہ سکون اعتدال پر ہو وہ معتدل نبض ہو گی۔ یہاں ایک بات کی وضاحت کرتے چلیں کہ متواتر اور سریع نبض دونوں کی حرکات زیادہ ہوتی ہیں۔ دونوں کا فرق محسوس کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ متواتر نبض اس آدمی کی طرح ہوتی ہے۔ جو دوڑ رہا ہو اور سریع نبض اس آدمی کی طرح ہوتی ہے جو تیز چل رہا ہے۔

(۶) مقدار رطوبت

نبض کی یہ جنس رطوبت کے اعتبار سے جو شریان کے جوف میں بھری ہوتی ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ نمبر ا : ممتلی، نمبر ۲ : خالی، نمبر ۳ : معتدل۔

ا۔ **ممتلی** : یہ پر نبض ہوتی ہے جو خون اور روح کی کثرت کی دلالت کرتی ہے۔

۲۔ **خالی** : ممتلی کے مخالف ہوتی ہے۔

۳۔ **معتدل** : ممتلی اور خالی کے درمیانی حالت کا نام ہے۔

جانچنے کا معیار : نبض پر انگلیاں رکھیں۔ نبض کے جسم کا مطالعہ کریں۔ اگر نبض ایسے محسوس ہو جیسے کہ پانی سے ٹیوب جو بھری ہوئی ہو۔ وہ ممتلی ہو گی۔ اس کے برعکس محسوس ہونے والی نبض خالی ہو گی۔

(۷) شریان کی کیفیت

شریان کی کیفیت والی جنس شریان کی گرمی اور سردی پر دلالت کرتی ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔ نمبر ا : حار، نمبر ۲ : بارد، نمبر ۳ : معتدل۔

ا۔ حار : حار یعنی گرم وہ نبض ہے جو روح اور خون کی گرمی پر دلالت کرتی ہے۔

۲۔ بارد : وہ نبض جو روح خون کی سردی پر دلالت کرتی ہے۔

۳۔ معتدل : جو گرمی اور سردی کے لحاظ سے اعتدال پر ہو۔

جانچنے کا معیار : اگر نبض انگلیوں کو گرم محسوس ہو تو حار ہو گی۔ اگر سرد محسوس ہو تو بارد ہو گی۔ اگر ان دونوں کے درمیان کی حالت ہے تو اعتدال پر ہو گی۔

(۸) وزن و حرکت

یہ جنس حرکت اور وزن کے حساب سے جو ظاہر کرتی ہے کہ نبض کا زمانہ حرکت اور زمانہ سکون مساوی ہے۔ اگر یہ زمانہ صحیح صورت میں مساوی ہے تو نبض کے سکڑاؤ اور پھیلاؤ کے لحاظ سے معتدل حالت ہو گی۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔

نمبر ۱ : جید الوزن، نمبر ۲ : خارج الوزن، نمبر ۳ : ردی الوزن۔

ا۔ جید الوزن : وہ نبض جو سکڑنے اور پھیلنے میں معتدل ہو۔

۲۔ خارج الوزن : وہ نبض جو سکڑنے اور پھیلنے میں مساوی نہ ہو۔ یہ نبض صحت کی خرابی کی دلیل ہے۔

۳۔ ردی الوزن : یہ نبض عمر کے لحاظ سے اپنے وزن کو صحیح ظاہر نہ کرے جیسے بچے کی نبض جوان کی نبض جیسی ہو اور جوان کی نبض بچے جیسی ہو یا بوڑھے جیسی ہو۔

جانچنے کا طریقہ : حسب دستور نبض پر انگلیاں رکھیں۔ اس کے سکڑنے اور پھیلنے کا مطالعہ کریں۔ نبض جب پھیلے تو اس کو حرکت انبساط سمجھیں۔ جب اپنے اندر سکڑے تو اس کو حرکت انقباض سمجھیں۔ ان دونوں کے زمانہ کا فرق یہی اس کا وزن ہے۔ یہ جاننا چاہئے کہ ہر عمر کی نبض دوسری عمر کی نبض سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے ہر عمر

کے انقباض اور انبساط کے زمانہ کو ضرور مد نظر رکھیں۔ بچپن میں انبساط زیادہ ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں انقباض زیادہ ہوتا ہے۔ جوانی میں برابر ہوتا۔

انبساط نبض رطوبت کی دلیل ہے۔ انقباض نبض خشکی کی دلیل ہے۔ دونوں میں اعتدال گرمی کی دلیل ہے۔ اس کو سمجھنے کا ایک اور آسان طریقہ ذہن نشین کرلیں کہ ربڑ کا ایک ٹکڑا لے کر دوسرے آدمی کو پکڑا دیں۔ اس کے دونوں سروں کو کھینچ کر لمبا کر دیں۔ پھر اسکو ڈھیلا کریں وہ واپس اپنی جگہ پر آجائے۔ جب وہ بار بار ایسا کریں تو اپنی انگلیاں ربڑ کے ٹکڑے پر رکھیں اور اس کی ارتعاش کو محسوس کریں۔ اس کے کھینچنے پر جو محسوس ہوگا وہ انبساطی حالت ہے اور جو سکڑنے پر محسوس ہوگا وہ انقباضی حالت ہے۔

(۹) استواء اور اختلاف نبض

یہ نبض اجزائے نبض کے استواء اور اختلاف سے ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔
نمبر ۱: مستوی، نمبر ۲: مختلف۔

۱۔ مستوی : وہ نبض ہے جس کے تمام اجزاء تمام باتوں میں باقی نبض سے مشابہ ہو۔ یہ نبض بدن کی اچھی حالت ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

۲۔ مختلف : وہ نبض ہے جو مستوی کے مخالف ہو۔

جانچنے کا طریقہ : انگلیاں نبض پر رکھیں۔ وہ تمام اجناس جن کا ذکر ہم کر چکے ہیں ان سب کو ذہن میں لائیں اور کوشش کریں کہ ان میں ربط قائم ہے۔ اگر ان میں ربط قائم ہے تو مستوی ورنہ مختلف ہے۔

(۱۰) نظمِ نبض

یہ نبض مندرجہ بالا مختلف کے اعتبار سے منتظم حالت کا اظہار کرتی ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ نمبر ۱: مختلف منتظم، نمبر ۲: غیر مختلف منتظم۔

نمبر ۱ : مختلف منتظم : وہ نبض ہے جس میں نبض کی اختلافی حرکت ایک ہی نظام پر قائم ہو۔ یہ نبض ظاہر کرتی ہے کہ جس نبض میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے قائم ہے۔ یعنی وہ ایک نظام پر چل رہی ہے۔

نمبر ۲ : غیر مختلف منتظم : یہ وہ نبض ہے جو بغیر کسی خاص نظام کے بدلتی رہتی ہے۔ مثلاً ایک نبض جس کی دوسری ٹھوکر سخت ہوتی ہے، کبھی تیسری، کبھی چوتھی، کبھی دسویں، کبھی ایک کے بعد ٹھوکر سخت ہو جاتی ہے۔

یادداشت : حکماء نے دسویں جنس کو نبض کی اقسام میں شریک نہیں کیا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ دسویں جنس دراصل نویں جنس کی طرح ہے۔ نویں جنس بھی تمام باقی نبضوں کا استواء و اختلاف ظاہر کرتی ہے۔ جس کا مقصد نبض اور مرض کی صحت کا اختیار ہے۔ اس لئے دسویں جنس بھی نویں جنس کی مختلف اقسام کو ظاہر کرتی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مریض میں صحت کی استعداد کتنی ہے۔ یا وہ موت کی طرف تو نہیں جا رہا۔ یہاں پر طب یونانی کے مطابق دس اجناس کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔

یہ طب یونانی کا کمال ہے کہ شریان کی حرکت جو عام آدمی محسوس کرتا ہے مگر کسی نقطہ تک نہیں پہنچتا مگر طب یونانی نے ایک ایسا میزان مقرر کیا جو ان کی کمال علمی کی دلیل ہے۔ کوئی بھی شخص اس وقت تک نباض نہیں بن سکتا جب تک وہ نبض کو طب یونانی کے میزان پر تول نہیں لیتا۔ لہٰذا احباب سے گزارش ہے جو نبض سے لگاؤ رکھتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے وہ نبض کی مکمل شناخت کریں اور طب یونانی کے اس میزان پر نبض کو پرکھ لیں۔ اس میزان کے بغیر نبض میں کمال حاصل کرنا مشکل ہے۔ جیسے ایک شئے کو دیکھنے سے اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اصل مقدار یا وزن کتنا ہے مگر یقینی بات تو اس وقت ہوگی جب ہم اس کو ترازو پر تول لیں گے یا پیمانے سے پیمائش کر لیں گے۔ ایک آدمی گرمی کے موسم میں یہ تو کہہ سکتا ہے کہ آج بہت زیادہ گرمی پڑی مگر یہ حرارت کا

آلہ ہی بتائے گا کہ ٹھیک گرمی کتنی تھی اور اس سے پہلے کے ایام کی گرمی اور آج کی گرمی میں کیا فرق ہے۔

نظریہ ء مفرد اعضاء اور نبض

ہم یہاں پر یہ بتائیں گے کہ نظریہ مفرد اعضاء جو مفرد اعضاء کی تسکین تحلیل اور تحریک پر بحث کرتا ہے لہٰذا ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کون سا مفرد عضو تحریک کی حالت میں ہے' کونسا مفرد عضو تسکین کی حالت میں اور کونسا مفرد عضو تحلیل کی حالت میں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ نبض حرکت کو ظاہر کرتی ہے اور حرکت کا تعلق دل یعنی عضلات سے ہے۔ اگر نبض سریع ہو گی یعنی حرکت میں تیز ہو گی تو اس بات کی دلیل ہو گی کہ قلب یعنی عضلات میں تحریک ہے۔ غدد یعنی جگر میں تسکین ہو گی اور اعصاب میں تحلیل ہو گی۔ اس طرح آپ بطی نبض یعنی سست نبض سے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہو گی کہ عضلات کی حرکت کمزور ہے۔ ہم یہاں کہہ سکتے ہیں کہ عضلات میں تسکین ہے۔ اعصاب میں تحریک ہے اور غدد میں تحلیل ہے۔ اگر نبض سریع اور بطی میں معتدل ہو۔ یعنی نہ زیادہ سست ہو اور نہ زیادہ تیز ہو تو ایسی نبض میں عضلات کی حرکت اعتدال پر ہو گی۔ تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ قلب کی حالت یہاں پر تحلیل کی ہو گی اور تحریک غدد یعنی جگر میں ہو گی اور تسکین اعصاب یعنی دماغ میں ہو گی۔ سریع نبض عضلات کی تحریک کے ساتھ اس بات کو بھی ظاہر کرے گی کہ خون میں بخارات دخانیہ یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ زیادہ ہو گئی ہے اور جسم کو آکسیجن کی ضرورت ہے۔ بطی نبض اعصابی تحریک کو ظاہر کرنے کے ساتھ بدن میں کاربن ڈائی آکسائیڈ یعنی بخارات دخانیہ کی کمی کو ظاہر کرے گی اور بدن کو آکسیجن کی ضرورت کم ہے۔ معتدل حرکت میں نبض غدی ہو گی اور یہ اس بات کو ظاہر کرے گی کہ بدن کو آکسیجن کی ضرورت بااعتدال ہے۔

ہم یہ نقطہ بھی واضع کر دیں کہ وہ سریع نبض عضلاتی ہو گی جو قوی بھی ہو اور جو قوی نہ ہو وہ نبض سریع نہیں ہو گی بلکہ متواتر ہو گی اور اس غلطی کا ازالہ کر دینا ضروری ہے۔ قوی نبض قوت حیوانیہ کے قوی ہونے کی دلیل ہے اور قوت حیوانیہ کا تعلق عضلات سے ہے۔ جس کی تشریح ہم قوی نبض کے تحت کر چکے ہیں لہٰذا ہم نبض کو آسان طریقے سے سمجھانے کی کوشش کریں گے۔

نمبر ۱ : عضلاتی تحریک میں نبض جب سریع اور قوی ہو گی اور جتنی زیادہ نبض سریع اور قوی ہوتی جائے گی اتنا ہی وہ اعضاء اور خون کے غیر طبعی افعال کو ظاہر کرے گی۔

نمبر ۲ : اعصابی تحریک کی نبض بطی اور غیر قوی ہو گی۔ یہاں پر نبض میں رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے سردی کا غلبہ ہو گا اور حرکات نبض کمزور ہوں گی۔

نمبر ۳ : جو نبض حرکت میں معتدل ہو اور قوت میں بھی معتدل ہو وہ غدی نبض ہو گی کیونکہ اس نبض میں آکسیجن اعتدال پر ہوتی ہے لہٰذا یہ نبض گرمی پر دلالت کرتی ہے۔

ہم نے بہت ہی آسان طریقے سے اعصابی اعضلاتی 'غدی نبضوں کی پہچان تحریر کر دی ہے۔

فزیالوجی میں لکھا ہے کہ خون رطوبت 'حرارت اور اجزائے ہوائیہ کا مجموعہ ہے۔

خون کی رطوبت میں ۹۷٪ حصے پانی ہے۔ اکیس حصے اجزائے جامدہ ہیں اور باقی اکیس میں سے ۹ حصوں میں سے چھ حصے رطوبت زلالیہ یعنی (Albumen) اور رطوبت لیطیہ (Eisbrin) اور تین حصے روغنی اجزاء اور نمکیات ہوتے ہیں خون میں اجزائے ہوائیہ کی مقدار اس کے حجم کے نصف سے کسی قدر زیادہ ہوتی ہے یعنی ایک سو مکعب انچ میں ساٹھ انچ اجزائے ہوائیہ یعنی کاربن ڈائی آکسائیڈ 'آکسیجن اور نائٹروجن ہوتے ہیں۔ خون کی حرارت کا جسم سے گہرا تعلق ہے۔ خون کی حرارت کی وجہ سے زندگی کا نظام چلتا رہتا ہے۔ اگر حرارت کم ہو جائے تو بدن سرد ہو جاتا ہے اور انسان کی

موت واقع ہو جاتی ہے لہٰذا نبض سے خون کی حرارت خون کی رطوبت اور اس کے اجزائے ہوائیہ کو سمجھنا ضروری ہے۔ ان تین باتوں کو ذہن نشین کر لیں تو سمجھ لو کہ خون کی کیمیاوی تغیرات کو سمجھ لیا۔ لہٰذا نبض کی پہلی جنس یعنی کہ مقدار جس کی تین قسمیں ہیں۔ نمبر ا : طویل، نمبر ۲ : عریض، نمبر ۳ : مشرف نبض کی طوالت خون کی حرارت کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر خون میں حرارت زیادہ ہو گی تو نبض طویل ہو گی۔ اگر خون میں حرارت کم ہو گی تو نبض قصیر ہو گی۔ اگر خون میں حرارت اعتدال پر ہو گی تو نبض بھی طوالت کے حساب سے اعتدال پر ہو گی۔ آسان ترین بات یہی ہے کہ نبض کی طوالت کو دیکھتے ہی خون کی حرارت کی نوعیت واضع ہو کر سامنے آجائے اور یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ اسی طرح خون کی رطوبت کو معلوم کرنے کے لئے نبض کا عرض دیکھنا ضروری ہے۔ اگر نبض عریض ہے تو اس میں رطوبت زیادہ ہو گی۔ اگر نبض ضیق ہے تو اس میں رطوبت کم ہو گی۔ اگر اس لحاظ سے معتدل ہے تو خون میں رطوبت اعتدال پر ہو گی۔ اسی طرح خون میں اجزائے ہوائیہ کو معلوم کرنے کیلئے مشرف نبض قابل دلیل ہو گی۔ جو نبض مشرف ہو گی اس میں اجزائے ہوائیہ کی زیادتی پائی جائے گی۔ اگر نبض منخفص ہو گی تو اجزائے ہوائیہ یا ریاح کی کمی ظاہر کرے گی۔ اگر اس لحاظ سے نبض اعتدال پر ہے تو اجزائے ہوائیہ بھی اعتدال پر ہوں گے۔

ہم نے تین نبضوں کی پہچان یعنی اعصابی نبض + غدی نبض + عضلاتی نبض پہلے بتا چکے ہیں۔ اگر ہم نبض کی طوالت کو سمجھ لیں تو مفرد اعضاء سے مل کر جو چھ تحریکیں بنتی ہیں ان کو سمجھنا بالکل آسان ہو جائے گا۔ اس کی تشریح مندرجہ ذیل ہے۔

۱۔ عضلاتی اعصابی نبض : یہ نبض طوالت کے حساب سے معتدل ہو گی۔ اس کا مزاج سرد خشک ہو گا۔

۲۔ عضلاتی غدی نبض : یہ طوالت کے حساب سے طویل ہو گی۔ اس کا مزاج

خشک گرم ہو گا۔

۳۔ غدی عضلاتی نبض : یہ نبض طوالت کے حساب سے طویل ہو گی۔ اس کا مزاج گرم خشک ہو گا۔

۴۔ غدی اعصابی نبض : یہ نبض طوالت کے حساب سے معتدل ہو گی۔ اس کا مزاج گرم تر ہو گا۔

۵۔ اعصابی غدی نبض : یہ نبض قصیر ہو گی۔ اس کا تر گرم ہو گا۔

۶۔ اعصابی عضلاتی نبض : یہ نبض طوالت کے حساب سے قصیر ہو گی اسکا مزاج سرد تر ہے۔

عریض نبضوں کی تشریح

ہم اس سے قبل طویل نبضوں کی تشریح تحریر کر چکے ہیں۔ عریض نبضوں کی تشریح حاضر خدمت ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں۔

نمبر ۱﴾ عریض۔ نمبر ۲﴾ ضیق۔ نمبر ۳﴾ معتدل۔

۱۔ عریض : یہ نبض رطوبت کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے۔ یعنی خون اور اس کی رطوبات۔ جب عریض نبض کو ہم دیکھتے ہیں تو ہم ذہن میں یہ بات محسوس کر لیتے ہیں کہ خون میں رطوبات کی زیادتی ہے۔ جب نبض ضیق ہوتی ہے یعنی باریک یا تنگ نبض ہو تو یہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خون میں رطوبات کی کمی واقع ہو چکی ہے اور اگر نبض معتدل ہو تو خون میں رطوبات اعتدال پر ہوں گی لہٰذا اب ہم مندرجہ بالا طریقے سے چھ نبضیں بنائیں گے۔

۱۔ عضلاتی اعصابی : یہ نبض عرض کے حساب سے معتدل ہو گی۔

۲۔ عضلاتی غدی : یہ نبض عرض کے حساب سے ضیق ہو گی۔

۳۔ غدی عضلاتی : یہ نبض عرض کے حساب سے ضیق ہو گی۔

۴۔ غدی اعصابی : یہ نبض عرض کے حساب سے معتدل ہو گی۔

۵۔ اعصابی غدی : یہ نبض عرض کے حساب سے عریض ہو گی۔

۶۔ اعصابی عضلاتی : یہ نبض عرض کے حساب سے عریض ہو گی۔

مشرف نبض کی تشریح

مشرف نبض اجزائے ہوائیہ یا ریاح کو ظاہر کرتی ہے۔ اگر نبض مشرف ہے تو اس بات کی دلیل ہے کہ خون میں ریاح زیادہ ہو گئی ہے اور جسم کے اعضاء کو اجزائے ہوائیہ کی زیادتی کا سامنا ہے۔ جب اجزائے ہوائیہ خون میں زیادہ ہو جاتے ہیں تو خون کی رطوبات کم ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور اسی طرح جب ریاح (اجزائے ہوائیہ) کم ہو تو نبض منخفص ہو گی اور خون میں رطوبات کی زیادتی ہونا شروع ہو جائے گی۔ اگر مشرف کے لحاظ سے نبض معتدل ہے تو خون میں رطوبات بھی معتدل ہوں گی۔ اب یہاں پر ہم چھ تحریکوں کی نبضوں کو طویل' عریض' اور مشرف کے حساب سے سمجھیں گے۔

۱۔ **عضلاتی اعصابی نبض** : یہ طوالت میں معتدل ہو گی۔ عرض میں بھی معتدل ہو گی اور مشرف ہو گی۔

۲۔ **عضلاتی غدی نبض** : یہ نبض طوالت کے حساب سے طویل ہو گی۔ عرض کے حساب سے ضیق ہو گی اور مشرف ہو گی۔

۳۔ **غدی عضلاتی نبض** : یہ طوالت کے حساب سے طویل ہو گی اور عرض کے حساب سے ضیق ہو گی اور مشرف کے حساب سے معتدل ہو گی۔

۴۔ **غدی اعصابی نبض** : یہ نبض طوالت کے حساب سے معتدل ہو گی۔ عرض کے حساب سے معتدل ہو گی اور مشرف کے حساب سے بھی معتدل ہو گی۔

۵۔ **اعصابی غدی نبض** : یہ نبض طوالت کے حساب سے **قصیر** ہو گی۔ عرض کے حساب سے عریض ہو گی اور شرف کے حساب سے منخفض ہو گی۔

۶۔ **اعصابی عضلاتی نبض** : یہ نبض طوالت کے حساب سے **قصیر** ہو گی۔ رطوبت کے حساب سے عریض ہو گی مشرف کے حساب سے قدرے مشرف ہو گی۔

قارئین سے التماس ہے کہ وہ نبض کے علم کیلئے پوری طرح نبض میں مہارت حاصل کریں۔ نبض کو سیکھنا مشکل امر ضرور ہے مگر ناممکن نہیں ہے۔ مندرجہ بالا تحریر اس لئے بیان کی گئی ہے کہ عام قاری کا ذہن نبض کیلئے کھل جائے مگر نبض کو سمجھنے کیلئے نبض کی باقی اجناس کا سمجھنا بھی ضروری ہے۔ ہم یہاں پر اس کی تشریح کریں گے تو یہ بہت طوالت کا باعث ہو گی۔ جو عام قاری میں اکساہٹ پیدا کر دے گی لہٰذا ہم چھ تحریکوں کے تحت نبضوں میں جو اجناس آتی ہیں ان کو تحریر کر رہے ہیں تاکہ ہر شخص اس پر عبور حاصل کر سکے۔

۱۔ **عضلاتی اعصابی نبض** : اس نبض میں اجناس نبض کی یہ اقسام پائی جائیں گی۔ عریض، قصیر، منخفض، ہلکی سی صلابت، ضعیف، بطی، کبھی کبھی متواتر اور کبھی متفاوت۔

۲۔ **عضلاتی اعصابی** : یہ طوالت کے حساب سے معتدل ہو گی۔ قدرے صلابت پائی جائے گی۔ کچھ سریع ہو گی۔ عرض کے حساب سے معتدل ہو گی۔ قوی ہو گی۔ یہ نہ متفاوت ہو گی نہ متواتر۔

۳۔ **عضلاتی غدی نبض** : یہ طویل ہو گی۔ قوی ہو گی۔ صلب ہو گی۔ مشرف ہو گی۔

۴۔ **غدی عضلاتی** : یہ نبض مشرف ہو گی۔ متواتر ہو گی۔ ضیق ہو گی۔ قوی ہو

گی۔ صلابت میں معتدل ہو گی۔

۵۔ **غدی اعصابی** : یہ طوالت میں معتدل ہو گی۔ لین ہو گی۔ قوت میں معتدل ہو گی۔ مشرف میں معتدل ہو گی۔

۶۔ **اعصابی غدی** : قصیر ہو گی۔ انتہائی لین ہو گی۔ ضعیف ہو گی۔ متفاوت ہو گی۔ منخفض ہو گی۔

یہاں پر ہم نبض کا بیان ختم کرتے ہیں اور مبتدی حضرات سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ جلد بازی میں کام نہ لیں۔ آہستہ آہستہ اور لگاتار محنت سے وہ نبض میں کمال حاصل کر لیں گے۔

آیورویدک کی نبض اور نظریہ مفرد اعضا

آیورویدک طریقہ علاج سے نظریہ مفرد اعضاء کو تطبیق دیں گے اور اس تطبیق کے نتیجہ میں ایک آسان نبض قارئین کے سامنے آجائے گی جو میری طرف سے آپ سب کے لئے تحفہ ہے۔ اس کو سمجھنا بہت ہی آسان ہے۔ بہت کم وقت میں اس نبض پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے اور ذہنی محنت بھی بہت کم کرنی پڑتی ہے مگر یہاں پر ایک بات بتا دوں کہ اس نبض کو سمجھنے کے بعد یہ نہ محسوس کریں کہ طب یونانی کی افادیت کم ہو گئی ہے۔ اس کا قانون نبض اپنی جگہ مسلمہ ہے۔

آیورویدک نبض : طب یونانی کی رو سے مصافحہ کے انداز میں دیکھی جاتی ہے جبکہ آیورویدک کی نبض مریض کے انگوٹھے والی سمت سے دیکھی جاتی ہے یعنی دائیں ہاتھ سے بائیں نبض اور بائیں ہاتھ سے دائیں نبض دیکھی جاتی ہے۔

نبض پر انگلیاں رکھ دینے کے بعد انگوٹھے کی ساتھ والی انگلی کے نیچے اگر نبض دوسری دونوں انگلیوں کی نسبت سے زیادہ چلتی ہو تو یہ بات معلوم ہو گی کہ مریض کے

جسم میں وات یعنی خلط سوداء کا غلبہ ہے۔ یہ نبض عضلاتی ہو گی۔ اگر یہ نبض طوالت کے حساب سے درمیانی ہے تو عضلاتی اعصابی ہو گی۔ اگر نبض طوالت کے حساب سے تھ گی تو نبض عضلاتی غدی ہو گی اور اگر درمیان والی انگلی کے نیچے نبض تیز چلتی ہو بہ نسبت پہلی اور تیسری انگلی کے تو یہ نبض مریض کے جسم میں پت یعنی خلط صفراء کی زیادتی ظاہر کرتی ہے اور نظریہ مفرد اعضاء کی رو سے اگر یہ نبض طوالت میں طویل ہو تو غدی عضلاتی ہو گی اور اگر معتدل ہو تو یہ غدی اعصابی ہو گی۔ اب تیسری انگلی کے بارے میں تحریر کرتے ہیں۔ اگر تیسری انگلی کے نیچے نبض تیز محسوس ہو بہ نسبت پہلی اور دوسری کے تو یہ کف کی زیادتی کو ظاہر کرے گی۔ نظریہ مفرد اعضاء کی رو سے یہ نبض اعصابی ہو گی اور نبض طوالت کے حساب سے چھوٹی ہو گی۔ اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی نبض کو سمجھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اعصابی غدی نبض آدھی انگلی تک لمبی ہو گی اور اعصابی عضلاتی نبض اس سے چھوٹی ہو گی۔ اکثر چوتھائی انگلی تک ظاہر ہوتی ہے۔

یہ نبض جو ہم اوپر تحریر کر چکے ہیں ہم نے اپنے تجربے پر اس کو بالکل درست پایا ہے۔ ہر شخص تھوڑی سی محنت کر کے نظریہ مفرد اعضاء کی چھ تحریکوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتا ہے اور انشاء اللہ ان کو علاج میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی اور اس بندہ ءناچیز کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

قارورہ

قارورے کی دلائل کے لحاظ سے سات اجناس ہیں۔ (۱) رنگ، (۲) قوام، (۳) بو، (۴) صفائی وکدورت، (۵) جھاگ، (۶) مقدار، (۷) رسوب۔

(۱) رنگ

اس کی پانچ اقسام ہیں۔ (الف) زرد رنگ، (ب) سرخ رنگ، (ج) سبز رنگ، (د)

سیاہ رنگ '(ہ) سفید رنگ۔

الف) زرد رنگ : زرد رنگ کی اقسام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ تبنّی : بھوسہ کے رنگ کے رنگ کا پیشاب۔

۲۔ اترج : ترنج کے رنگ والا پیشاب۔ یہ پیشاب کا طبعی رنگ ہے۔

۳۔ نارنجی : نارنگی کے رنگ کا پیشاب۔

۴۔ ناری : آگ کے رنگ کا پیشاب۔

۵۔ احمر ناصر : خالص سرخ رنگ اور زعفران کی پتلی کی طرح کا پیشاب۔

یہ تمام اقسام اپنے درجات کے مطابق گرمی کی زیادتی ظاہر کرتی ہیں۔ اس میں تھوڑا زردی مائل جیسے پانی میں بھوسہ ملایا گیا ہو یہ پیشاب سب سے کم حرارت والا ہوتا ہے۔

ب) سرخ رنگ کا قارورہ : اس کی چند اقسام ہیں۔

۱۔ اصہب : ہلکا سرخی مائل۔

۲۔ وردی : گلابی رنگ والا۔

۳۔ احمر کانی : نہایت ہی سرخی مائل

۴۔ احمر قتم : وہ سرخ قارورہ جو زیادہ سیاہی مائل ہو۔

یہ سب اقسام غلبۂ صفرا و خون حرارت کی زیادتی ظاہر کرتے ہیں۔

ج) سبز قارورہ : اس کی چار اقسام ہیں۔

۱۔ فستقی : پستہ کے رنگ والا پیشاب۔

۲۔ نیلنجی : نیلے رنگ کا پیشاب۔ یہ دونوں سردی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

۳۔ زنگاری : زنگار کے رنگ کے پیشاب۔

۴۔ کراثی : گندنا کے رنگ کا پیشاب جو سبز ہوتا ہے۔

یہ دونوں رنگ جلا دینے والی حرارت سے پیدا ہوتے ہیں۔

د) **سیاہ قارورہ** : اگر سیاہ قارورہ میں زردی پائی جائے اور پیشاب میں پہلے سے تیز بو محسوس ہو تو یہ احتراق کی دلیل ہو گی۔ اگر پیلا پن پایا جائے یا اس میں بو نہ آتی ہو تو یہ سیاہ مواد کے جم جانے پر دلالت کرتا ہے۔ تمام سیاہ قارورہ مادۂ سوداوی کے حرکت کرنے پر دلالت کرتا ہے چنانچہ یہاں ایک صورت یہ بھی ہو گی کہ رنگیں چیزوں کے استعمال سے قارورہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

ہ) **سفید قارورہ** : اس کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ سفید حقیقی : دودھ جیسا رنگ جو رنگ بلغم اور سردی کی زیادتی یا چربی اور اجزائے اصلیہ کے نکلنے پر دلالت پر کرتا ہے۔ چنانچہ جن کے آخر حصہ میں اعضا اصلیہ کے پگھلنے کی وجہ سے قارورہ کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔

۲۔ سفید مجازی : اس مجازی طور پر سفید کہتے ہیں۔ یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس صورت میں پیشاب میں مواد نضج یعنی پختگی حاصل کر کے خارج نہیں ہو رہا یا بدن میں مادوں کا نضج رک گیا ہے یہ سدوں پہ دلیل کرتا ہے۔ جو قارورے کے رنگوں کے اجزا کو خارج ہونے سے روکتا ہے۔

(۲) قارورہ کا قوام

قارورہ کا گاڑھا ہونا یا پختہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ نضج کا عمل صحیح نہیں ہو رہا۔ بچوں کے قارورے کا قوام پتلا ہونا دلیل اس بات کی ہے کہ نضج کا عمل صحیح نہیں ہو رہا چونکہ اُن کا قارورہ طبعی طور پر زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کے قارورے کا قوام رقیق ہونا زیادہ بُرا ہے۔ قوام کی رقت سدوں اور زیادہ پانی پینے کی وجہ سے ہوتی ہے۔ غلیظ قارورہ کی وجہ نضج کا نہ ہونا اور بہت غلیظ خلط کے نضج پانے کی وجہ سے قارورہ غلیظ ہوتا ہے۔

(۳) صفائی کی کدورت (پیشاب کا صاف یا گدلا ہونا)

صاف پیشاب نضج اور اخلاط کے سکون کی علامت اور گدلا پیشاب نضج کے نہ ہونے اور اخلاط کی حرکت پر دلالت کرتا ہے۔ نضج سے پیشاب کا قوام برابر ہونا چاہیئے۔ کبھی پیشاب قوتِ حیات کے کمزور ہونے کی وجہ سے اور اندرونی اورام کی وجہ سے گدلا ہو جاتا ہے۔ گدلا پیشاب جس کے اجزاء قارورہ میں منتشر نظر آئیں جس کا یہ پیشاب ہے اس کے سر میں درد ہے یا درد ہونے والا ہے۔

(۴) قارورہ کی بو

زیادہ لیس دار پیشاب عفونت پر دلالت کرتا ہے۔ اگر پیشاب میں بہت زیادہ بدبو ہو اس میں نضج بھی ہو تو پیشاب کے راستے میں خبیث زخم ہونے کی دلیل ہے۔ پیشاب میں بدبو کا نہ ہونا مواد کے جامد اور خام ہونے کی علامت ہے۔ پیشاب میں بو کا بالکل نہ ہونا قوتوں کے زائل ہونے کی علامت ہے۔ جس پیشاب میں بو حدِ اعتدال پر ہو وہ نضج پر دلالت کرتا ہے۔

(۵) قارورہ کا جھاگ

قارورہ میں اگر جھاگ زیادہ ہو اور دیر میں ختم ہو غلیظ اور لیسدار مواد کی موجودگی پر دلالت کرتا ہے۔ گردوں کی بیماری میں یہ جھاگ زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور مرض کے طویل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

(۶) رسوب

اس کی دو اقسام ہیں۔

(الف) سفید رسوب (ب) پیپ والا رسوب۔

الف) سفید رسوب : سفید یکساں رسوب صحیح نضج ہونے کی علامت ہے۔ اس کی

قسموں میں رسوب راسب یعنی تہہ نشین رسوب سب سے اچھا ہے۔ راسب کے بعد رسوب معلق یعنی وہ رسوب جو قارورہ کے درمیان دکھائی دے پھر رسوب غمام یعنی وہ رسوب جو قارورے کی بالائی سطح پر دکھائی دے۔ ردی رسوب سرخی مائل بہ زردی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بھوسی کے رنگ کے چھلکوں کی طرح کا ہوتا ہے۔ ردی رسوب میں راسب سب سے برا ہے پھر اس کے بعد معلق پھر غمام ہوتا ہے۔ دبلے پتلے لوگ اور ورزش کرنے والے لوگ اپنے قارورے میں رسوب کم پاتے ہیں اور موٹے لوگ زیادہ رسوب اپنے قارورہ میں دیکھتے ہیں کیونکہ تندرست افراد کے بدن عموماً اس قسم کے مواد سے خالی ہوتے ہیں۔ جو نضج پا کر پیشاب کے راستے خارج ہوتے ہیں۔

ب) پیپ والا رسوب : اس رسوب میں بدبو ہوتی ہے۔ بدن میں کہیں نہ کہیں ورم پر دلالت کرتی ہے۔ نیز اس رسوب کو آسانی سے قارورہ سے جدا کیا جا سکتا ہے۔ پیشاب کی کثرت زیادہ پانی پینے کی وجہ سے اور اعضاء کے ڈھلنے اور فضلات کے اخراج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ بحران میں ہوتا ہے۔ ردی پیشاب کا ایک دم زیادہ مقدار میں خارج ہونا زیادہ بہتر ہے۔ پیشاب کی کمی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ رطوبات بدن میں زیادہ تحلیل ہو گئی ہے۔ یا پھر پیشاب کے رستے میں سدے ہیں یا اسہال آ رہے ہیں۔

مندرجہ بالا تمام اقسام کو ذہن نشین کر لینا ضروری ہے۔ قارورہ اور اس کا بغور جائزہ لینا تشخیص میں مدد دیتا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء اور قارورہ

نظریہ مفرد اعضاء میں پیشاب کی دو حالتوں پر توجہ دینا زیادہ ضروری ہے۔

نمبر ۱ : پیشاب کا رنگ، نمبر ۲ : مقدار۔

رنگ اور نظریہ مفرد اعضاء : قدرت نے کائنات میں تین رنگ پیدا کئے

ہیں۔ نمبر ۱ سرخ۔ نمبر ۲ زرد۔ نمبر ۳ نیلا۔

باقی تمام رنگ ان تینوں رنگوں کے ملنے سے بنتے ہیں۔

۱۔ سرخ رنگ یا سرخی مائل رنگ : عضلات کی تحریک پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ زرد رنگ : غدد کی تحریک کی علامت ہے۔

۳۔ نیلا رنگ : اعصاب کی تحریک کی علامت ہے۔

اس طرح مفرد اعضاء کے آپس کے تعلق سے جو چھ تحریکیں بنتی ہیں ان کے رنگ مندرجہ ذیل ہوں گے۔

۱۔ اعصابی عضلاتی تحریک کی علامت : اس میں قارورہ کا رنگ سرخی مائل یا سیاہی مائل یا نسواری رنگ کا ہوتا ہے۔

۲۔ عضلاتی اعصابی تحریک کی علامت : اس میں قارورہ کا رنگ سرخی مائل یا سیاہی مائل یا نسواری رنگ کا ہوتا ہے۔

۳۔ عضلاتی غدی تحریک کی علامت : اس میں قارورہ کا رنگ سرخی سیاہی مائل یا تیل کے رنگ جیسا' جیسے سرسوں کے تیل کا رنگ۔

۴۔ غدی عضلاتی تحریک کی علامت : اس میں قارورہ کا رنگ زعفرانی یا زرد سرخی مائل یا زیتون کے تیل جیسا رنگ ہوتا ہے۔

۵۔ غدی اعصابی تحریک کی علامت : اس میں قارورہ کا رنگ گہرا زرد رنگ اور زردی مائل رنگ ہوتا ہے۔

۶۔ اعصابی غدی تحریک کی علامت : اس میں قارورہ کا رنگ سبز یا سبزی مائل رنگ یا پستہ کے رنگ جیسا یا ہلکا زردی مائل ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا رنگوں کو دیکھنے سے ایک عام شخص بھی انسانی جسم کا مطالعہ کر سکتا

ہے۔اس سے یہ پتہ چل جاتا ہے۔کہ کونسا مفرد عضو کسی حالت میں ہے لہٰذا اس کے تحت علاج کرنا بھی بہت آسان ہو جاتا ہے۔

مقدار بول اور نظریہ مفرد اعضاء

ا۔ پیشاب اگر بکثرت آئے اور بہت زیادہ مقدار میں ہو تو اعصابی تحریک پر دلالت کرتا ہے۔

۲۔ پیشاب مقدار میں بہت کم آئے تو عضلاتی تحریک پر دلالت کرتا ہے۔

۳۔ اگر پیشاب نہ زیادہ آئے نہ کم یعنی حد اعتدال پر آئے تو غدی تحریک پر دلالت کرتا ہے۔

علامات امراض کا سادہ اصول

آئندہ صفحات پر ہم بائیکمسک طریقہ علاج پر بحث کریں گے۔اس میں علامات سے واسطہ پڑے گا۔ہم چاہتے ہیں یہاں پر نظریہ مفرد اعضاء کے تحت علامات کو ایک سادہ طریقے سے سمجھا دیا جائے۔

انسانی بدن میں چار قسم کی بافتیں پائی جاتی ہیں۔

ا۔اعصابی بافت یا نروٹشوز۔

۲۔ عضلاتی بافت یا مسکولر ٹشوز۔

۳۔غدی بافت یا اپتھیلیل ٹشوز۔

۴۔الحاقی بافت یا کنکٹیو ٹشوز۔

ہم یہاں پر ہر بافت کے با مفرد عضو کے تحت علیحدہ علیحدہ علامات کا اصول تحریر کریں گے۔

ا۔ اعصابی بافتوں کی علامات : جب ہمارے بدن میں احساس پیدا کرنے والی قوت میں ابتری پیدا ہو جائے تو اس کا تعلق اعصاب سے ہو گا جیسے سونگھنا، چکھنا،

دیکھنا، چھونا، سننا اسی طرح ہماری اندرونی طور پر پیدا ہونے والے احساسات جیسے سوچنا، ذکر کرنا، غم کرنا، تشویش ہونا، نفرت پیدا ہونا، مایوسی آنا۔ یہ سب علامات اعصابی بافتوں کے افعال کی افراط و تفریط کی وجہ سے ہوں گے۔

۲۔ **عضلاتی بافتوں کی علامات** : جب بدن میں حرکی قوت ابتری کا شکار ہو جائے تو اس کا تعلق عضلات سے ہوتا ہے۔ جیسے چلنے، پھرنے، میں دقت یا تیز، بولنے میں دقت یا تیزی۔ اسی طرح اندرونی طور پر نبض کی حرکت کم یا زیادہ، دل کی حرکت کم یا زیادہ معدہ کی حرکت کم یا زیادہ، آنتوں کی حرکت کم یا زیادہ وغیرہ وغیرہ کا تعلق عضلاتی بافتوں کے افعال کی افراط و تفریط سے ہوگا۔

۳۔ **غدی بافتیں اور علامات** : غدی بافتوں کا تعلق ہمارے خون میں کیمیاوی تغیر و تبدل سے ہے۔ خون کی رطوبات میں فساد پیدا ہوا۔ اس کا تعلق غدی بافتوں سے ہے۔ رطوبات کی علامات اس طرح ہیں جیسے پیشاب کا کم یا زیادہ آنا۔ لعاب دہن کا کم یا زیادہ آنا، آنسو کا کم یا زیادہ آنا۔ اس طرح اندرونی طور پر بدن کو رطوبات کا کم ملنا یا زیادہ مثلاً معدہ میں رطوبات کا کم پیدا ہونا یا زیادہ، جگر میں صفراء کا کم پیدا ہونا یا زیادہ ہونا وغیرہ کا تعلق غدی مفرد اعضاء سے ہے۔

۴۔ **الحاقی مادے اور علامات** : الحاقی مادوں کا کام ہمارے بدن کو خام مال مہیا کرنا ہے اور بدن میں دوسرے مفرد اعضاء کو باندھے رکھنا اور خون کے اجزاء کی فراہمی ہے۔ اگر ہمارے جسم میں الحاقی بافتوں کی کمی ہو جائے تو بدن میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔ الحاقی بافتوں کی وجہ سے انسانی بدن میں سختی یا نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ اندرونی طور پر خون کے خلئے بننے کم یا زیادہ ہو جاتے ہیں۔ ان سب کا تعلق الحاقی بافتوں سے ہے۔

بائیوکیمک طریقہ علاج اور نظریہ مفرد اعضاء

بائیوکیمک طریقہ علاج کے موجد ڈاکٹر شُشلر ہیں۔ انہوں نے اس طریقہ علاج کی بنیاد بارہ غیر عضوی نمکیات پر رکھی ہے۔ یہ نمکیات انسانی بدن میں جب تک پوری مقدار میں اور اعتدال کے ساتھ رہتے ہیں اس وقت تک انسانی بدن تندرست رہتا ہے اور جب ان نمکیات میں کمی یا زیادتی ہوتی ہے تو انسان کے نظام میں ابتری یا بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ ان بیماریوں سے نجات کیلئے یہ ضروری ہے کہ معالج اس بات کو معلوم کرے کہ جسم میں کس نمک کی کمی ہو چکی ہے وہی نمک بائیوکیمک طریقہ کے مطابق تیار کر کے مریض کو دینے سے مرض سے شفا ہو جاتی ہے۔

دوران خون اور بائیوکیمک طریقہ علاج

ڈاکٹر شُشلر نے دوران خون میں نمکیات کا عمل بہت خوبصورت طریقہ سے بیان کیا ہے۔ اگر اس بیان کو بہ نظر عمیق مطالعہ کریں تو ہمیں ایک بہت بڑا خزانہ نظر آتا ہے۔ یہ واقعی اس شخص کی عظیم تحقیقات کا نتیجہ ہے جس سے انسانیت فیض حاصل کر رہی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ خون میں پانی اجزائے شکر یہ، چربی، البیومن، کیلشیم فاسفیٹ، سوڈیم کلورائیڈ، پوٹاشیم کلورائیڈ، کیلشیم کلورائیڈ، سلیشیا، لوہا، چونا، میگنیشیا، سوڈا، پوٹاش موجود ہیں۔ خون میں سوڈیم کے نمکیات ایک نمایاں درجہ رکھتے ہیں جبکہ پوٹاشیم کے نمکیات خون کے اجزاء میں ملتے ہیں۔ شکر، چربی اور البیومن خون کے ذاتی جسمانی اعضاء ہیں جبکہ نمکیات اور پانی غیر عضوی اجزاء ہیں۔ عضوی اجزاء جیسے شکر اور چربی میں کاربن، ہائیڈروجن اور آکسیجن اس کے علاوہ سلفر اور نائٹروجن بھی ہوتے ہیں۔ یہ بات واضح رہے کہ جسم میں سلفر، کاربن اور فاسفورس آزادانہ طور پر نہیں ملتے بلکہ یہ عضوی مادوں سے ملے رہتے ہیں جیسے البیومن میں سلفر اور کاربن ملتا ہے۔ شکر میں کاربن ملتا ہے۔ اسی طرح البیومن میں فاسفورس بھی ہوتا ہے۔ البیومن میں جو سلفر ہے

وہ سانس کی آکسیجن سے مل کر آکسائیڈ بنتا ہے جس کے نتیجہ میں سلفیورک ایسڈ بنتا ہے جو کاربونیٹ سے مل کر سلفیٹ بن جاتا ہے اور کاربالک ایسڈ کو آزاد کر دیتا ہے۔

انسانی بدن اور اس کی بافتوں کی بناوٹ کس طرح ہوتی ہے جیسے کہ ذکر ہو چکا ہے کہ خون کے اندر کئی قسم کے عضوی اور غیر عضوی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ یہی اجزاء جسم کے اعضاء کی خوراک بنتے ہیں اور انہی اجزاء سے جسم کے خلیات اور اس سے بننے والی انسجہ بنتی ہیں۔

اگر عمیق نظر سے مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ خون باریک نالیوں کی دیواروں میں سے ہوتا ہوا ان بافتوں یا خلیات میں پہنچ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے افعال ادا کرتے ہیں۔ ضائع شدہ حصوں کو جلا دیتے ہیں۔ اس کی جگہ نئے خلیات جنم لیتے ہیں اور ہر خلیہ کے اندر کیمیاوی مرکب موجود ہوتے ہیں۔ انہیں کیمیاوی عناصر کی ترتیب سے خلیئے جنم لیتے ہیں۔

اب ہم اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ خلئے کیسے جنم لیتے ہیں۔ جب ہم سانس لیتے ہیں تو آکسیجن ہمارے خون میں عضوی مادوں پر اثر کرتی ہے۔ یہ عضوی مادوں سے ملا ہوا خون عروق شعریہ کے ذریعے عضلات غدد اعصاب اور الحاقی مادوں پر اپنا اثر کرتا ہے اور ان کو غذا فراہم کرتا ہے۔ یہ مادہ جو ہماری بافتیں یا ٹشوز بناتا ہے بذات خود خون کے اندر نہیں ہوتا بلکہ خون کے اندر البیومن میں پایا جاتا ہے۔ اب ان کے ساتھ غیر عضوی نمکیات مل جاتے ہیں اور خون میں کیمیاوی تغیر و تبدل کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں نئے خلیات بنتے ہیں۔ پرانے خلیات ختم ہو جاتے ہیں پرانے خلیات کا خاتمہ آکسیجن کی وجہ سے ہوتا ہے۔ آکسیجن کے اثر سے پرانے خلیات جو بیکار ہو جاتے ہیں اور آکسیجن کے عمل سے جل کر وہ مردہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں یوریا' سلفیورک ایسڈ' لیکٹیک ایسڈ' کاربالک ایسڈ اور پانی پیدا ہوتا ہے۔ یہ بے کار مادے آخر میں یوریا' کاربانک ایسڈ اور پانی رہ جاتے ہیں۔ اب یہ ضائع شدہ مادے عروق جاذبہ میں جذب ہو کر

وریدوں میں پہنچ جاتے ہیں۔ وہاں سے پتہ میں اور پھیپھڑوں میں گردہ کے ذریعے اور وہاں سے مثانہ کے ذریعے اسی طرح جلد کے ذریعے پیشاب، پسینہ اور پاخانہ وغیرہ بن کر خارج ہو جاتے ہیں۔

بائیوکیمک اور نظریہ مفرد اعضاء کی تطبیق

ڈاکٹر شسلر کے مطابق انسانی بدن میں امراض کا تعلق بارہ نمکیات کے افراط و تفریط سے ہے۔ اس کا تعلق خون سے کس طرح اور خون کے ذریعے اعضاء میں کس طرح کام کرتا ہے۔ اس کے متعلق ہم اوپر بیان کر چکے ہیں۔ آئندہ صفحات میں انشاء اللہ ہر نمک کے بدن انسانی میں افعال اور اس کا مفرد اعضاء سے تعلق ظاہر کیا جائے گا۔

ڈاکٹر شسلر کی تحقیق کے مطابق بارہ نمکیات یہ ہیں۔

۱۔ کلکیر افاس۔ (کیلشیم فاسفیٹ)

۲۔ فیرم فاس۔ (آئرن سلفیٹ)

۳۔ کالی فاس۔ (پوٹاشیم فاسفیٹ)

۴۔ نیٹرم فاس۔ (سوڈیم فاسفیٹ)

۵۔ میگنیشیم فاس۔ (میگنیشیا فاسفیٹ)

۶۔ کالی میور۔ (پوٹاشیم کلورائیڈ)

۷۔ نیٹرم میور۔ (سوڈیم کلورائیڈ)

۸۔ کلکیریا سلف۔ (کیلشیم سلفیٹ)

۹۔ نیٹرم سلف۔ (سوڈیم سلفیٹ)

۱۰۔ کالی سلف۔ (پوٹاشیم سلفیٹ)

۱۱۔ کلکیریا فلور۔ (کیلشیم فلورائیڈ)

۱۲۔ سلیشیا۔ (سلیکا)

بائیوکیمک کے بارہ نمکیات کو ہم تین مفرد اعضاء میں تقسیم کر دیں گے۔ ہر مفرد اعضاء کے تحت آنے والی ادویہ ان مفرد اعضا کو تحریک دیتی ہے۔

۱۔ عضلاتی تحریک اور بائیوکیمک ادویہ : عضلاتی بائیوکیمک ادویہ چار ہیں۔

(الف) کلکیریا فلور (ب) سلیشیا (ج) فیرم فاس (د) میگنیشیا فاس۔ یہ چاروں دوائیں عضلاتی بافتوں کو تحریک دیتی ہیں۔

۲۔ غدی دوائیں : غدی بائیوکیمک دوائیں چار ہیں۔

(الف) کلکیریا سلف (ب) نیٹرم میور (ج) نیٹرم سلف (د) نیٹرم فاس۔ یہ چاروں ادویہ غدی مفرد اعضاء کو تحریک دیتی ہیں۔

۳۔ اعصابی بائیوکیمک ادویہ : یہ بھی چار ہیں۔ (الف) کلکیریا فاس (ب) کالی میور (ج) کالی فاس (د) کالی سلف۔ یہ چاروں ادویہ اعصاب کو تحریک دیتی ہیں۔

مفرد اعضاء کے آپس کے ملاپ سے پیدا ہونے والی چھ تحریکوں کے مطابق بائیوکیمک ادویہ اس طرح ہوں گی۔

۱۔ اعصابی عضلاتی ادویہ : ان کا مزاج سرد تر ہے۔ ان کا تعلق خلطِ بلغم سے ہے۔ جس میں حلقہ سا سوداء ہوتا ہے۔ یہ دو ہیں۔ (الف) کلکیریا فاس (ب) کالی میور۔

۲۔ عضلاتی اعصابی ادویہ : ان کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔ اس میں خلط سوداء کا تعلق بلغم سے ہوتا ہے۔ یہ دو ادویہ ہیں۔ (الف) کلکیریا فلور (ب) سلیشیا۔

۳۔ عضلاتی غدی ادویہ : اس کا مزاج خشک گرم ہے۔ خلط سوداء کا تعلق خون سے ہوتا ہے۔ یہ دو ادویہ ہیں۔ (الف) فیرم فاس (ب) میگنیشیا فاس۔

۴۔ غدی عضلاتی دوائیں : ان کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے اس میں خلطِ صفراء

کا تعلق خون سے ہوتا ہے۔ یہ دو دوائیں ہیں۔ (الف) نیٹرم سلف (ب) نیٹرم فاس۔

۵۔ غدی اعصابی دوائیں : اس کا مزاج گرم تر ہوتا ہے۔ خلط صفراء کا تعلق بلغم سے ہوتا ہے۔ اس کے تحت دو بائیوکیمک ادویہ آتی ہیں۔ (الف) کلکیر سلف (ب) نیٹرم میور۔

٦۔ اعصابی غدی ادویہ : ان کا مزاج تر گرم ہوتا ہے۔ خلطِ بلغم کا تعلق صفراء سے ہوتا ہے۔ اس کے تحت دو بائیوکیمک ادویہ آتی ہیں۔ (الف) کالی فاس (ب) کالی سلف۔

ہم نے ان بارہ ادویہ کا مفرد اعضاء سے تعلق ظاہر کر دیا ہے۔ جسے ہم سالہا سال کے تجربے کے بعد منظر عام پر لا رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ اہل فن اور عام قاری اس کی قدر شناسی کریں گے اور اسکے تحت علاج کر کے آسان اور سریع الاثر پائیں گے۔

بعض احباب یہ چاہتے ہیں کہ مفرد اعضاء کا بائیوکیمک سے تعلق کے متعلق دلائل دیئے جائیں اور ان کو دلیل سے ثابت کیا جائے۔ ان کیلئے عرض ہے کہ ہر بائیوکیمک دوائی کی بحث میں ہم علیحدہ علیحدہ ان کیلئے دلائل انشاء اللہ فراہم کریں گے۔

بائیوکیمک ادویہ بنانے کا طریقہ : یہ بات قابل غور ہے کہ جب یہ غیر عضوی نمک کھرل میں پیسے جاتے ہیں تو ان کا دوائی اثر ذرہ بھر بھی ضائع نہیں ہوتا۔ اسی طرح عضوی مادے مثلاً فائبرین شکر روغن البیومن وغیرہ بھی پسائی کے بعد اپنی طاقت ضائع نہیں کرتے۔ ہر شئے یا ہر نمک میں قوت اتصال موجود ہوتی ہے جس کی وجہ سے نمک کے اجزاء آپس میں ملے رہتے ہیں۔ جب کسی نمک کو کھرل کیا جاتا ہے یا سیل بٹہ میں پیسا جاتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ قوتِ اتصال کو توڑ کر ہر چیز کو الگ الگ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اس کے اجزاء کو الگ کر کے ان کو لطیف تر بنایا گیا ہے اور لطیف تر ہونے کی وجہ سے ان کے اندر قوت جاذبہ بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ جلد خون کے

اندر جذب ہو کر انسانی بناوٹ میں حد درجہ مددگار ثابت ہوتے ہیں ادویہ کو بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ اصل نمک کی ایک گرین کو لیکر کھرل میں پیش لیں۔ جب وہ پس جائے تو اس وقت تین گرین شوگر آف ملک ملا کر بیس منٹ تک پیسیں۔ پھر اس کو کھرل میں اکٹھا کر کے پانچ منٹ تک رکھ لیں۔ پھر تین گرین ملک آف شوگر ملا کر بیس منٹ تک پیسیں اور پھر اسی طرح پانچ منٹ تک رکھ لیں پھر تین گرین شوگر آف ملک ملا کر بیس منٹ تک پیسیں۔ یہ 1x ہو گا۔ اس طرح 2x بنانے کیلئے 1x کا ایک گرین اور شوگر آف ملک 9 گرین اوپر کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق پیسیں۔ اس طرح 3x بنانے کیلئے ایک گرین 2x اور 9 گرین شوگر آف ملک اور 4x بنانے کیلئے 3x کا ایک گرین اور 9 گرین شوگر آف ملک ملانے سے بنتا ہے۔ اس طرح آپ 5x اور 6x وغیرہ وغیرہ بنا سکتے ہیں۔

دواء کی خوراک : بائیوکیمک دوائیں سفوف یا ٹکیوں کی صورت میں استعمال کروائی جاتی ہیں۔ اس کی مقدار خوراک جوان آدمی کیلئے تین سے ۵ گرین سفوف یا تین سے پانچ ٹکیاں بچوں کیلئے۔ اس مقدار کو آدھا کر دیں اور شیر خوار بچوں کیلئے اس مقدارِ خوراک کا ایک چوتھائی حصہ کر دیں۔ یہ دوائی زبان پر رکھ کر چوس لیں یا پانی میں ملا کر پلا دیں۔ اگر دو یا زیادہ دوائیں آپس میں ملا کر دینی ہیں تو انہیں بیک وقت نہ دیں بلکہ کچھ وقفہ کے بعد دینی چاہئیں بعض حضرات کا خیال ہے کہ دواؤں کو بیک وقت ملا کر بھی دیا جا سکتا ہے اس سے دواؤں کی افادیت میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا بلکہ اتنا ہی فائدہ کرتی ہیں جتنا کہ یکے بعد دیگرے دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

حاد امراض کی صورت میں آدھے گھنٹے سے دو گھنٹے میں دوا کو دہرانا چاہئے۔ اگر کسی قدر آرام آ جائے تو دوا کو ہر تین تین گھنٹے کے بعد دینا چاہئے۔ سخت تکلیف یا شدید تکلیف کی صورت میں دوا گرم پانی سے استعمال کروانا زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

مزمن امراض یعنی پرانے امراض میں مریض کو بائیوکیمک دوائی کی دو خوراکیں دن میں دیں۔ ایک صبح دیں اور ایک شام دیں۔

دواء کی طاقت : عموماً 3.x اور 6.x حاد امراض میں استعمال ہوتی ہیں۔ عام استعمال میں زیادہ 6.x آتی ہے مگر جب ایک طاقت کافی وقت تک استعمال ہوتی ہے تو اس کے بعد اگلی طاقت استعمال کرنا چاہیئے مثلاً 6.x کے بعد 12.x اسی طرح 30.x مزمن حالتوں میں 200.x اور 1000.x بھی استعمال ہوتی ہیں۔ مگر یہ دو طاقتیں جلد جلد نہ دہرائی جائیں کیونکہ انکا اثر کئی دنوں تک قائم رہتا ہے۔

میں یہاں پر اپنے تجربے کی بنیاد پر کہتا ہوں کہ دوا عموماً 3.x سے شروع کرنی چاہیئے اور 6.x تک استعمال کرنی چاہیئے۔ اگر 3.x اور 6.x کی دوائیں اپنا استعمال چھوڑ دیں تو سمجھیں کہ طبیعت کو اس دوا کی اب ضرورت نہیں ہے۔ للہٰذا اگلی تحریک کی دوا دینی چاہیئے مثلاً اعصابی عضلاتی بائیوکیمک دواء 3. اور 6.x میں دے رہے ہیں تو کچھ عرصے کے بعد وہ اپنا کام چھوڑ دیتی ہیں تو ہمیں چاہیئے کہ اس اگلی تحریک یعنی عضلاتی اعصابی دوائیں مریض کو دیں تو آپ دیکھیں گے کہ مریض کو حیرت انگیز طور پر شفا ہو گی اور بہت جلد صحت کی طرف لوٹ آئے گا۔

بائیوکیمک ادویہ کی تشریح : اب ہم بائیوکیمک ادویہ کا مفصل ذکر کریں گے۔ اس کی ترتیب اس طرح ہو گی۔ پہلے اعصابی عضلاتی ادویہ پھر عضلاتی اعصابی ادویہ پھر عضلاتی غدی ادویہ پھر غدی عضلاتی ادویہ پھر غدی اعصابی ادویہ اور آخر میں اعصابی غدی ادویہ کا تذکرہ ہو گا۔

قارئین ان ادویہ کی تفصیل اور علامات کو غور سے پڑھیں اور بغور پڑھنے سے علامات کو سمجھنا آسان ہو جائے گا۔

کلکیریا فاس

یہ اعصابی عضلاتی دوا ہے۔ اس کا مزاج سرد خشک ہے۔ اس کا تعلق خلط بلغم سے ہے۔ ڈاکٹر شلر کی تھیوری کے مطابق کلکیریا فاس جسم کی نشو نما کیلئے اہم جزو ہے۔ یہ

نمک خون کی رقت میں اور اس کے اجزاء میں تھوک میں ہاضمہ کی رطوبتوں میں ہڈیوں میں یعنی تمام الحاقی مادوں میں دانتوں میں دودھ میں پائے جاتے ہیں۔ اس نمک سے ہڈیوں کو سختی ملتی ہے۔ کلکیریا فاس البیومن کا اہم جزو ہے کیونکہ البیومن جسم کو نشوونما دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جہاں جسم سے البیومن خارج ہو رہی ہو وہاں پر یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔ البیومن خون کی صالح رطوبت ہے اور رطوبت سے مراد بلغمی مادے ہیں لہٰذا بدن میں رطوبات یا بلغمی مادوں کو بنانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہ دوا خون کے سرخ اجزاء بناتی ہے اس لئے کلکیریا فاس کمئی خون کی بہترین دوا ہے۔ نرم ریشوں جیسے عضلاتی بافتوں میں اس کا ہونا لازمی ہے۔ یہ نئے ریشوں کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اگر جسم میں نشوونما رک جائے تو کلکیریا فاس بہترین دوا ہے۔ کلکیریا فاس اگر خون کے اندر موجود نہ ہو تو خون منجمد نہیں ہو سکتا۔ چونے کی کمی کی صورت میں یا جسم کے اندر بیماری یا تیزی پیدا ہو جائے۔ اس ابتری کی مثال ہڈیوں میں توڑ پھوڑ اور اس کے سروں پر بے جا پیدائش ہڈیوں کی نشوونما کی بے قاعدگی' اس طرح اس کی دوسری حالتیں جو ہمیں دکھائی دیتی ہیں ان کیلئے بہترین دوا ہے اور جب یہ نمک جسم کے دوسرے حصوں میں کم ہو جائے تو جسم کے نئے اجزاء نہیں بنتے۔ پہلے اجزاء بوسیدہ ہو جاتے ہیں۔ دانت نکلنے کے زمانے میں تشنج اور خنازیری مزاج کے انسانوں میں دوا بہتر کام کرتی ہے۔ جب مریض میں طاقت کی کمی ہو جائے تو یہ دوا دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر دینے سے طاقت دیتی ہے اور بدن میں خون کی مقدار کو بڑھا دیتی ہے۔ پرانے یا مزمن امراض میں جب کمزوری زیادہ ہو تو اس دوا سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ دق کے مریضوں میں جن کے پیشاب میں فاسفیٹ کی زیادتی ہو تو یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔

وہ مستورات جن کو حیض یا سیلان کی زیادتی ہو وہ مستورات جو بچوں کو دودھ پلاتی ہیں یا زیادہ بچوں کو جنم دے چکی ہیں ان کو بہت فائدہ کرتی ہے۔ دق کے مریضوں کو یہ

دوا چھوٹی طاقت میں دیں اور دوسری دواؤں کے ساتھ ملا کر دیں۔ اس سے دق کے مریضوں کی لاغری اور رات کے وقت آنے والے پسینے ختم ہو جاتے ہیں اور مریض روبہ صحت ہو جاتا ہے۔ وہ نوجوان جو جنسی خواہشات کی زیادتی سے تنگ ہو جاتے ہیں وہ اس دوا سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ بچوں کی نشوونما میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ ایسے بچے جن کی سر کی ہڈی جلد نہ ملے' بہت لاغر بچے' چلنا اور کام کرنا دیر میں سیکھیں' ٹانگیں کمزور ہوں' دماغی نشوونما کم ہو تو کلکیریا فاس اچھی دوا ثابت ہوتی ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کیلئے بہترین دوا ہے۔ ناک' مقعد یا رحم میں اگر چھوٹی چھوٹی گلٹیاں پیدا ہو جائیں تو یہ دواء ان کو ختم کر دیتی ہے۔ گلے کے غدود جاذبہ یا شکم کے غدود جاذبہ بڑھ جائیں تو یہ دوا بہت جلد ان غدوددوں کو درست کر دیتی ہے۔ ہڈی میں تکلیف یا زخم ہونے کی صورت میں یہ دواء فائدہ کرتی ہے۔ وہ درد جس کے ساتھ ساتھ تمام جسم میں سردی غالب ہو جائے یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

مختلف علامات جن پر دواء بہترین اثر کرتی ہے :

۱ : خون کی کمی' کمزوری دبلا پن۔

۲ : ریڑھ کی ہڈی کمزور ہو جائے۔

۳ : کمزور بچے جو اپنی گردن نہ سنبھال سکیں' تھوڑی دیر سیدھا بیٹھنے سے تکلیف محسوس ہو' بدن جھکا ہوا' بچے دیر سے چلنا سیکھیں' سر کی ہڈیاں دیر تک کھلی رہیں' دانت دیر سے نکلیں' دانت نکلنے کے دنوں میں اسہال' لڑکے لڑکیاں جلد قد نکالیں' دبلے خون کی کمی اور کمزور ریڑھ کی ہڈی آگے کو جھکے ہوئے سر میں درد اور جسم ٹھنڈا۔

۴ : سن بلوغت میں لڑکے کے چہرے پر دانے معدے میں بگاڑ سر میں درد' مرد و عموماً اوپر کے حصے پر کمزور لڑکیاں' خون حیض کا وقت سے پہلے شروع ہو جانا یا بہت دیر سے آئے۔ حیض کے خون کا رنگ چمکدار اور سرخ اور بار بار آئے۔ اس دوران میں تھکاوٹ' دردیں' بھوک کم' اسہال' ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں' چہرا اور سر اکثر

گرم ہو جائے۔

۵ : لیکوریا جو ماہواری کے بعد آئے۔ انڈے کی سفیدی جیسا' کبھی دودھیا اور کبھی بدبودار ہوتا ہے۔ اخراج میں کوئی خراش یا جلن نہیں ہوتی۔

۶ : سردیوں کے موسم میں جوڑوں کا درد جو گرمیوں کے موسم میں ٹھیک ہو جائے اور سردیوں میں پھر شروع ہو جائے۔

۷ : دماغی حالت میں غم' آہیں بھرنا' تنہا رہنا' ناکامی یا صدمے کو بہت محسوس کرنا۔ یہ مایوسی کی علامات ہیں۔

۸ : رات کو مرطوب اور ٹھنڈے موسم سے تکلیف بڑھ جائے۔ گرم کمرے میں اور گرم ماحول میں طبعیت بہتر رہے۔ لیٹے رہنے سے آرام محسوس ہو۔

۹ : بچہ جب ماں کا دودھ پینا پسند نہ کرے۔ دودھ کا ذائقہ نمکین ہو تو یہ دواء بہت فائدہ کرتی ہے۔

۱۰ : جلدی امراض میں جب خارش ہو مگر نہ سرخی ہو اور نہ دانے ہوں تو یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔

نظریہ ء مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : مندرجہ بالا علامات کیلشیم کی کمی کی علامات ہیں۔ کیلشیم کی کمی صفرا کی زیادتی سے ہوتی ہے۔ جبکہ جگر میں تحلیل ہونے سے رطوبات بڑھ جائیں اور تحریک اعصابی غدی ہو۔ اس کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ مرطوب اور سرد موسم سے تکلیف بڑھتی ہے مگر لیٹنے سے آرام آتا ہے۔ یہ اس بات پر غمازی کرتی ہے کہ بدن میں رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے سردی اور مرطوب ماحول کا بدن مقابلہ نہیں کر سکتا مگر ان رطوبات میں صفراء کی آمیزش کی وجہ سے حرارت ہوتی ہے۔ اس لئے مریض حرکت کرنا بھی پسند نہیں کرتا۔ جب خون یا بدن میں الحاقی بافتیں کمزور ہو رہی ہوں تو یہ دوا فائدہ دے گی۔ یہ دواء اعصابی غدی علامات کیلئے بہترین دوا ہے۔ کیونکہ یہ دواء اعصابی عضلاتی دوا ہے۔

سر سے پاؤں تک کی علامات :

دماغ : مایوس لوگ : جو آہیں بھریں' جو جلق کا شکار ہوں' دماغی کام سے گھبراہٹ اور نسیان کا شکار ہوں۔

آلات ہضم : غذا دیر تک ہضم نہ ہو' معدہ میں پڑی رہے اور معدہ میں بہت ریاح جمع ہو۔

جگر : یہ دواء پتہ میں پتھری کو توڑتی ہے۔

اعصاب : عصبی دردیں جو رات کو شروع ہوں۔ موسم کی تبدیلی کے وقت پھاڑنے والے درد' جوڑوں کے درد اور اس کے ساتھ فالج سیڑیاں چڑھتے وقت بہت تھکن' دانت نکلنے کے زمانہ میں بچوں کا تشنج' ناک حلق کی گلٹیوں میں درد' آواز کا بیٹھ جانا' ناک کی رسولی' حلق کا پرانا ورم' انڈے کی سفیدی جیسی رطوبات کا اخراج۔

پھیپھڑے : کالی کھانسی' تپ دق کے مریضوں کی کھانسی' کمزور مریضوں کی کھانسی جن مریضوں کی ٹانگیں اور بازو سرد ہوں' لیٹنے سے آرام اور بیٹھنے سے زیادہ ہو' مقعد کا ناسور۔

قلب : دل میں سانس لیتے وقت تیز قسم کا درد محسوس ہو' ضعف قلب محسوس ہو۔

گردے اور مثانہ : پیشاب میں فاسفیٹ کا اخراج' پیشاب کی بار بار حاجت اور جلن' ذیابیطس شکری' جب پھیپھڑے بھی خراب ہوں۔ بوڑھوں کا بے اختیار پیشاب نکل جانا' گردے کمزور ہو جائیں' پیشاب میں البیو من خارج ہوں۔

آنتیں : پاخانہ پتلے' سبز رنگ بدبودار' غذا ہضم ہوئے بغیر خارج ہو جائے' بچوں کے اسہال اور پیٹ میں درد' بچوں کا ہیضہ اور ثقیل غذاؤں کی خواہش' آنتوں کی سل کے سبب اسہال آئیں' جب بچوں کو کوئی غذا دی جائے تو ناف کے گرد درد ہونے

کی وجہ سے رونے لگیں۔

پیڑو : پیڑو کے نیچے کے حصے میں شدید درد' پاخانہ کے بعد شروع ہو۔ تمام دن جب تک مریض لیٹ نہ جائے بند نہ ہو۔

مفاصل : نمی دار موسم میں جوڑوں کا شدید درد' موسم بہار میں آرام آنا شروع ہو جائے۔ پھرتے رہنے سے درد کے سبب ریڑھ کی ہڈی ٹیڑی ہو جائے۔

آلات تناسل مردانہ : سیون سے عضو مخصوص تک شدید لہر دار درد' خصیوں میں ورم اور درد' بغیر خواہش کے شہوت اور جریان رطوبت ہو' مشت زنی کا عادی' مزمن سوزاکی اثرات۔

آلات تناسل زنانہ : رحم کے مقام پر کمزوری کا احساس' رحم اپنی جگہ سے ہٹ جائے' شہوانی خواہشات کا احساس' ایسے معلوم ہو جیسے ان میں خون جم گیا ہو اور ان میں نبض کی طرح کی تڑپ اور یہ تڑپ جنسی خواہش زیادہ کر دے۔ حیض میں جلد جلد سرخ رنگ کے خون کا اخراج' اگر حیض دیر سے آئے تو خون کا رنگ سیاہی مائل ہو تا ہے۔ دودھ پلانے کے زمانہ میں جنسی خواہش بڑھ جائے۔ بچہ دودھ نہیں پیتا' دودھ کا ذائقہ نمکین ہو جاتا ہے۔ انڈے کی سفیدی سا سیلان الرحم' پستان چھونے سے درد حمل کی حالت میں اعضاء میں درد۔

جلد : عمل جراحی کے بعد جلد میں گانٹھیں پیدا ہو جائیں۔ ناسوری زخم جن میں گاڑھا زرد مواد' وہ زخم جس کے کنارے اٹھے ہوئے ہوں' جلد میں پتھر کی سی سختی اور رسولی۔

نوٹ : اوپر کی علامات اعصابی غدی علامات ہیں۔ ان علامات کے باوجود معالج کا فرض ہے کہ مریض کی نبض اور قارورہ دیکھ کر یقین پیدا کریں۔

کالی میور

یہ اعصابی عضلاتی دوا ہے۔ اس کا مزاج سرد خشک ہے اور خلط بلغم کا تعلق سوداء سے ہے۔ یہ نمک صفراوی اور بلغمی علامات کو ختم کرتا ہے۔ اس کا اثر خون کے چھوٹے ریشوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس نمک کی کمی کی وجہ سے دماغ کے اجزاء کی تولید نہیں ہوتی۔ یہ نمک خون کے اجزاء میں' عضلات میں' اعصاب میں' دماغ میں اور جسم کے دوسرے خلیات کی رطوبات میں پایا جاتا ہے۔ یہ نمک خون میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اگر جلد میں کالی میور کی کمی ہو جائے تو سفیدی مائل سلیٹی رنگ کی رطوبت جلد سے باہر آ جاتی ہے اور اگر یہ رطوبت خشک ہو جائے تو باجرہ کی مانند خشک دانے بن جاتے ہیں۔ جب جلد کاذب میں اس کی کمی ہو جاتی ہے تو یہ خون کے رقیق مادوں کو نکالتی ہے۔ اس لئے جلد پر آبلے بنتے ہیں۔ یہی بات ہمیں چیچک اور چلنے کے دوران نظر آتی ہے۔ کالی میور پانی کی جھلیوں کے ورم میں اس وقت کام دیتی ہے جب اس میں نکلنے والی رطوبتیں لیسدار ہوتی ہیں۔ خون کے فائبرین یعنی چھوٹے ریشے تحلیل ہو جائیں اور خون میں پانی کی زیادتی ہو جائے تو نیٹرم میور جو غدی اعصابی دواء ہے اس کا استعمال کرنا چاہئے۔ کالی میور پیچش' کالی کھانسی' غدود جاذبہ کے بڑھنے اور چیچک میں کام آتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ زبان کی جڑ میں سفید یا سلیٹی رنگ کا میل جمع ہوتا ہے۔ غدود جاذبہ متورم ہو جائیں' بلغم یا دوسری رطوبتیں گاڑھی یا لیسدار ہو جائیں۔ بلغم کے علاوہ دوسری رطوبتوں سے بلغمی جھلیوں یا جلد پر کھرنڈ بن جائیں۔ جگر کی تکلیفات ہوں' کان بہتے ہوں تو یہ ایک بہترین دواء ثابت ہوتی ہے۔

کالی میور کی مختصر علامات :

۱ : زبان پر خصوصاً پچھلے حصے پر سفید یا سلیٹی رنگ کی تہہ۔

۲ : گاڑھا سفید رنگ کا بلغم حلق میں گرے۔

۳ : سفید لیسدار رطوبت پاخانہ کے ذریعے خارج ہو۔

۴ : سفید گاڑھا لیکوریا۔

۵ : چکنی غذاؤں سے نفرت اور ہضم نہ ہونا۔ تکلیف بڑھ جائے۔

۶ : جوڑوں میں درد' ورم' حرکت سے تکلیف بڑھ جائے۔ غدود جاذبہ متورم ہو جائیں اور درد کریں' جلدی امراض میں آٹے کی مانند بھوسی جھڑنا' خون کا اخراج' سیاہ رنگ کا۔ سیاہ جمے ہوئے لوتھڑے۔

۷ : پیچش سفید آؤں' سیاہ خون کے لوتھڑے' اسی طرح خونی بواسیر میں جب سیاہی مائل خون آئے۔

۸ : کالی میور' سوزاک کی اعلیٰ دوا ہے۔ پیشاب میں جلن' گردے کے مقام پر بوجھ اور درد ہو تو اس کا بار بار استعمال کریں۔

۹ : بلڈ پریشر کی زیادتی اور جگر کی سوزش سے گردوں میں خرابی ہو تو یہ دوا اچھا کام کرتی ہے۔

۱۰ : یہ جگر کیلئے خاص دوا ہے۔ جگر میں سوزش غذا ہضم نہ ہو' بلغم بن رہا ہو' زبان پر سفید میل ہو تو یہ دوا بڑا کام کرتی ہے۔ جگر کی سختی کو دور کرتی ہے۔ یرقان کی بہترین دوا ہے۔ قبض اور منہ کا کڑواپن اس دوا کے استعمال سے جاتا رہتا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کا جائزہ : ڈاکٹر ششلر کی تحقیق کے مطابق یہ نمک دماغ کو قوت دیتا ہے۔ دماغ میں تحریک پیدا کرتا ہے لہٰذا یہ اعصابی دوا ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ ساتھ مندرجہ بالا علامات سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ صفراوی علامات کو دور کرنے والی دوا ہے لہٰذا یہاں ہم پورے یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اعصابی عضلاتی دوا ہے۔

سر سے پاؤں تک علامات :

دماغ : مایوسی' مایوس سوچیں' بھوک برداشت نہ ہونا۔

سر : سر میں کھرنڈ' کھرنڈ کے نیچے رطوبت' سرسام' ورم دماغ کے دوسرے درجہ کی دوا' درد سر کے ساتھ قے' آنکھوں سے سفید رطوبات کا اخراج' آنکھوں کی ہر وہ بیماری جس کی رطوبت گاڑھی سفید ہو۔

کان : کان کا بہنا' کان کے گرد ورم' کان کے بند ہونے کا احساس' کان کے اندرونی ورم سے بہرا پن' کان کے گرد غدود متورم ہوں۔

ناک : نزلہ سفید گاڑھا' گلے میں بلغم چپک جائے۔

چہرہ : رخسار متورم' درد کریں' منہ کا آنا' منہ میں سفید زخم' جبڑے اور گردن کے غدودوں پر ورم' زبان پر سفید میل' ہونٹوں میں شگاف یا زخم' غدود یا مسوڑھے متورم' تھوک کی زیادتی' دانتوں میں درد' مسوڑھوں کا پک جانا۔

آلات ہضم : مرغن غذاؤں کے استعمال سے بد ہضمی' منہ میں پانی کا جمع ہونا' زیادہ گرم چیزیں پینے سے معدہ میں سوزش' منہ کا ذائقہ کڑوا' سخت قبض' منہ میں سفید چھالے اور زخم۔

معدہ اور جگر : یرقان' مقعد میں خارش اور چھوٹے چھوٹے کیڑوں کا اخراج' پاخانہ کا رنگ سفید' تپ محرقہ میں دست آنا' مرغن اشیاء کے استعمال سے دست' یا پیچش' پیچش میں آؤں کا خارج ہونا۔ پیٹ میں سخت درد' پیٹ میں خونی بواسیر جس میں خون کا اخراج سیاہ رنگ کا ہو۔

اعصاب : مرگی' جب خارش یا دیگر جلدی عوارض دب جائیں۔

حلق : کن پیڑے' سردی کے باعث گلے کا بیٹھ جانا' سل کی کھانسی' جب بلغم دودھیا

رنگ کا آئے۔

پھیپھڑے: کالی کھانسی' ذات الالجنب یعنی پلورسی' بچہ کھانستے وقت گلا پکڑ لے یعنی گلے میں جلن کا احساس۔

گردہ و مثانہ: مثانہ کی حاد سوزش کے دوسرے درجہ میں جبکہ پیشاب ہلکا زردی مائل سفید رطوبات کے ساتھ خارج ہو' مثانہ کی پرانی سوزش' گردہ کی سوزش سوزاک کی بہترین دوا ہے۔ اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ سوزاک کے باعث فوطوں پر ورم' سوزاک میں یہ دوا پیشاب خوب کھول کر لاتی ہے۔

وجع المفاصل: گنٹھیا کا بخار' تمام جوڑ متورم' حرکت سے اور رات کو بستر کی گرمی سے گنٹھیے کے درد بڑھ جائیں۔ لکھتے وقت انگلیاں اکڑ جائیں' پرانا گنٹھیا۔

آلہ تناسل زنانہ: حیض کا دیر سے آنا یا بالکل نہ آنا۔ یا قبل از وقت آنا' بہت زیادہ آئے۔ خون سیاہی مائل ہو۔ سیلان الرحم' سفید گاڑھی رطوبت خارج ہو۔

آلہ تناسل مردانہ: سوزاک اور اس سے پیدا ہونے والے عوارض کی بہترین دوا ہے۔

جلد: پھوڑے پھنسیاں نکلنا شروع ہو جائیں' پرانی خارش یا جلد پر سفید چھلکے اتریں یا بھوسی اترے' چھوٹے بچوں کے سر یا چہرے پر خارش' جسم کے جل جانے کی سی سوزش کو یہ دوا بہت جلد دور کرتی ہے۔ اس دوا کے 1.x کو پانی میں حل کر کے جلے ہوئے مقام پر لگایا جائے تو جلا ہوا زخم فوراً ٹھیک ہو جاتا ہے۔ چیچک کی بہت اعلیٰ دوا ہے۔ خسرہ وغیرہ کے بعد غدود جاذبہ کا سوج جانا۔ چوٹ کے بعد اگر کسی جگہ خون جم جائے یا سوج ہو جائے تو یہ اچھی دوا ہے۔

استسقاء کا مرض: جو دل جگر اور گردن کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔

غدودوں کے ورم میں اس کا استعمال بہت مفید ثابت ہوا ہے جبکہ سوجن نرم ہو۔

نوٹ : مندرجہ بالا علامات اعصابی غدی علامات ہیں اور کچھ علامات صفراوی امراض کی ہیں۔ جیسے سوزاک اور استسقاء وغیرہ۔

کلکیریا فلور

اس کا مفرد اعضاء سے تعلق عضلاتی اعصابی ہے۔ یعنی یہ عضلاتی اعصابی دوا ہے۔ مزاج خشک سرد خلط سوداء کا تعلق بلغم سے ہے۔ ڈاکٹر شسلر اس کو ہڈیوں کا نمک کہتے ہیں۔ کلکیریا فلور البیومن کے ساتھ ملکر کام کرتا ہے اور اس کے ساتھ مل کر لچکدار ریشے بناتا ہے۔ دانتوں کی سطح کی چمک اس کی وجہ سے ہوتی ہے۔ عضلاتی بافت میں لچکدار ریشوں کی کمی یعنی ان کا ڈھیلا پن دور کرتا ہے۔ یہ دوا اعصابی اعضاء کی سوزش اور ان سے پیدا ہونے والی علامات کو دور کرتا ہے۔ جیسے بواسیری مسے اور وریدوں میں گانٹھیں پڑ جانا۔ وریدوں کے گرد غدودوں کا سخت ہو جانا۔ وریدوں کا ڈھیلا ہو جانا۔ کلکیریا فلور کی کمی پوری کر دینے سے لچکدار ریشوں میں طاقت آ جاتی ہے۔ گانٹھیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ عروق جاذبہ کی جذب کرنے کی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ بواسیری سے وریدی گانٹھیں سخت شدہ غدود تحلیل ہو جاتے ہیں۔ دانتوں اور ہڈیوں کی خرابی کو دور کرتا ہے۔ چوٹ کے بعد اگر جگہ سخت ہو جائے تو کلکیریا فلور اسے تحلیل کر دیتا ہے۔ ہڈیوں کے زخموں اور ناسوروں میں یہ مفید دوا ہے۔ یہ دوا رسولیوں، سخت گومڑوں اور سخت غدودوں کیلئے مفید ہے۔ جن کے پک جانے کا خطرہ ہو۔ یہ فم معدہ کی سختی کو بھی دور کر دیتی ہے۔ یہ دماغی طور پر قوت ارادی کے کمزور ہونے کیلئے اچھی دوا ہے۔ کلکیریا فلور کے استعمال سے حمل کا زمانہ خیریت سے گزر جاتا ہے۔ خون کی قے کی مفید دوا ہے۔ اس لئے کہ خون کی نالیوں کو سکیڑتی ہے۔ سوچ اور تھکن سے اگر کمر درد ہو تو اس کیلئے مفید دوا ہے۔ گلہڑ، پستان کی سخت گانٹھیں معروضی آتشک سے پیدا

ہونے والی علامات جیسے منہ اور حلق کا زخم' ہڈیاں گلنی شروع ہو جائیں۔ موتیا بند میں اس کے استعمال سے موتیا بند جاتا رہتا ہے۔

کلکیر یا فلور کی مختصر علامات :

ا۔ زبان پھٹی پھٹی اور سخت معلوم ہو۔

۲۔ دانت بد نما سیاہی مائل کھر درے' ہلتے ہی سخت درد ہو' ہلتے ہوں۔

۳۔ کسی جگہ ہڈی میں بڑھاؤ' سخت ابھار' ہڈیوں کے جوڑ متورم اور ان میں درد۔

۴۔ جہاں جلد سخت ہو جیسے ہتھیلی اور تلوے سخت ہوں اور شگاف ہوں۔ جسم پر پتھر جیسے ابھار ہوں۔ غدود متورم پتھر کی طرح سخت۔

۵۔ بدن ڈھیلا ہو۔ جیسے عورتوں کے پستان کا ڈھیلا ہو کر لٹک جانا۔

۶۔ خون کی نالیوں میں عضلاتی لچکدار ریشے ہوتے ہیں۔ کلکیر یا فلور کی کمی سے نالیاں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔ پھیل جاتی ہیں۔ بعض گچھہ سا بن جاتا ہے۔ مقعد کی سطح پر یا اس کے اندر بواسیری مسے۔

۷۔ کمر کے سب سے نچلے حصے میں ریڑھ کے آخری مہرے میں درد۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : ڈاکٹر شٹلر کی تھیوری کے مطابق یہ نمک عضلات کی ڈھیلی بافتوں کو سکیڑ دیتا ہے لہٰذا یہ عضلات کو تحریک دیتا ہے۔ یہ دوا رسولیوں کو تحلیل کرتی ہے۔ رسولیاں عام طور پر بلغم اور چربی سے بنتی ہیں۔ ہڈیوں کے فساد کو بھی دور کرتا ہے لہٰذا ہم یہاں پر یقینی طور پر عضلاتی اعصابی دوا کہہ سکتے ہیں۔

علامات سر سے پاؤں تک :

دماغ : خوف زدہ افراد کیلئے عمدہ دوا ہے۔ بے وجہ معاشی خوف' خود اعتمادی کا فقدان۔

سر : نومولود بچہ کے سر میں خون کے گومڑ' کھوپڑی میں سخت گانٹھیں یا زخم جن کے سرے سخت ہوں۔

آنکھ : موتیابند' آشوب چشم' پتلی پر داغ' آنکھوں کے سامنے ستارے آنے کا احساس' آنکھوں کی نسیں سخت ہو جائیں۔

کان : کانوں کے پردوں میں سختی' بہرا پن اور ساتھ گھنٹہ گرجنے اور بجنے کی آوازیں' کانوں میں مٹی سا میل کا جماؤ۔

ناک اور حلق : زکام' چھینکوں کی خواہش مگر نہ آئے۔ زکام میں ناک سے بدبو' سبز یا زردی مائل بلغم کا اخراج' ناک کی ہڈی کا گلنا سڑنا' ہڈی کا بڑھ جانا' آتشکی زخم جو پیدائشی ہوں۔

گلے اور پھیپھڑے : گلے میں خراش' آواز کا بیٹھ جانا' خشک گلے میں خراش سے کھانسی آنا' زور سے پڑھنے سے آواز بیٹھ جانا۔ دمہ جب زردی مائل بلغم چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں خارج ہو۔ کھانسی گلے میں خراش کے ساتھ' لیٹنے سے زیادہ ہو۔

قلب : دل کا پھول جانا' دل کے ریشوں کا ڈھیلا ہو جانا' دل کی جھلیوں میں پانی بھر جانا۔

امعاء : بادی بواسیر' مقعد میں دراڑیں پیدا ہونا' آنتوں کا ڈھیلا پن ہونے کے سبب سے قبض' پاخانہ خارج کرنے کی طاقت ختم ہو جانا۔

مفاصل : نقرس کی وجہ سے چھوٹے جوڑوں کا بڑا ہو جانا۔ خاص کر انگلی کے جوڑ' جوڑوں کا گنٹھیا۔

آلہ تناسل زنانہ : رحم کا ڈھیلا ہو جانا' اور پھول جانا۔ رحم کا ٹل جانا۔ حیض کا درد سے آنا اور اس کے ساتھ رانوں میں درد ہونا۔ عورت کی چھاتیوں میں پتھر کی طرح سخت گلٹیاں بن جانا۔

آلہ تناسل مردانہ : فوطوں میں پانی اتر آنا۔ خصیوں کا سخت ہو جانا۔

جلد : ہاتھوں کی ہتھیلیاں پھٹ جانا' ایسے زخم جس کے کنارے سخت ہوں۔ گردن کے غدودوں کا سخت ہو جانا' جلد کا سخت ہو جانا' ناسور جس میں زرد رنگ کی رطوبت

خارج ہو۔

مزمن وریدی زخم : ہڈی کا گلا جانا' وریدوں کا پھول جانا۔

نوٹ : اوپر کی علامات اعصابی عضلاتی ہیں۔

سلیشیا

یہ عضلاتی اعصابی دوا ہے۔ اس کا مزاج خشک سرد ہے۔ خلط سوداء کا تعلق بلغم سے ہے۔ اس نمک کے اجزاء ریڑھ کی ہڈی کے سرخ ذرات جلد' بال اور ناخن میں پائے جاتے ہیں۔ سلیشیا کی وجہ سے عضلاتی انسجہ میں اس قدر قوت پیدا ہو جاتی ہے کہ جسم کے خلاف کام کرنے والے زہریلے مادوں کو نکال باہر پھینکتی ہے جس کے نتیجہ میں یہ مواد عروق جاذبہ کے اندر جذب ہو کر فضلہ بن کر خارج ہو جاتا ہے یا جسم سے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں متورم جگہ پک کر پھٹ جاتی ہے اور پیپ کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ اگر کسی رگ وریشہ میں خون کا اجتماع زیادہ ہو جائے تو سلیشیا خون کے اجتماع کو عروق جاذبہ میں جذب کر دیتی ہے۔ سلیشیا کی کمی سے جسمانی اور اخلاقی قوتوں پر اثر پیدا ہوتا ہے۔ جسم میں عضلاتی بافتیں کمزور ہو جائیں تو خون کا حرکی نظام بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ تو سلیشیا اس خرابی کا ازالہ کرتا ہے۔

یہ دواء ایسے مریضوں کو فائدہ دیتی ہے جنہیں غور کرنے میں دقت محسوس ہو۔ جن کا دماغ زیادہ مضبوط ہو' بہ نسبت جسم کے خیالات میں یکسوئی نہ ہو۔ زیادہ محنت خواہ جسمانی ہو یا ذہنی' جس کی وجہ سے معدہ خراب ہو جائے' ہاتھ پاؤں میں پسینہ آنا یا پھنسیاں اور پسینہ کے دب جانے کے باعث تکلیفات کا پیدا ہونا' آتشک یا خنازیر کی وجہ سے ناک کی ہڈی گل جائے' ناک کی نوک میں ناقابل برداشت خارش ہو جائے۔ دانتوں کا ناسور' دانت مشکل سے نکلتے ہیں۔ شراب برداشت نہ ہو سکے۔ گرم چیزوں اور گوشت سے نفرت کریں۔ یہ دوا پھوڑوں کیلئے بہت اچھی دوا ہے۔ ایسے پھوڑے جو رستے رہتے

ہیں یا ایک دم بند ہو کر کسی اور عارضہ کا باعث ہوں۔ پاؤں انتہائی ٹھنڈے' تمام جسم میں برف کی مانند سردی' عورتوں میں شہوت کی زیادتی' پستان میں ورم' چھاتی بہت سخت اور دردناک گویا اس میں کچھ جمع ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ یہ دوا پیپ روکنے کیلئے بھی کام آتی ہے۔ دل کی پرانی بیماریوں میں فائدہ دیتی ہے۔ ہڈی مردہ ہو جائے یا سواری کے بعد ریڑھ کے نیچے کی ہڈی درد کرے۔ ناسوری زخم' ایسی مرگی جس کا دورہ رات کو' خفقان نیز نبض تیز ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض نیند میں باتیں کرتے ہیں۔ ریشہ دار رسولیاں' سفید ورم' ایسے زخم جن کی طرف توجہ نہ کی گئی ہو اور جو بگڑ جائے۔ رات کو اور چودھویں کے چاند کے دنوں میں علامات زیادہ شدت اختیار کر جائیں۔ گرم کرنے اور گرمیوں میں آرام محسوس ہو۔ ہر قسم کے درد حرارت سے تسکین پائیں۔ جب سرد ہوا چلے یا سردیوں میں تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ اگر غیر جسمانی چیزیں جسم کے اندر پہنچ جائیں۔ جس سے مختلف خرابیاں اور تکلیفات پیدا ہو جائیں مثلاً سوئی چبھ جائے' مچھلی کا کانٹا حلق میں پھنس جائے۔ بدن میں کیڑی یا سوئی وغیرہ گھس جائے۔ کانٹا لگ جائے یا کوئی بانس چبھ جائے۔ اس قسم کی اشیاء کو سلیسیا بدن سے خارج کر دیتا ہے۔

سلیشیا کی مختلف علامات :

۱۔ سر پر بہت پسینہ آئے اور بدبودار ہو' خصوصاً بچوں کو۔

۲۔ پاؤں کے تلوؤں میں بہت زیادہ بدبودار پسینہ' اسی طرح بدبودار پسینہ' بغل اور ہتھیلیوں میں آئے۔

۳۔ جلد پر پھوڑے پھنسیاں نکلنا جو سفید منہ والی ہوں۔ معمولی زخم میں پیپ پڑنا اور دیر سے اچھا ہونا۔

۴۔ گرمی اور گرم جگہ پر بیٹھنے سے بہت آرام محسوس ہو۔

۵۔ تکلیف رات کو چاند نکلنے پر یا پورے چاند پر بڑھ جائے۔ کھلی ہوا' سردی' دباؤ اور کسی وجہ سے پاؤں کے پسینہ کا دب جانا۔ جس کے باعث تکلیف بڑھ جائے۔

۶۔ اعصابی کمزوری روشنی اور آواز کو پسند نہ کرنا' سر کے پچھلے حصہ میں درد اور آگے آئے۔

۷۔ عام کمزوری' تھکن' زندگی سے بیزاری۔

۸۔ شدید قبض' بہت زیادہ زور لگانا پڑے' پھر بھی فراغت نہ ہو' ہر دفع ایام ماہواری سے پہلے اور اس کے دوران اور اس کے بعد میں قبض کی شکایت پیدا ہو جائے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : سلیشیا کا فعل بدن انسانی پر کلکیریا فلور سے ملتا جلتا ہے۔ کلکیریا فلور اور سلیشیا عضلات میں تحریک پیدا کر کے فاسد مادوں کو عروق جاذبہ کے ذریعے جذب کر دیتے ہیں مگر سلیشیا فاسد مادوں کو تحلیل کرنے کے ساتھ جلد کے ذریعے پھوڑے پھنسیاں بنا کر خارج کرتا ہے لہٰذا سلیشیا یقینی عضلاتی اعصابی دوا ہے۔

علامات سر سے پاؤں تک :

سر : سر چکرانا' مریض کا آگے یا بائیں طرف گرنے کا احساس' سر درد جو سر کی نچلی طرف سے شروع ہو کر سر کی چوٹی کی طرف جائے۔' سر کی دائیں طرف کا درد' روشنی اور شور و غل سے سر درد میں اضافہ ہو جائے۔ گرمی سے درد میں کمی واقع ہو جائے۔ یہ مریض سر کو ڈھانپے رکھتا ہے۔ بچوں کے سر میں پسینہ' تالو نرم' سر پر گانٹھیں دکھائی دیں۔

آنکھیں : آنکھوں کے گرد گلٹیاں' قرنیا کا زخم' موتیا بند' پسینہ دب جانے کی وجہ سے بینائی کا کم ہو جانا' آنکھوں کا ناسور' آنکھوں کے کونوں میں تکلیف ہو جانا' چیچک کے بعد آنکھیں سفید پڑھ جانا' آنکھوں کے سامنے کچھ اڑتا ہوا نظر آنا۔ پڑھتے وقت لفظ آپس میں مل جائیں۔

کان : بہرا پن' کان کے اندر پرانی سوزش' کان کے باہر ورم' نہانے سے کان میں

سوزش، اونچی آواز سے کان کھل جانے کا احساس۔

آلات ہضم : رات کے وقت دانتوں میں درد، معمولی سے دباؤ سے دانتوں میں درد، دانتوں کے درد میں نہ گرم چیز سے آرام نہ سرد چیز سے آرام۔ دانتوں کا ناسور۔ بچے دودھ پینے کے فوراً بعد قے کر دیں۔ پرانی بد ہضمی جس میں ڈکاریں آئیں، گوشت کی خواہش زیادہ ہو جائے۔

معدہ جگر امعاء : بچوں کا پیٹ بڑھ جائے۔ جانگاسوں کے غدود بڑھ جائیں، قبض۔ پاخانہ تھوڑا باہر آ کر پھر اندر کو چڑھ جائے۔ جگر کا پھوڑا چیچک کا ٹیکہ کرانے کے بعد بچوں کے بدبودار دست، ترش بدبودار پسینہ، دستوں کا رنگ زردی مائل، پتلے۔ بواسیر جس میں شدید درد، مقعد کا ناسور۔

اعصاب : مرگی، جس کا دورہ رات کو ہو۔ اختناق الرحم، عصبی دردیں، عصبی کمزوری، مریض ہر وقت لیٹا رہنا پسند کرے۔ رعشہ، اعضاء کا کانپنا۔

ناک و حلق : ناک کی نوک سرخ، زکام جس کے ساتھ چھینکیں زیادہ آئیں۔ جب ناک سے بہت بدبودار مادہ خارج ہو، پرانا زکام جبکہ بو وغیرہ نہ آئے۔ آتشک یا خنازیری مادہ کے سبب ناک کی ہڈی میں پیپ پڑ جائے۔ ناک کی نوک پر زبردست خارش ہو، گلھڑ۔

پھیپھڑے : پھیپھڑوں سے پیپ خارج ہونا، گاڑھا اور سبز رنگ کا بلغم خارج ہونا۔ رات کو پسینہ بہت آئے، بہت کمزوری ہو، زبان پر بال کا احساس۔

گردہ و مثانہ : گردوں میں پیپ پڑ جانا۔ پیشاب میں پیپ آنی شروع ہو جائے۔ پیشاب میں سرخ ریت آئے۔ پرانا آتشک۔ پرانا سوزاک جبکہ بہت بدبودار پیپ کے ساتھ نیلا مواد خارج ہو۔ فوطوں میں پانی پڑ جانا۔

مفاصل : ریڑھ کی ہڈی کا کاربنکل ریڑھ کی ہڈی کا ٹیڑھا ہو جانا۔ ایسے زخم جو ٹانگ اور

بازو پر ہوں اور بہت پرانے ہوں۔ ان سے زرد رنگ کا مادہ خارج ہو۔ ہڈی میں پیپ پڑ جائے۔ پاؤں میں پسینہ بدبودار ہو' ناخن ٹوٹ جائیں۔ ریڑھ کی ہڈی پر چوٹ لگ جائے۔ ہاتھوں میں لکھتے وقت تشنج' زیادہ چلنے پر پاؤں اور انگوٹھوں میں درد اور کڑھل۔

نسوانی علامات : حیض کے دوران تمام جسم برف کی طرح سرد' قبض' حیض دقت سے آئے۔ مقدار میں کم ہو۔ لیکوریا بہت زیادہ خراش پیدا کرنے والا' چھاتیوں کی سوزش' چھاتیوں میں سختی اور ساتھ سر میں درد ہوتا ہے۔ چھاتیوں کو پکنے سے روکنے کیلئے' سختی کو جذب کرنے کیلئے' چھاتیوں کے ناسور کیلئے یہ دوا اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

مردانہ علامات : جماع کے بعد کمزوری' جماع کے بعد ہفتہ عشرہ تک جماع کا نام نہ لینا' پاخانہ میں زور لگانے پر مذی کا اخراج۔ آلہ تناسل میں درد' پھوڑے کا سا درد' رانوں کی اندرونی سطح پر پھوڑے کا اثر' پرانی سوزاک' کثیف متعفن رطوبات کے ساتھ آتشک جس کے زخم سخت ہو جائیں۔

جلد : پھوڑے پھنسیاں' زہریلے زخم' زیادہ تر سر درد' تر خارش جس کا مادہ بدبودار ہو۔ چہرے کے کیل' پھوڑے پھنسیاں وغیرہ درد کریں۔ ناسور اور وہ زخم جو دیر میں خشک ہوں' ذرا سی خراش پر جلد پک جائے' غدودوں کی سوجن خنازیر' چیچک کے دانوں میں پیپ پڑ جانا' کوڑھ خاص کر جب ناک میں زخم نمودار ہوں۔ گانٹھیں اور تانبے کا رنگ ہوں۔ اگر کوئی شئے جسم میں داخل ہو جائے تو سلیشیا اسے باہر نکال دیتا ہے مثلاً سوئی کا نٹا وغیرہ۔ گردن کے غدود سے پیپ نکلے' ہڈیوں کے زخم اور ان میں پیپ پڑھ جائے۔

نوٹ : اوپر کی علامات اعصابی عضلاتی ہیں۔

فیرم فاس

یہ دواء عضلاتی غدی ہے۔ مزاج خشک گرم ہے یعنی خشکی زیادہ گرمی کم ہے۔ خلط سوداء کا تعلق خون سے ہے۔ لوہا خون کے سرخ اجزاء میں پایا جاتا ہے۔ یہی ایک مرکب ہے جس کی وجہ سے خون کے اندر سرخی ہے۔ جسم کے اعضاء میں آئرن کی اس قدر مقدار نہیں ہوتی جس قدر خون میں ملتی ہے۔ البتہ اس کی کسی قدر مقدار بالوں میں ضرور ملتی ہے۔ ایک آدمی کا وزن ۱۶۵ پونڈ ہو تو اس کے اندر ۴۴ گرین لوہا ہو گا چونکہ اعضاء کے ہر خلیئے میں البیو من ہوتا ہے اور البیو من میں لوہا ہوتا ہے۔ اس لئے جسم کے ہر خلیئے میں لوہا پایا جاتا ہے اور لوہے کے مرکبات آکسیجن کو جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ آکسیجن جسمانی غذا میں لوہے کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اگر لوہے کے توازن میں گڑبڑھ ہو جائے تو عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ جب یہ فساد خون کی نالیوں کی عضلاتی دیواروں میں پیدا ہوتا ہے تو خون کی نالیاں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ خون کی نالیوں میں رطوبات کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ اس اجتماع کا نام ورم ہے۔ بعض اوقات اس اجتماع سے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ خون کی دیواریں پھٹ جاتی ہیں۔ جس سے سیلان خون ہو جاتا ہے۔ اگر یہی حالت آنتوں میں ہو جائے تو آنتوں کی عضلاتی دیواریں تناؤ کا شکار ہو جاتی ہیں۔ آنتوں کے سکڑنے کی قوت کم ہو جاتی ہے۔ آنتوں کے فعل کی کمی کی وجہ سے بد ہضمی ہو جاتی ہے۔

اگر کبھی خون کی نالیوں کی عضلاتی دیواروں میں چوٹ لگ جائے اور سیلان خون ہو جائے تو فیرم فاس نئی زندگی دینے والی دواء ہے۔ ڈھیلے عضلات کو دوبارہ طاقتور بنا کر صحت کو درست کر دیتی ہے اور آکسیجن خلیاتی نظام کو ملنا شروع ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے خون کی کمی اور خون میں پانی کی زیادتی وغیرہ کیلئے فیرم فاس بہت عمدہ' بہترین اور انتہائی موثر دوا ہے۔

متذکرہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ عضلاتی انسجہ جب ڈھیلی پڑھ جائیں یا خون کے اجزاء میں بے قاعدگی ہو جائے تو فیرم فاس بہت عمدہ دوا ہے۔ غم کی کیفیات کیلئے جب ہمت پست ہو جائے معمولی سی بات کو خوامخواہ طول دے' زبان پر قابو نہ ہو' مالیخولیا' رعشہ' سر میں درد گویا آنکھوں کے اوپر کوئی کیل ٹھونک رہا ہے' قے کے ساتھ غیر ہضم شدہ غذا باہر آئے۔ چہرہ اور آنکھیں سرخ' سرسام' غنودگی' سر کے چکر' جسم کے کسی حصہ میں اجتماع خون' آنکھیں متورم اور سرخ' دائیں آنکھ کے نچلے پپوٹے پر گوہانجنی ہو جائے' شور برداشت نہ ہو۔ کانوں کے ورم کا پہلا درجہ' نکسیر کے ساتھ خون چمکدار سرخ' چہرہ سرخ چمکدار' خناق کا پہلا درجہ' اس کے ساتھ بخار ہو تو یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔ آواز پر زور ڈالنے سے آواز بیٹھ جاتی ہے۔ جبڑے کے نچلے غدودوں کا ورم' ورم معدہ کا پہلا درجہ' دودھ اور گوشت سے نفرت۔ مریض مچھلی' گوشت اور قہوہ کا استعمال پسند نہ کرے۔ بواسیر' ہیضہ کے پہلے درجہ میں خونی یا آبی اسہال آئیں' دیدان امعاء' خونی پیشاب' ورم مثانہ کا پہلا درجہ' بستر پر پیشاب خطا ہو جائے' گردے میں ورم یا درد اور ساتھ بخار بھی ہو۔ پیشاب کی زیادتی' خصیہ کے ورم کا پہلا درجہ' رحم کے ورم کا پہلا درجہ' پستان کا ورم' صبح کی قے' کھانا کھاتے ہی قے کے ذریعہ نکل جائے۔ پھیپھڑے کی نالیوں کا ورم' حنجرہ کا ورم' کھانسی' نمونیہ' ذات الجنب کے پہلے درجہ میں یہ دوا بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ سوزش قلب' سردی کے باعث گردن کا اکڑ جانا' سرخ بخار اور تپ محرقہ کا پہلا درجہ' رات کو پسینہ بہت آئے۔ اجتماع خون کی وجہ سے جسم میں پھوڑے پھنسیاں۔ قلت خون میں یہ دوا انتہائی موثر ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کے تمام درد' حرکت' جوش اور گرمی سے بڑھتے ہیں۔ سردی اور آہستگی سے کم ہوتے ہیں۔ بوڑھوں پر یہ دواء بہت اچھا کام کرتی ہے۔

فیرم فاس کی مختصر علامات:

۱۔ بخار کا ابتدائی مرحلہ کیسا ہی بخار ہو چوٹ وغیرہ لگنے سے اندرونی ورم کے باعث بخار

پیدا ہو جائے' پھوڑے پھنسیوں کے سبب بخار ہو یا ویسے ہی بخار ہو۔

۲۔ جسم کے اندر کسی عضو پر ورم ہو یا سطح جسم کے اوپر ورم ہو اور رنگ سرخ ہو تو یہ دوا موثر ہوتی ہے۔

۳۔ اخراج خون' جبکہ رنگ چمکدار سرخ ہو۔

۴۔ درد جو ٹھنڈک سے کم اور حرکت سے بڑھ جائے۔

۵۔ خشک سردی کی وجہ سے بخار' نمونیہ' نزلہ' زکام وغیرہ۔ یہ دوا بہترین کام کرتی ہے۔

۶۔ خون میں ہیموگلوبن کی کمی ہو جائے تو یہ دوا خون کو سرخ رنگ دیتی ہے۔

۷۔ اعصابی کمزوری ذکاوت حس' بلڈ پریشر زیادہ ہو جائے۔

۸۔ چوٹ' خراشیں' ورم' درد کیلئے کسی دوا کی مالش نہ کریں بلکہ فیرم فاس کو کھلانا جلد اثر کرتا ہے۔

۹۔ دل بیٹھتا ہو اور دھڑکن بڑھ جائے تو فیرم فاس بہترین دوا ہے۔

۱۰۔ ورم لوزتین کیلئے سب سے بہتر دوا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : فیرم فاس عضلات کو تحریک دینے والی دوا ہے اور ساتھ ہی خون میں حرارت بڑھا کر بخاروں کو درست کر دیتی ہے۔ اس لئے یقینی طور پر یہ عضلاتی غدی دوا ہے۔

علامات سر سے پاؤں تک :

دماغ : غم کی علامت جس کی وجہ سے ذہنی پریشانی' گناہ کا احساس' کھانے کے بعد ذہنی پریشانی' خیالات کی زیادتی' دماغ میں غیر معمولی چستی پر لاپرواہی' کام سے نفرت' چڑچڑاپن' ضدی' شور سے تکلیف' دماغی کام سے نفرت۔

سر : چکر' دماغ میں اجتماع خون' نیچے دیکھنے سے درد سر بڑھ جائے' آنکھیں بند کرنے پر

آگے کی طرف گر جانے کا اندیشہ۔

آنکھیں : آنکھیں سرخ ہو جائیں۔ آشوب چشم اور آنکھ میں درد' اس کے ساتھ کسی قسم کا مواد خارج نہ ہو۔ آنکھ کے ڈیلے میں درد' حرکت سے زیادتی' آنکھوں میں سرخی اور جلن' ایسا محسوس ہو کہ آنکھوں میں ریت بھر گئی ہو۔ دائیں آنکھ کی گوہانجنی۔

کان : شور برداشت نہ کریں۔ کان میں سوزش اور درد' سردی سے کان میں درد' سوزش کی وجہ سے بہرا پن کان کی پچھلی ہڈی میں ورم کان سے پیپ خارج ہونا اور درد۔

آلات ہضم : گوشت اور دودھ سے نفرت' ٹھنڈے پانی کی پیاس' معدہ کی ابتدائی سوزش اور درد' کھانا کھانے کے بعد غیر ہضم شدہ غذا کی قے' کھانے کے بعد پیٹ میں درد' سردی سے بچوں کے پیٹ میں درد اور ساتھ دست بھی آئیں۔ ڈکاروں میں غذا کا ذائقہ معلوم ہو' قے سخت ترش قسم کی آئے۔

جگر اور آنتیں : معدہ کی خرابی کے باعث بخار تپ محرقہ' ہیضہ اور پردہ صفاق کی سوزش کے ابتدائی دور میں بچوں کا ہیضہ' چہرہ' سرخ' دست پانی کی مانند' خون کی آمیزش' بغیر مروڑ کے غیر ہضم شدہ غذا کا آنتوں سے اخراج' بواسیر' جس کے ساتھ خون سرخ اور چمکدار خارج ہو' مقعد کا باہر آنا۔

اعصاب : بہت کمزوری' سستی' تھکن' بچوں کی کمزوری' فالج اور گنٹھیا کے سبب کمزوری۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں تشنج' سر کی طرف خون کا دورہ زیادہ ہو جائے۔ سر درد' کوئی چیز اچھی نہ لگے۔

ناک اور حلق : گلے کی ابتدائی سوزش' گلے میں زخم' ٹانسلز' جب درد اور بخار ہو' گلا اندر سے سرخ ہو' خناق کی ابتدائی حالت۔

پھیپھڑا : پھیپھڑے کی سوزش' شروع میں بخار' نمونیہ' ذات الجنت' بچوں کی کھانسی' دق کے ساتھ جس میں خون آئے' تھوک کے ساتھ خون خارج ہو۔ دماغ میں چوٹ کی وجہ سے دماغ کا ہل جانا' جس کے ساتھ بہت زیادہ بخار' مریض خون تھوکتا ہو' پرانی کھانسی جو کبھی شدید صورت اختیار کر جائے' ہوا کی نالی میں خراش اور کھانسی۔

دل : دل کی ہر قسم کی سوزش جو ابتدائی درجہ میں ہو' فیرم فاس انتہائی موثر اور شافی دوا ہے۔ دل کا پھول جانا' دل کی دھڑکن اور نبض کا تیز ہو جانا۔

گردہ اور مثانہ : بار بار پیشاب کی حاجت' کھانسی کے ساتھ پیشاب کا اخراج' پیشاب میں خون کی آمد۔ مثانہ کی سوزش اور اس کے ساتھ پیشاب کا خود بخود نکلتے رہنا' رات کو بستر پر پیشاب کا نکلنا' پیشاب کا بند ہو جانا' خاص طور پر بچوں کے گردوں میں سوزش اور درد' جتنا عرصہ مریض کھڑا رہے تو تکلیف زیادہ ہو' پیشاب کے بعد آرام آجائے۔

مفاصل : سرد ہوا کے باعث گردوں کا اکڑ جانا۔ کمر اور گردوں کے مقام پر درد' ٹخنوں اور گھٹنوں میں درد' گنٹھیے میں حرکت سے درد کی زیادتی' تمام جوڑ یکے بعد دیگرے مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سردی کے باعث اکڑاؤ' دائیں کلائی اور بائیں کندھے میں درد' انگلیوں میں سوزش کولہے کا درد' آنکھوں کی سوجن اور اس کا درد۔

نسوانی علامت : حیض کی بے قاعدگی' رحم کی سوزش کی ابتداء' بخار اور درد حیض ہر تیسرے ہفتہ کے بعد بہت زیادہ آئے اور ساتھ سر میں درد' کمر اور پیٹ میں دباؤ معلوم ہو' ایام حیض میں پیشاب کی بار بار حاجت' حیض سے پہلے درد کا شروع ہو جانا' کمر کے شروع میں۔ وہ عورتیں جو بچہ کی پیدائش کے بعد بخار وغیرہ کی شکار ہو جاتی ہیں اس دوا کے استعمال سے تکلیف ختم ہو جاتی ہے۔

مردانہ علامات : رات کے وقت تکلیف دہ شہوت' جریان منی' شہوت میں کمزوری یا

بالکل نہ ہونا' جنسی خواہش بہت زیادہ مگر کیا کرے کہ شہوت نہیں ہوتی۔

بخار : زکام کے سبب بخار' سوزشی بخار' معدہ کی خرابی کے سبب بخار' تپ محرقہ' گنٹھیا کا بخار' ان بخاروں کی ابتداء میں اس دوا کا استعمال بہت مفید ہے۔ موسمی بخار جس کے ساتھ قے ہو۔ سردی' ایک بجے دوپہر کے بعد شروع ہو۔

جلد : چوٹ کے باعث خون جاری ہو۔ پھوڑے پھنسیاں' بھگندر پھوڑا وغیرہ کے ابتدائی درجہ میں یہ موثر دوا ہے۔ خسرہ' سرخ باد اور جلد کی سوزش جو سرخ باد کی طرح کی ہوتی ہے۔ بخار اور درد کو اس دوا کے استعمال سے جلد آرام آجاتا ہے۔ چوٹ لگنے کے بعد سوزش' درد' ہڈیوں کی بیماریاں' موچ آجانا' اندرونی اور بیرونی دونوں طرح سے اس کا استعمال مفید ثابت ہوتا ہے۔

نوٹ : اوپر کی علامات عضلاتی اعصابی ہیں۔

میگنیشیا فاس

یہ دوا عضلاتی غدی ہے۔ مزاج خشک گرم' خلط سوداء کا تعلق خون سے ہے۔ ڈاکٹر شثلر اس دواء کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ میگنیشیا فاس کا اثر لوہے کے اثر سے بالکل الٹ ہے۔ لوہے کے اجزاء اگر خون میں خرابی پیدا کریں تو عضلاتی بافتیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں مگر میگنیشیا فاس کی وجہ سے عضلات کے ریشے سکڑ جاتے ہیں۔

نوٹ : ہم یہاں پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ شثلر کا یہ تجزیہ غلط ہے۔ اگر صرف لوہے کی بات کی جائے تو وہ خون سے رطوبات کو خشک کرتا ہے اور عضلات کو سکیڑ دیتا ہے مگر جہاں تک آئرن فاسفیٹ کی بات ہے وہ رطوبات کو خشک نہیں کرتے اور عضلات کو سکیڑتے نہیں ہیں بلکہ وہاں حرارت پہنچاتے ہیں جبکہ صرف لوہا رطوبات کو خشک کرتا ہے مگر حرارت جسم میں پیدا نہیں کرتا۔ اسی طرح میگنیشیا فاس صرف یہ

تصور کر لینا غلط ہے کہ سکڑے ہوئے عضلات کو ٹھیک کرتا ہے یعنی اس کا سکڑاؤ دور کرتا ہے۔ یہ سکڑاؤ پن میگنیشیا فاس اپنی حرارت کی وجہ سے دور کرتا ہے۔ جسکی وجہ سے خون سے تیزابی مادے صاف ہو جاتے ہیں اور عضلات نارمل ہو جاتے ہیں اور یہی کام فیرم فاس کرتا ہے کہ خون میں آکسیجن جذب کر کے پورے جسم میں پھیلا دیتا ہے۔ جس سے پورے جسم کے عضلات کو حرارت ملتی ہے۔ اس کی وجہ سے عضلات نارمل افعال ادا کرتے ہیں۔

اس دوا کا تعلق دردوں سے ہے مگر سوزش کے وقت اس دوا کو نہیں دینا چاہئے۔ یہ دوا عصبی مزاج والے دبلے پتلے کمزور اور خوبصورت آدمیوں سے تعلق رکھتی ہے یعنی یہ دواء ان لوگوں کے لئے بہت فائدہ کرتی ہے۔ یہ دوا تشنج کو دور کرنے کیلئے استعمال کروائی جاتی ہے۔ اس وجہ سے اس دوا کو کزاز مرگی وغیرہ میں استعمال کروایا جاتا ہے۔ جسم کے دائیں حصہ پر اس دوا کا نمایاں اثر ہوتا ہے۔ حواس باختہ لوگ 'نسیان زدہ لوگ' کند ذہن 'دماغی اور جسمانی محنت کے ناقابل اشخاص' تشنجی سر درد جو سر کی چوٹی یا گدی میں حرام مغز تک جائے۔ بینائی چلی جائے 'آنکھوں کے سامنے رنگ اور شعلے دکھائی دیں۔ روشنی سے ڈر لگتا ہو۔ چیزیں نزدیک کی دور دکھائی دیں۔ بینائی کمزور ہو جائے۔ بھینگا پن کیلیئے یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔ نزلہ میں سونگھنے کی قوت زائل ہو جائے تو اس دوا کو ضرور یاد رکھنا چاہئے۔ لکنت 'کزاز' درد معدہ 'جس میں زبان صاف یا سفید تہہ ہو' بد ہضمی اور نفخ 'آنتوں میں درد ہو' جس کے ساتھ نفخ ہو 'قولنج' آبی اسہال 'قے' پنڈلیوں میں تشنج۔ پاخانہ خشک' سخت اور سرخی مائل بہ سیاہی۔ ان علامات میں یہ دوا نہایت اکسیری قوت رکھتی ہے۔ وہ اشخاص جو کھڑا ہونے سے اور چلنے سے پیشاب کی بار بار خواہش کرتے ہیں یا بستر میں پیشاب نکل جاتا ہو۔ پیشاب میں ریت آتی ہو تو یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔ رحم کے امراض میں جب رحم سکڑ جائے یا ورم خصیۃ الرحم ہو' سانس رک رک کر آئے' عضلات و تنفس کمزور ہوں۔ دردِ دل' کمر کے نچلے حصہ میں

درد' آنتوں کا بے اختیار رعشہ ' عرق النساء میں یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔ یہ دوا شراب پینے والوں کے عوارض جیسے رعشہ ' ہچکی ' ہاتھ پاؤں کانپنا ' سر ہلنا ' میں مفید ثابت ہوتی ہے۔ اس دوا کے تمام درد دائیں جانب خاص طور پر زیادہ شدید ہوتے ہیں۔ سردی ' سرد ہوا ' سرد پانی میں نہانے دھونے اور چھونے سے مرض میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ درد ہمیشہ گرمی ' حرارت ' دباؤ ' مالش سے تسکین پاتے ہیں۔

میگنیشیا فاس کی مختصر علامات :

۱۔ ذکاوت حس ' تھکن ' لاغرپن ' بستر سے اٹھنا محال۔

۲۔ ٹھنڈ کے مارے کمزور لوگ۔

۳۔ دماغی کمزوری ' جس کے باعث سوچنے سمجھنے کی صلاحت ختم ہو جائے۔

۴۔ وہ درد جو لہر بن کے اٹھے۔

۵۔ درد بجلی کے کرنٹ کی مانند ہو اور جسم و جان کو تکلیف میں مبتلا کرے۔

۶۔ تشنج ' کڑ ھل ' کھچاؤ ' تناؤ ' ہر قسم کی تشنجی کیفیت ' غرض جہاں تشنج ہے وہاں میگنیشیا فاس ابر رحمت ہے۔

۷۔ اگر ٹکور کی جائے ' حرارت پہنچائی جائے اور دبایا جائے تو جسم و جاں سکون اور راحت پاتے ہیں۔ سردی سے اور حرکت سے تکالیف بڑھ جاتی ہیں۔

۸۔ چلتے پھرتے درد ' یعنی ریاحی درد ' جوڑوں کے درد بلکہ تمام جسم کے درد۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : ہم اس کا جائزہ تحریر کر چکے ' مختصر یہ ہے کہ یہ بدن میں حرارت پہنچا کر عضلات کو حد اعتدال پر لاتی ہے اور ماؤف جگہ پر خون پہنچاتی ہے۔ اس لئے یہ دردوں اور تشنج کی بہترین دوا ہے لہذا یہ دوا یقینی طور پر عضلاتی غدی ہے۔

سر سے پاؤں تک علامات :

سر : وہ تمام سر درد جو حرارت سے آرام پائیں۔ وہ طالب علم جو ذہنی محنت کے باعث سر درد کا شکار ہوں۔ بچے جو بےہوشی اور تشنج کا شکار ہوں اور ساتھ ہی دماغی تکلیف ہو اور دردِ سر پیچھے سے شروع ہو کر تمام سر میں پہنچ جائے۔ جی متلائے اور سردی کا احساس ہو۔

آنکھ : جب روشنی آنکھوں کو تکلیف دے۔ جب ایک چیز دو دو نظر آئے۔ جب آنکھوں کے سامنے مختلف رنگ دکھائی دیں۔ جب آنکھوں کے ڈیلوں میں شدید درد ہو۔ جب دائیں طرف شدید تکلیف ہو' گرمی سے آرام پہنچے۔

کان : کان میں درد ہو' خاص طور پر بائیں کان میں درد زیادہ ہو یا اس کے اردگرد ہو' ٹھنڈک سے تکلیف زیادہ ہو۔

پھیپھڑے : یکایک سانس بند ہونے لگے تو میگنیشیا فاس بہت اچھی دوا ہے۔ تشنجی کھانسی جو بالکل خشک ہو اور کالی کھانسی میں بھی یہ دوا اکسیر کا کام کرتی ہے۔ رات کی کھانسی میں بہت فائدہ کرتی ہے۔ دمہ' جب اس کے ساتھ بدن میں ریاحی دردیں بھی ہوں۔

قلب : دردِ دل' دل کی دھڑکن جب بائیں طرف لیٹنے سے آرام ہو' دل کے گرد سکڑنے والے درد (دل گرفت محسوس ہو)۔

گردہ اور مثانہ : پیشاب کا بار بار آنا' خاص کر کھڑا ہونے یا حرکت کی حالت میں مثانہ میں تناؤ ہو۔ بچہ مقدار میں زیادہ پیشاب کرے۔ مثانہ میں تناؤ کے باعث پیشاب کا بند ہو جانا۔ بستر پر پیشاب کی عادت۔

اعصاب : تھکن کا شکار لوگ' سست و کاہل مریض' تشنج' جس سے تمام اعضاء اکڑ جائیں۔ ہاتھوں کی انگلیاں اندر کو مڑ جائیں۔ رعشہ' ہاتھوں کا کانپنا' مرگی' غشی'

جب دانت بند ہو جائیں۔ ایسی حالت میں یہ دوا مسوڑھوں پر ملیں تو تشنج فوراً رک جاتا ہے۔

آلات ہضم : ہچکی کی کامیاب دوا ہے۔ بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔ قے میں فائدہ کرتی ہے۔ جب ڈکار میں سینہ جلے درد معدہ' زبان صاف' حرارت سے اور آگے جھکنے سے آرام محسوس ہو۔ ٹھنڈے پانی سے درد زیادہ ہو جائے' السر کے وہ مریض جن کو ٹھنڈے پانی سے نقصان ہوتا ہو تو میگنیشیا فاس ان کیلئے رحمت کا باعث ہے۔ ریاح کے خارج کرنے سے درد میں کمی نہیں ہوتی مگر پیٹ کو ملنے اور گرم ٹکور کرنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ دست پانی کی طرح جس کے ساتھ قے بھی آئے۔ پنڈلیوں میں کڑھل پڑیں اور پیٹ درد ہو' دست زور سے خارج ہوں یعنی اس کے ساتھ ریاح بھی خارج ہو' پیچش' خون اور آؤں بھی ہو۔ پیٹ میں سخت درد بھی ہو۔ میگنیشیا فاس اعلیٰ دوا ہے۔ پیشاب اگر تشنج کی وجہ سے بند ہو جائے۔ بواسیر میں بجلی کی لہر کی طرح کا درد' بچوں کو جب پاخانہ کی حالت میں درد ہو' تشنجی درد ہو۔

مفاصل : دائیں جانب کے درد خاص طور پر دائیں کندھے کا درد' دایاں ہاتھ بے اختیار ہلتا رہے اور اس میں درد بھی ہو۔ رات کو بڑھ جانے والے درد اور تشنج اور عرق النساء' تشنجی قسم کا جوڑوں کا شدید درد' ان میں یہ بڑی اعلیٰ دوا ہے۔

آلات تناسل زنانہ : ایام حیض میں درد' حیض کے دردوں کیلئے بھروسہ کی دوا ہے۔ درد حیض سے پہلے شروع ہو جاتا ہے۔ دائیں جانب زیادہ ہوتا ہے۔ حرارت دینے سے افاقہ ہوتا ہے۔ دائیں جانب کے خصیۃ الرحم میں یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔ حیض کی بے قاعدگی' جما ہوا خون' پیدائش کے وقت پیٹ میں تشنجی درد۔

آلات تناسل مردانہ : پیشاب کی نالی میں تشنجی درد۔

بخار : موسمی بخار جس کے ساتھ ٹانگوں میں کڑلیں پڑیں۔

نوٹ : اوپر کی تمام علامات عضلاتی اعصابی ہیں۔ عضلاتی اعصابی امراض کیلئے میگنیشیا فاس بہترین دوا ہے۔

نیٹرم فاس

یہ غدی عضلاتی دوا ہے۔ مزاج گرم خشک ہے۔ خلط صفراء ہے۔ جس کا تعلق خون سے ہے۔ ڈاکٹر شسلر کے بیان کے مطابق نیٹرم فاس خون میں' دماغ میں' اعصاب میں اور عضلات کی انسجہ میں پایا جاتا ہے۔ رطوبات جسم میں اس کی شمولیت بہت اہم ہے۔ نیٹرم فاس کی وجہ سے لیکٹک ایسڈ ہٹ کر کاربالک ایسڈ اور پانی بناتا ہے اور نیٹرم فاس کے اندر یہ قوت پائی جاتی ہے کہ وہ کاربالک ایسڈ کو اپنے ساتھ لگا لے۔ نیٹرم فاس اپنے ایک حصے سے دوگنا کاربالک ایسڈ ساتھ لگا لیتا ہے پھر اس کاربالک ایسڈ کو پھیپھڑوں تک لے جاتا ہے۔ وہاں پر آکسیجن نیٹرم فاس سے کاربالک ایسڈ کو جدا کر دیتی ہے اور آکسیجن نیٹرم فاس کے ساتھ نظام جسم کے اندر پہنچ جاتی ہے۔ یہ آکسیجن آئرن کی وجہ سے جذب ہو کر نظام بدن کو تقویت دیتی ہے۔ نیٹرم فاس لیکٹک ایسڈ کی زیادتی سے پیدا ہونے والے امراض میں عمدہ دوا ہے۔ یہ دواء بے چین' غمگین' فکر زدہ لوگوں کیلئے باعث رحمت ہے۔ نسیان' دماغی کمزوری' جس میں زبان زرد اور نمدار ہو' کان' ناک وغیرہ زرد' بالائی کی طرح کا مادہ خارج ہو' ترش ڈکاریں' منہ کا مزہ ترش یا ایسا معلوم ہو کہ تانبا گھلا ہوا ہے۔ زبان اور تالو کی سنہری مائل زرد تہہ' قے کے ساتھ تیزابی رطوبتیں' جمے ہوئے لوتھڑے' پاخانہ میں کھٹاس کی بدبو' ذیابیطس' مثانہ کا کمزور ہو جانا' بغیر خواب کے منی کا خارج ہونا' منی پانی کی طرح پتلی' سیلان الرحم' ترش مواد خارج ہو' غنودگی بہت زیادہ' بیٹھے بیٹھے نیند آجائے۔ سہ پہر کے وقت درد سر' دل کے نیچے کی طرف درد محسوس ہو' بہت زیادہ ترش بو والے پسینے' غدودوں پر اس دواء کا خاص اثر ہوتا ہے۔ گرج دار آواز اور طوفان کے وقت درد کا پیدا ہو جانا' حیض کے دوران کئی علامات جنم لیتی ہیں۔ کھلی ہوا

کو دل نہیں چاہتا۔

مختصر علامات :

۱۔ زبان کے پچھلے حصے پر چمکدار تہہ۔

۲۔ ترش ڈکار۔

۳۔ ترش قے۔

۴۔ کھانے کے بعد معدہ میں دکھن، جلن والی درد۔

۵۔ معدہ میں کوئی شکایت جس میں ترش ڈکار آئیں۔

۶۔ پاخانہ میں ترش بو آئے، منہ سے ترش بو آئے۔ پسینہ سے ترش بو آئے۔

۷۔ کرمِ امعاء، آنتوں کے لمبے یا چھوٹے چھوٹے سفید کیڑے۔ یا اکثر پاخانہ کے راستے خارج ہوں۔ بچے رات کو بے چین ہوتے ہیں۔ دانت پیستے ہیں۔

۸۔ دن بھر پاؤں ٹھنڈے رہیں، رات کو جلیں۔

۹۔ سامنے ماتھے میں درد، اندر دھنسی ہوئی آنکھیں، آنکھوں سے ترش پانی کا اخراج، آنکھوں کے پردوں کے کنارے گلے ہوئے، سرخ آنکھوں میں سبزی رنگ کا میل، آنکھوں کے امراض میں یہ دوا بے انتہا فائدہ کرتی ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : نیٹرم فاس خون میں تغیر و تبدل پیدا کرنے والی دوا ہے۔ اس لئے جو دوا خون میں کیمیاوی تغیر پیدا کرتی ہے۔ اس کا تعلق غدود سے ہوتا ہے۔ اس لئے یہ غدی عضلاتی دوا ہے۔

سر سے پاؤں تک کی علامات :

سر : سر کے اوپر کے حصے میں درد، چکر، معدہ کی خرابی کے سبب۔

آنکھیں : آنکھوں سے سنہری رنگ کا مواد خارج ہو۔ آنکھیں صبح کے وقت چپک جائیں۔ کرم امعاء کی وجہ سے آنکھوں میں بھینگاپن، آنکھوں کے ککرے، جو ککرے

چھوٹی چھوٹی پھنسیوں کی طرح دکھائیں دیں۔

آلات ہضم : کھانے کے بعد معدہ میں درد' ترش قے' بھوک کا نہ ہونا' منہ کا ذائقہ ترش ترش' ڈکاریں ترش بدبودار' دست' بچوں کی دائمی قبض' کبھی کبھی دست آنا' ایکدم پاخانہ کی حالت' جسے روکنا مشکل ہو' پیٹ کے چھوٹے کیڑے۔

پھیپھڑے : تپ دق جس میں مریض خون تھوکتا ہو۔ زرد رنگ کی بلغم کا اخراج۔

گردہ و مثانہ : ذیابیطس۔ بچوں کا پیشاب خود بخود نکل آنا۔ جب معدہ میں تیزابیت زیادہ ہو۔ بغیر خواب کے احتلام ہو جانا' منی پتلی ہو جائے پانی کی طرح' نامردی۔

مفاصل : گردن کے غدود سوج جائیں۔ گلہڑ' گھٹنوں' ٹخنوں' پتلیوں' انگوٹھوں اور انگلیوں کے جوڑوں میں درد' اگر یہ درد دل کی طرف مڑ جائے۔ یعنی دل کو تکلیف میں مبتلا کر دے تو نیٹروم فاس کامیاب دوا ہے جبکہ تمام جوڑ سوجے ہوئے ہوں۔ زبان پر زرد رنگ کی تہہ جمی ہوئی ہو تو یہ دوا بہت کام کرتی ہے۔

آلات تناسل زنانہ : حیض بہت پتلا اور زردی مائل' دوپہر کے بعد آنکھوں میں درد' جوڑوں کے درد کی وجہ سے رحم کا ٹل جانا' سیلان الرحم لیسدار پانی کی طرح پتلا ترش بو والا ہو۔ حمل میں ترش قے۔

جلد : جلد پر سنہرے رنگ کے چھلکے جمے رہتے ہیں۔ معدہ میں تیزابیت' چنبل جو تر ہو۔ تمام بدن میں خارش' ٹخنوں پر شدید خارش۔

نوٹ : اوپر کی تمام علامات عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی ہیں لہٰذا یہ دوا عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی امراض کے لئے بہترین دوا ہے۔

نیٹرم سلف غدی عضلاتی دوا ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔ بلحاظ خلط صفرا ہے۔

جس کا تعلق خون سے ہے۔ ڈاکٹر شسلر فرماتے ہیں نیٹرم سلف غدی انسجہ کے اندر پائی جانے والی رطوبات میں پایا جاتا ہے۔ یہ خون جسم کی رطوبات کو حد اعتدال پر رکھتا ہے۔ اگر اس نمک کی کمی واقع ہو جائے تو جسم کے اعضاء کے اندر کی رطوبات جو عضوی مادے اور آکسیجن کے ملنے سے بنتی ہیں۔ ان رطوبات کی افراط جسم سے باہر نہیں ہوتی اور نہ ہی ایسی افراط جسم کے اندر متوازن ہو سکتی ہے۔ للہٰذا نیٹرم سلف پانی کو جسم کے اندر ریگولیٹ کر کے یعنی اس کو حد اعتدال پر لا کر جسم سے نکال پھینکتا ہے جبکہ سوڈیم کلورائیڈ یعنی نیٹرم میور میں پانی کو اعضائے جسم میں باقاعدہ تقسیم کرتا ہے اور جسم میں ٹھہراتا ہے۔ نیٹرم سلف کے اندر یہ قوت پائی جاتی ہے کہ وہ پانی کے افراط کو چاہے جو کسی وجہ سے ہو' ان کے حد اعتدال پر لے آتا ہے۔ یہ ان حالات میں لیکٹیک ایسڈ سے مل کر رطوبات کو پھاڑ دیتا ہے۔ یعنی ان رطوبات کو پھاڑتا ہے جو زیادہ ہو جائیں۔ ان رطوبات کو جسم سے باہر پھینک دیتا ہے۔

نیٹرم سلف کی کمی کے مریضوں کی علامات یہ ہیں : خودکشی کی طرف میلان پیدا ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں وحشت اور چڑچڑاپن آ جاتا ہے۔ آنکھوں کا سفید پردہ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ منہ کا مزہ کڑوا زبان پر میل سرخی مائل یا سبز یا خاکستری سبزی مائل ہو جاتی ہے۔ دانتوں کے درد جس کو سرد پانی سے تسکین ہوتی ہے۔ صفراوی پتھری' جگر موٹا ہو جائے۔ بائیں طرف لیٹنے سے تکلیف ذیابیطس کے لئے بہت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ دمہ جو مرطوب موسم میں زیادہ تکلیف دہ ہو۔ لکھتے وقت ہاتھ کانپیں' نوبتی بخار' منہ میں پانی کی کثرت' عرق النساء' مرطوب ہوا میں حالت بدتر ہو جاتی ہے۔ مگر گرم خشک اور کھلی ہوا میں افاقہ ہوتا ہے۔

نیٹرم سلف کی مختصر علامات :

ا۔ زبان پر سنہری میل اور سفید میل کی تہہ خصوصاً زبان کے پچھلے حصہ پر مستقل زرد

رنگ کی میل زبان کے پچھلے حصے پر۔

۲۔ گلے میں لیسدار گاڑھی بلغم باربار جمع ہو۔

۳۔ کڑوی اور ترش سبز رنگ کے پانی کی قے، چکر اور سر درد۔

۴۔ ٹھنڈے پانی کی بہت خواہش مگر پینے سے طبعیت خوف کھائے۔

۵۔ جگر کے مقام پر درد خواہ وہ معمولی یا نرم ہوں بائیں طرف لیٹنے سے زیادتی، پیٹ کے دائیں حصہ میں ریاحی درد ہوں۔

۶۔ مریض کی حالت مرطوب موسم میں زیادہ خراب ہو۔

۷۔ سر کی چوٹی میں جلن اور تپش کے احساس، ملیریا بخار، جب یہ بخار برسات کے موسم میں وباء کی طرح پھیل جائے تو نیٹرم سلف بہترین دوا ثابت ہوتی ہے۔ یا وہ لوگ جو نمی والے مکانوں میں رہتے ہوں یا سیلاب زدہ علاقوں میں رہتے ہوں۔ ان کے ملیریا بخار میں یہ دوا بہت اثر کرتی ہے۔

۸۔ کڑوی ترش سبز رنگ کی قے ہو۔ ایسے ملیریا بخار میں یہ دوا مریض کو بہت جلد اچھا کر دیتی ہے۔

۹۔ قبض کے وہ مریض جن کی زبان پر سرخی مائل تہہ ہو۔ ان کے لئے یہ دوا بہت موثر ہے۔

۱۰۔ بوڑھوں کے اسہال میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔ صبح بستر چھوڑنے کے بعد کئی بار پاخانے آئیں اور مرض پرانا ہو تو یہ دوا اکسیر کا اثر رکھتی ہے۔

۱۱۔ بائیں حصے چھاتی میں درد، بلغمی کھانسی کے مریض جو اٹھ کر بیٹھ جائیں اور دونوں ہاتھوں سے چھاتی پکڑے رکھیں تو اس دوا کو فوراً یاد کریں۔ اگر کھانسی خشک ہو تو دق، دمہ، نمونیہ کے مریضوں کو بھی کھلائی جا سکتی ہے۔ یہ بڑی زود اثر دوا ہے۔

۱۲۔ پیٹ میں بہت زیادہ ریاح گڑگڑاہٹ ہو اور ریح کی زیادتی سے اسہال ہوں یا پیچش ہوں تو یہ دوا فوراً فائدہ کرنا شروع کر دیتی ہے۔

مردانہ علامات : رات کو احتلام جس کے ساتھ کمزوری ہو اور نامردی۔

بخار : بے چینی، گھبراہٹ، سر درد، بے حد پیاس، شدید سردی، یہ دوا اس قسم کے بخاروں کو اتار دیتی ہے۔

جلد : جلد کے تمام امراض میں جبکہ جسم پر چھالے پڑ جائیں۔ اس میں پانی کی طرح کا مواد یا سفید رنگ کے پتلے چھلکے جب یہ اتر جائیں تو فوراً دوسرے بن جائیں۔ بچھو وغیرہ کاٹ جائے۔ ورزش کے بعد چھپاکی نکل آئے۔ سخت خارش کانوں کے پیچھے اور بالوں کی جڑوں کی تر خارش۔

نوٹ : اوپر کی علامات غدی عضلاتی ہیں۔

کلکیریا سلف

یہ دوا غدی اعصابی ہے۔ مزاج گرم تر ہے۔ خلط صفراء کا تعلق بلغم سے ہے۔ ڈاکٹر شثلر کی تھیوری کے مطابق کلکیریا سلف صفراء میں ملتا ہے۔ صفراء جگر میں بنتا ہے اور اخراج پاتا ہے۔ یہ نمک ضائع شدہ خون کے سرخ خلیوں کو نکالنے کی قوت رکھتا ہے۔ جب جگر میں کلکیریا سلف کی کمی ہو جاتی ہے تو ناکارہ خون کے سرخ خلیات خون میں مل جاتے ہیں۔ وہاں سے بلغمی جھلیوں اور جلد تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس کے باعث نزلہ اور خارش پیدا ہو جاتی ہے۔ کلکیریا سلف خون کے فسادی مادوں کو صاف کرنے کا کام انجام دیتا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر دل کی کارنریز میں پیدا ہونے والے فاسد خون کے اجتماع کو یہ دوا صاف کر دے گی جس کے بعد ہارٹ فیلیور یا دل کے فیل ہو جانے کا مرض ٹھیک ہو جائے گا۔

اس نمک کی کمی سے پیپ کا مادہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ پیپ کے اخراج کا سلسلہ بہت دیر تک جاری رہتا ہے۔ اخراج سے پہلے پیپ کافی عرصہ تک ماؤف جگہ پر

رہتی ہے اور یہ بات واضح ہے کہ پیپ کا جسم کے کسی حصے میں رکا رہنا فساد کا باعث بنے گا۔ اگر اس نمک کی کمی پوری کر دی جائے تو پیپ بہت جلد خارج ہو جائے گی' ماؤف جگہ پر جو زہریلا مواد پیدا ہو رہا تھا ختم ہو جائے گا اور ساری تکلیفوں کا ازالہ ہو جائے گا۔

کلکیریا سلف کی مختصر علامات مندرجہ ذیل ہیں :

۱۔ پاؤں کے تلوؤں کی جلن اور خارش یا صرف جلن۔

۲۔ پیپ کا اخراج' زخم سے' پھوڑے سے' ناسور سے یا اندرونی کسی اعضاء سے مثلاً گردے امعائ وغیرہ سے جب کسی مقام پر جمع ہو کر درد اور تکلیف پیدا کرے اور خارج بھی ہو۔

۳۔ سل کے وہ مریض جن کا حرارت کو تیز ہو جاتا ہے۔ پسینہ بہت آتا ہے۔ صبح کو ہلکا ہو جاتا ہے۔ کھانسی کے ساتھ خون و پیپ کا اخراج' پاؤں کے تلوؤں میں جلن' سانس کا تنگی سے آنا اور قبض ہو' پیشاب بہت سرخ اور پیشاب میں خون اور پیپ آئے۔

۴۔ گلے متورم ہوں' ان میں پیپ پڑ جائے۔

۵۔ ناک سے گاڑھے زرد رنگ کے بلغم کے لوتھڑے نکلیں' کبھی ساتھ خون شامل ہو' اسی طرح کا مواد کان سے خارج ہو اور ساتھ بہرا پن بھی ہو۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : یہ دوا صفراوی ہے۔ دافع سوزش و اورام ہے۔ پیپ کا اخراج کر دیتی ہے لہٰذا یہ دوا سو فیصد غدی اعصابی دوا ہے۔

علامات سر سے پاؤں تک :

دماغ : ہر وقت غصہ' ذرا سی بات پر غصہ' غصہ کے بعد کمزوری' بے صبری۔

سر : چکر صبح کے وقت کھلی ہوا میں آرام' کھوپڑی میں خارش اور جلن۔

آلات ہضم : سبز اور ترش ترکاریوں کی خواہش ہوتی ہے۔ متلی کے ساتھ چکر آتے

ہیں۔ جگر کا پھوڑا' جگر کے مقام پر درد اور چبھن۔

آنکھ : قرنیہ کا زخم' آنکھ کے پردے کے اندر پیپ کا جمع ہو جانا' آنکھ کا دکھنا' جب آنکھ میں سے زرد رنگ کا مواد نکلے' آنکھ پر چوٹ لگنے کے بعد کے اثرات۔

ناک اور حلق : حلق میں درد ہو' حلق سے پیپ کا اخراج' حلق کے اندر زخم ہو جائیں اور زرد رنگ کی پیپ خارج ہو۔

پھیپھڑے : کھانسی اور ہلکا ہلکا بخار' پیپ کی طرح کے مواد کا اخراج' نمونیہ کے آخری درجہ میں شدید خارش' دمہ اور ہلکا ہلکا بخار ہو۔ تپ دق کی کھانسی کے ساتھ زرد رنگ کا گاڑھا بلغم ہو۔

گردہ و مثانہ : گردہ و مثانہ سے پیپ آتی ہو۔ پیشاب میں پیپ آ رہی ہو۔ مثانہ کی پرانی سوزش' آنتوں میں سوزش' پیچش جس کے ساتھ خون اور پیپ کا اخراج ہو' پاخانہ بدبودار پیپ آمیز' مقعد کا ناسور' اس کے ساتھ مقعد کے بغیر درد کا پھوڑا۔

جلد : یہ دوا پھوڑوں کو پکنے سے روکنے کیلئے اکثر استعمال ہوتی ہے۔ ایسے زخم جو اچھے نہ ہو رہے ہوں یعنی مندمل نہ ہو۔ ایسے زخم جس پر زرد رنگ کے کھرنڈ بن جائیں۔ جہاں کوئی چوٹ وغیرہ لگ جائے اس میں پیپ پڑ جائے۔ اگر جسم کا کوئی حصہ جل جائے اور اس میں پیپ پڑ جائے' کاربنکل' بھگندر' چیچک' جب دانوں سے پیپ خارج ہونے لگے۔

نوٹ : اوپر کی تمام علامات غدی عضلاتی ہیں۔

کالی فاس

یہ دواء اعصابی غدی ہے۔ مزاج گرم تر ہے اور خلط بلغم کا تعلق صفراء سے ہے۔ ڈاکٹر شسلر کی تھیوری کے مطابق کالی فاس انسانی رطوبات بنانے میں اہم کردار ادا کرتی

ہے۔ یہ اعصاب اور دماغ کو تقویت دیتی ہے۔ دماغ و اعصاب' عضلات اور خون کا جزو ہے۔ اعضاء بنانے والے مادے اس نمک کو قائم رکھتے ہیں اور نشو و نما کیلئے تمام رطوبات کو اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ سانس کی آکسیجن خون میں تغیرات پیدا کر کے ہر جگہ پہنچتی ہے اور آکسیجن کا تمام جسم میں پہنچنا پوٹاشیم یعنی کھارے مادوں کی وجہ سے ہے۔ خصوصاً پوٹاشیم فاسفیٹ یعنی کالی فاس کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اعصاب کی قوت اور اس کی نمو کیلئے کالی فاس کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا بڑا حصہ اعصاب کے اندر ہوتا ہے۔ اعصاب کو کالی فاس کی بہت ضرورت ہوتی ہے۔ کالی فاس زہروں کو خون سے خارج کرنے والی دوا ہے۔ اس لئے وہ اعضاء کو بوسیدگی سے بچاتی ہے۔ جہاں بوسیدگی ہو وہاں کالی فاس بہترین دواء ہے۔

کالی فاس کی مختصر علامات :

۱۔ کمزوری اور تھکاوٹ۔

۲۔ چڑچڑاپن' بلا وجہ کا خوف اور ڈر' معمولی کام بہت زیادہ محسوس ہو' طبعیت بجھی ہوئی اور کسی سے بات کرنے کو دل نہ کرے۔

۳۔ حافظہ کمزور' دماغی کام برداشت نہ ہو' قوت ارادی نہ رہے' زندگی کو بوجھ سمجھے۔

۴۔ نفسیاتی امراض کے مریضوں کیلئے یہ دواء اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

۵۔ کمزوری کے احساس کے ساتھ سر کا چکرانا' سر کے پچھلے حصے میں بوجھ اور ماتھے پر بڑا بوجھ' دباؤ مسلسل' حرکی درد۔

۶۔ جلد بہت خشک ہو' خارش جو صبح کے وقت بڑھ جائے۔ گنجاپن۔

۷۔ آنکھوں کے درد' خشکی' جلن' دھواں' محسوس ہو' بینائی کمزور۔

۸۔ کانوں میں مسلسل سائیں سائیں کی آوازیں' ذرا سا شور برداشت نہ ہو۔ دل کی دھڑکن' معمولی غم اور فکر سے بڑھ جائے' چڑھائی چڑھنے سے بڑھ جائے' دل کے مقام پر جلن اور ساتھ فم معدہ پر سخت بوجھ۔

۹۔ پسینہ' پیشاب' پاخانہ سخت بدبودار۔ اسہال میں مردار جیسی بدبو' سانس بدبودار' سخت متعفن۔

۱۰۔ پیشاب ہلدی کے رنگ جیسا۔

۱۱۔ میٹھی اشیاء کے سوا کچھ کھانے کو طبعیت نہ چاہے۔ یا بار بار کھائے پھر بھی تسلی نہ ہو۔

۱۲۔ فالج' لقوہ نیا ہو یا پرانا دونوں میں یہ دوا فائدہ کرتی ہے۔

۱۳۔ مردانہ کمزوری' مادہ منویہ کی رطوبت کی وجہ سے جماع کے بعد بالکل نڈھال ہو جائے۔

۱۴۔ اس کے استعمال سے ارادے بلند ہو جاتے ہیں۔

۱۵۔ تپ محرقہ کے دوران پیچش اور ایسی پیچش جہاں صرف خون آئے۔

۱۶۔ حاملہ عورتوں کو وضع حمل کے کچھ عرصہ پہلے کھانے سے بچے کی پیدائش میں عورت کو تکلیف نہیں برداشت کرنی پڑتی۔ وضع حمل کے بعد دردیں اس دواء کے استعمال سے فوراً ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

۱۷۔ ہر وہ بخار جس کا اثر دماغ و اعصاب پر ہو تو یہ دوا کبھی دھوکہ نہیں دیتی اور پریشانی پیدا کرنے والے حالات کو کنٹرول کر لیتی ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : کالی فاس دماغ و اعصاب کی دوا ہے۔ دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا کرتی ہے۔ گرم رطوبات کو حد اعتدال پر لاتی ہے۔ اس لئے یہ دوا یقینی اعصابی غدی دوا ہے۔

علامات سر سے پاؤں تک :

دماغ : کام کی زیادتی سے دماغ جلد تھک جاتا ہے۔ نسیان' تخریبی خیالات' غم کے اثرات' غم سے پیدا ہونے والا اختناق الرحم' پاگل پن' جنون' نیند کا نہ آنا' رات کو ڈر لگنا' مریض کو اٹھتے اٹھتے سر میں چکر آنا' دماغ کا ہل جانا' دماغی مریضوں میں خون کی

کمی، طالب علموں کی تھکن اور سر درد، سر کے پچھلے حصے میں درد اور بوجھ، آنکھوں کے ارد گرد درد، کھانے کے دوران آرام محسوس ہو۔

آنکھیں : ضعف بصر، آنکھوں کے سامنے کبھی کبھی سیاہ کیڑے اڑتے نظر آئیں، اگر اچانک بینائی جاتی رہے تو کالی فاس کے استعمال سے بحال ہو جاتی ہے۔

کان : بہرا پن، کانوں میں شور کی آوازیں، خاص کر سوتے وقت کان سے بدبودار پیپ کا خارج ہونا، کان کی نالی کے اندر خارش۔

آلات ہضم : معدہ میں کینسر، بار بار کھانے کی خواہش، کڑوی قے، معدہ میں کمزوری محسوس ہو، کھانے سے آرام، فم معدہ میں درد، معدہ میں ہوا کی زیادتی جس کی وجہ سے دل میں گھبراہٹ۔

اعصاب : فالج، مرگی، جس میں دورہ کے بعد بدن ٹھنڈا ہو جائے۔ دل کی دھڑکن تیز، مرگی کا مریض خوف زدہ ہو، کسی غصہ کی وجہ سے اختناق الرحم، بچوں کا نیند میں چلنا۔ بچوں کا رات کو ڈرنا اور رات کو آگ اور ڈاکوؤں کے خواب۔

ناک اور دانت : دانتوں سے سیلان خون، دانت کا درد اور سر درد، یکے بعد دیگرے منہ میں چھالے اور بو، رخسار گھلنے لگ جائیں۔ بھورے رنگ کے زخم، منہ سے بدبو، گلا خشک، فالج کے مریضوں کی آواز اونچی نہ ہو، ناک کا پک جانا، زرد رنگ کا مواد خارج ہونا۔

پھیپھڑے : کھانے کے بعد دمہ کا دورہ، آواز نہ نکلے، کالی کھانسی، سیڑھیاں چڑھنے سے سانس پھول جائے۔

دل : ضعف قلب، غشی پیدا ہونا، خون تھوکنے کے باعث غشی پیدا ہو جائے۔ خفقان قلب، غصہ، غم یا تھوڑی سی دماغی محنت سے خفقان قلب ہو جائے۔ وجع المفاصل کے بخار کے بعد دل کی دھڑکن تیز ہو جائے۔

گردہ مثانہ : رات کو بستر میں پیشاب نکل جائے۔ مثانہ کا تناؤ' ذیابیطس جبکہ بھوک زیادہ لگے۔ زرد رنگ کا بول۔

مفاصل : فالج اور گٹھیا میں جوڑ اکڑ جائیں۔ آرام کرنے سے تکلیف بڑھ جائے اور حرکت کرنے سے افاقہ ہو۔ ہتھیلیوں اور تلوؤں میں خارش' رات کو ٹانگوں میں خارش۔

نسوانی علامات : اسقاط حمل کا اندیشہ رہے۔ زچہ کا جنون' پرسوت یا زچگی کا بخار' وضع حمل کے بعد درد یں' حیض بند ہو جائے۔ پستانوں میں سوزش جبکہ اس میں دراڑیں پڑ جائیں۔ بھورے رنگ کی پیپ خارج ہو۔

جلد : ایسے زخم جس میں بدبودار مواد خارج ہو۔ بڑے بڑے چھالے جیسے جل جانے سے بنتے ہیں۔ ہاتھوں اور تلوؤں کی خارش۔

آنتیں : خوف سے اسہال کا آنا۔ اسہال کا بدبودار ہونا' چاولوں کی پیچ کی طرح یا خون آمیز تپ محرقہ میں پیچش' بدبودار ہوا کا اخراج' ہیضہ میں سفید رنگ کے دست۔

بخار : ایسے بخار جن میں بدبودار پسینہ آئے۔ تپ محرقہ دماغی کیلئے جب زبان خشک ہو۔ نیند نہ آئے۔ غنودگی' ہذیان۔ یہ تمام علامتیں پائی جائیں۔ بخار بہت تیز ہو' پرسوت کے بخار میں یہ بہترین دوا ہے۔

نوٹ : یہ تمام علامات جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ غدی اعصابی ہیں۔

کالی سلف

یہ اعصابی غدی دوا ہے۔ مزاج گرم تر ہے۔ خلط بلغم ہے۔ جس کا تعلق صفراء سے ہے۔ ڈاکٹر شسلر کی تھیوری کے مطابق سلفیٹ اور آئرن آکسائیڈ آکسیجن پہنچانے والے سمجھے جاتے ہیں۔ اگر سلفیٹ اور آئرن آکسائیڈ عضوی مادوں کے ساتھ اس وقت ملیں

جبکہ ان کے اندر بوسیدگی پیدا ہو چکی ہو تو وہ حصہ آکسیجن چھوڑ دیتا ہے۔ اس کی جگہ آئرن سلفیٹ لے لیتے ہیں مگر جب ہوا میں آکسیجن کی وجہ سے اس پر اثر ہوتا ہے تو وہ سلفیورک ایڈ اور آئرن آکسائیڈ میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ پھر آکسیجن لے جانے والے کا کام کرتے ہیں۔ یہی بات انسانی جسم کے اندر ہوتی ہے۔ یہ سلفیٹ نہایت کارآمد کام کرتے ہیں۔ کالی سلف یعنی پوٹاشیم سلفیٹ انسانی جسم کے خلیاط میں اور جسم کی رطوبتوں میں اور اعصاب میں اور خون کے اجزاء میں پایا جاتا ہے اور یہی آکسیجن کو لے جانے والی چیز ہے۔ خون کے اجزاء میں آئرن آکسیجن کو کالی سلف کی مدد سے جسم کے تمام خلیاط میں پہنچادیتا ہے۔ جسم کے ہر خلیئے کی بناوٹ اور نمو کا تعلق آکسیجن ہی سے ہے۔ اگر کچھ پوٹاشیم سلفیٹ ساتھ نہ رہے تو جسم کے ذرات میں آکسائیڈ پیدا ہو جائیں گے۔

یہاں یہ بات نوٹ کرلیں کہ کالی سلف وہی کام سرانجام دے رہا ہے جو ہم کالی فاس میں پڑھ چکے ہیں۔

مختصر علامات :

۱۔ بدن کا بوجھل ہونا' تھکن' درد جو جگہ بدلے' سر کو چکر آئیں' طبعیت پریشان رہے۔

۲۔ آنکھ' کان' ناک' حلق' جلد کے راستے اور پیشاب پاخانہ کے راستے زرد رنگ کے یا زردی مائل مواد کا اخراج ہونا۔

۳۔ زبان پر زرد رنگ کی لیسدار میل' منہ کا ذائقہ پھیکا' پیاس زیادہ نہ لگے۔

۴۔ جوڑوں کا درد' چلتے پھرتے کبھی ایک جوڑ میں کبھی دوسرے جوڑ میں درد۔

۵۔ شام کے قریب مرض میں شدت آجائے۔

۶۔ جلد خشک' پسینہ نہ آئے۔

۷۔ یہ دواء خوب پسینہ لاتی ہے لہٰذا بخاروں کو پسینہ لاکر جلد اتار دیتی ہے۔ مگر اس کو اس کے مزاج پر ہی دینا چاہیئے۔ ورنہ پسینہ کی زیادتی سے دماغ اعصاب اور دل پر برے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ صحیح موقع پر دی گئی دوا پسینہ لاتی ہے۔ دماغ اور دل

کو تقوت دیتی ہے۔ خسرہ یا چیچک کو اگر غلط طریقہ سے دبایا جائے تو تشویش ناک صورت اختیار کرتی ہے۔ ایسی صورت میں تمام چھانٹ کو باہر لاتی ہے۔ جوڑوں کے درد میں یہ دواء بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ چند ایام میں پرانے اور نئے جوڑوں کا درد ختم ہو جاتا ہے۔

۸۔ یہ دق کی بہت بڑی دوائی ہے۔ اس کے استعمال سے دق کا مرض جڑ سے ختم ہو جاتا ہے۔ اس کو دوسری دواؤں سے ملا کر موقع محل کے مطابق استعمال کرنا چاہیئے۔

۹۔ جلدی امراض میں جلد خشک اور گرم ہو اور اس پر سے چھلکے اتریں تو اس مقام پر کالی فاس کامیاب دوا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جائزہ : یہ دوا دماغ و اعصاب پر اثر کرتی ہے اور انہیں تحریک دیتی ہے۔ شدید صفرادی امراض کو دور کر کے بدن میں رطوبات کو بحال کرتی ہے اس لئے یہ یقینی اعصابی غدی دوا ہے۔

سر : چکر جو صبح کے وقت ہوں۔ اوپر دیکھنے پر زیادہ محسوس ہوں۔ دن کے اوقات میں سر کا درد' گرم کمرے میں سر کا درد' شام کو کھلی ہوا میں آرام محسوس ہو' بالوں کا گرنا' سر کو حرکت دینے سے درد میں زیادتی' سر کی جلد سے بے شمار چھلکے اتریں۔

کان : بہرا پن' جبکہ کان کی نالی میں سوزش ہو۔ گرم کمرے میں تکلیف کی زیادتی' کان سے زرد رنگ کی پیپ کا اخراج' کان کی رسولی میں بھی یہ دوا مفید ثابت ہوتی ہے۔

ناک : زرد رنگ کا پانی ناک سے خارج ہو' گرم جگہ پر تکلیف زیادہ ہو۔

آلات ہضم : گرم مشروب کے پینے سے تکلیف زیادہ ہو۔ وہ بخار جو صبح کو اتر جائے اور شام کو ہو جائے۔ زرد رنگ کے اسہال آئیں۔ اسہال کے ساتھ پیٹ میں درد' پاخانہ کے دوران مقعد میں درد' اندرونی اور بیرونی بواسیر۔ مقعد میں سخت خارش۔

مردانہ علامات : سوزاک میں یہ دوا بہت کام کرتی ہے جبکہ زرد یا زردی مائل رطوبات

کا اخراج ہو۔ فوطوں میں سوجن ہو جائے۔

نسوانی علامات : سیلان الرحم سے جب زرد یا زردی مائل رطوبت کا اخراج ہو تو یہ دوا بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ حیض بہت دیر سے آئے اور بہت تھوڑی مقدار میں آئے جس کے ساتھ پیٹ میں بوجھ ہو اور زبان کا رنگ زرد ہو تو یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔

پھیپھڑے : دمہ' جبکہ بلغم زرد رنگ کا معلوم ہو گرمیوں میں زیادتی ہو اور سردیوں میں آرام رہے۔ کھانسی جب شام کو زیادہ ہو اور زرد رنگ کا بلغم خارج ہو۔ ذات الجنب یعنی پلیوریسی میں جب بلغم جما ہوا اور بہت تھوڑا خارج ہو۔

مفاصل : کمر کا درد' جوڑوں کا درد' گردن کا درد' جسم میں کسی جگہ درد ہو جو گرمی سے زیادہ ہو اور ٹھنڈ پہنچانے سے آرام ہو تو وہاں پر یہ بڑی موثر دوا ہے۔

بخار : جو بخار شام کو شروع ہوں اور آدھی رات تک رہے اور صبح کو اتر جائے۔ پسینہ لانے کیلئے بڑی موثر دوا ہے۔ اس دوا کے استعمال کے دوران مریض کو کپڑے سے ڈھانکے رکھیں۔ خون میں زہریلا اثر ہونے پر بخار ہو۔ معدہ کی خرابی کے سبب بخار ہو۔

جلد : اگر جسم پر کوئی کھرنڈ جمع ہو جائے اور اس میں سے زردی مائل مواد کا اخراج ہو تو کالی سلف موثر دوا ہے۔ جب جلد پر سے چھلکے اتریں تو اس دوا کو یاد رکھیں۔ تر خارش جس میں زردی مائل پانی کا اخراج ہو تو یہ دوا بہتر نتائج کی حامل ہوتی ہے۔

نوٹ : اوپر کی علامات غدی اعصابی علامات ہیں۔

ہم نے تطبیق کیسے کی ؟ ہم نے اوپر بائیوکیمک کی بارہ دوائیں اور نظریہ مفرد اعضاء کی تطبیق کی اور وہ قارئین کے سامنے ہے۔ اب یہ سوال ذہن میں آتا ہے۔ یہ تطبیق کیسے ہوئی۔ یہ تطبیق استاد صابر ملتانی کی اس تحریر کے مطابق ہوئی جو انہوں نے سوزش کے متعلق تحریر کی۔ ہم یہاں پر اس کو سمجھانے کیلئے تاکہ عام قارئین کو اس

بات کا شکوہ نہ رہے کہ ہمیں نظریہ کی سمجھ نہیں آتی۔ اگر سوزش کے عمل پر غور کیا جائے تو بات بہت حد تک واضع ہو جاتی ہے۔

جس مقام پر سوزش ہوتی ہے وہاں جلنے کا عمل شروع ہوتا ہے اور جلنے کے عمل میں آکسیجن معاون ثابت ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں کاربن ڈائی آکسائیڈ پیدا ہوتی ہے۔ اگر سوزش خفیف ہو تو یہ صرف اعصاب تک رہتی ہے۔ اس لئے کہ جسم کے باہر والے استر یا حصے اعصاب سے بنتے ہیں۔ اس لئے جلنے کے عمل سے وہاں پر رطوبات آجاتی ہیں یہ رطوبات لمف کہلاتی ہے اور یہ رطوبات غشائے مخاطی سے آتی ہیں۔ جس کے ساتھ ساتھ اس طرف خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے اور رطوبات میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سوزش ختم ہو جاتی ہے۔ پھر وہ رطوبات رک جاتی ہیں۔ یہ صورت اس وقت عمل میں آتی ہے جب سوزش کے ساتھ جلد زخم آجائے اور اگر سوزش کے ساتھ جلد پر زخم نہ ہو تو وہاں پر چھالے یا دانے پیدا ہو جاتے ہیں اور ان چھالوں اور دانوں میں وہی رطوبت ہوتی ہے جسے ہم لمف کہتے ہیں اور یہ سوزش کو رفع کرنے کی کوشش کرتی ہے اور جب تک دانے اور چھالے رہتے ہیں یہ سوزش بھی رہتی ہے۔

اس لئے بعض اوقات خون میں ایسے سوزشی مادے پیدا ہو جاتے ہیں جن سے اعصاب میں مستقل یا مسلسل چھالے یا دانے نکلتے رہتے ہیں۔ یہ چھالے اکثر سفیدی مائل ہوتے ہیں یا کبھی ہلکی زردی مائل یا پھر کبھی سرخی کی زیادتی ہوتی ہے۔ کیمیاوی طور پر لمفاوی رطوبت کھاری ہوتی ہے اور اندرونی طور پر جو مادہ سوزش پیدا کرتا ہے۔ وہ آتشکی مادہ ہوتا ہے۔ چاہے وہ شدید ہو یا خفیف۔

اوپر کی عبارت کا بغور مطالعہ کریں اس میں چند باتیں ہمیں واضع نظر آئیں گی۔

پہلی بات : آکسیجن کا پہنچنا' دوسری بات : آکسیجن کے جلنے کا عمل اور کاربن ڈائی آکسائیڈ کا پیدا ہونا۔ تیسری بات : رطوبات کا پیدا ہونا۔ کسی بھی سوزش کے دوران یہ تین مرحلے سامنے آئیں گے۔ یہ تو جانتے ہیں کہ انسانی وجود خلیوں سے مل کر بنا ہے اور

خلئے بنتے رہتے ہیں۔ اپنی قوت کیلئے غذا حاصل کرتے ہیں اور جب یہ بیکار ہو جاتے ہیں تو ان کو وجود سے خارج ہونا پڑتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی عمل رک جائے تو وجود انسانی ابتری کا شکار ہو جاتا ہے۔ جیسے خلیوں کے بننے کا عمل کمزور ہو جائے یا خلئے اپنی غذا حاصل نہ کر سکیں اور اپنی بقاء کھو بیٹھیں یا بے کار خلئے تباہ ہو کر ہمارے وجود سے خارج نہ ہو۔ ایسی صورت میں اس مقام پر کینسر پیدا ہو جائے گا۔ اس کیلئے خداوند عالم نے انسانی وجود میں یہ نظام قائم کر دیا کہ عضلات خون ہر خلئے تک پہنچاتے ہیں اور خون میں فولاد ہوتا ہے اور فولاد آکسیجن کو اپنے ہمراہ خلیوں تک لے جاتا ہے۔ جس کے باعث خلئے اپنی غذاء حاصل کرتے ہیں اور اس کے بعد خون میں گندھک کے عمل سے آکسیجن سے جلنے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور جلنے کے عمل سے بیکار خلئے تباہ و برباد ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد لمفاوی رطوبات ان مردہ خلیوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتی ہے۔ ان رطوبات میں کیمیاوی عمل پوٹاشیم کے ذریعے ہوتا ہے۔ اس کے بعد ان رطوبات کو غددِ جاذبہ جذب کر کے وجود سے باہر پھینک دیتے ہیں اور غددِ جاذبہ میں یہ عمل کیلشیم کے ذریعہ ہوتا ہے۔

قارئین اوپر کی ہماری اس تحریر سے خون کے کیمیاوی نظام کو باآسانی سمجھ گئے ہوں گے۔ اس نظام میں جہاں کہیں بھی خرابی ہوتی ہے وہاں پر مرض جنم لیتا ہے۔ جیسے خلیوں کو آکسیجن کی مقدار کم ملے تو ایسی صورت میں عضلات میں تحریک کم ہو جاتی ہے۔ اگر عضلات میں تحریک پیدا کر دی جائے تو خلئے میں آکسیجن کے پہنچنے کا نظام درست ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر آکسیجن کے جلنے کا عمل نہ ہو تو بے کار خلیوں کو تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ جس کے باعث وہ ایک جگہ جمع ہونا شروع ہو جائیں گے اور کینسر جنم لے لے گا۔ تو اس لئے ضروری ہے کہ غدد کے نظام کو تحریک دی جائے تو یہ حالت ٹھیک ہو جائے گی۔ اسی طرح اگر رطوبات کم پیدا ہوں تو یہ مردہ خلئے وجود سے خارج نہیں ہوں گے لہٰذا

اس طرح ضروری ہے کہ اعصاب کو تحریک دی جائے جس کے نتیجہ میں لمفاوی رطوبتیں پیدا ہوں گی اور مردہ خلیوں کو اپنے ساتھ بہا لے جائیں گی۔ اسی طرح غدد جاذبہ کا فنکشن خراب ہو جائے تو یہ رطوبتیں جذب ہو کر وجود سے خارج نہیں ہو گی۔ اس صورت میں ہمیں چاہئے کہ الحاقی مادوں کو تحریک دیں۔

اوپر کی اس تحریر سے آپ باآسانی اندازہ لگالیں گے کہ آپ بائیوکیمک ادویات کو کیسے کام میں لائیں اوران کو انسانیت کے فائدہ کیلئے کیسے استعمال کریں۔

یہاں پر ہم نے نظریہ مفرد اعضاء کے تحت تطبیق کر دی ہے اور اس تطبیق کو مکمل دلائل کے ساتھ قارئین تک پہنچادیا ہے۔ اب ہر قاری کا فرض ہے کہ وہ نظریہ مفرد اعضاء کے اصولوں کو سمجھنے کیلئے اس کا بغور مطالعہ کرے۔ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت تشخیص کر لینے کے بعد بائیوکیمک ادویہ کا انتخاب کرے اور مریضوں کیلئے تجویز کر دے۔ انشاء اللہ آپ دوا کے شفائی اثرات کو حیرت انگیز حد تک پائیں گے۔ لاعلاج امراض خواہ وہ حاد ہو یا مزمن انشاء اللہ نظریہ مفرد اعضاء کی تشخیص سے قابل علاج ہو جائیں گے۔ یہ طریقہ علاج کوئی مشکل طریقہ علاج نہیں۔ آسان اور سادہ ہے۔ اسے معمولی پڑھا لکھا انسان بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اپنے لئے اور انسانیت کیلئے فیض حاصل کر سکتا ہے۔ صاحب فن اور صاحب علم اشخاص کو چاہئے کہ اس نظریہ کو سمجھنے کے بعد فن طب کو چار چاند لگادیں۔ طب کی عظمت کو دنیا سے منوالیں۔ اب ہم استاد صابر ملتانیؒ کا فارما کوپیا تحریر کریں گے۔ جو انہوں نے سالہا سال کی محنت و ریاضت کے بعد عوام الناس کے سامنے پیش کیا۔ یہ وہ جواہرات ہیں جس کو جس نے بھی استعمال کیا وہ انہیں کا ہو گیا۔ اس میں ہر نسخہ شفائی اثرات کا حامل ہے۔ ہم نے کئی سال سے اس فارما کوپیا کو اپنا معمول مطب بنایا ہوا ہے۔ ہر پہلو سے جائزہ لینے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس سے بہتر، اس سے آسان اور اس سے زیادہ مفید فارما کوپیا ہونا مشکل ہے۔ اس کی ادویہ بنانا آسان ہے اور یہ ادویہ آسانی سے مل بھی جاتی ہیں۔

فارما کو پیا نظریہ مفرد اعضاء

اعصابی عضلاتی مجربات (سرد تر)۔

۱۔ اعصابی عضلاتی محرک: قلمی شورہ ۳ تولہ، تخم کاسنی ۵ تولہ، سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے تین ماشہ، دن میں چار بار، ہمراہ آب تازہ۔

۲۔ اعصابی عضلاتی شدید: نمبر ۱ میں جوکھار ۴ تولہ شامل کرلیں۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے تین ماشہ تک، دن میں چار بار، ہمراہ آب تازہ۔

۳۔ اعصابی عضلاتی ملین: نمبر ۲ میں گل سرخ ۸ تولہ شامل کریں۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے تین ماشہ تک، دن میں چار بار، ہمراہ آب تازہ۔

۴۔ اعصابی عضلاتی مسہل: نمبر ۳ میں کالادانہ ۲۰ تولہ کا اضافہ کریں۔

مقدار خوراک: ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک ہمراہ آب تازہ، اگر دوا کی نخودی گولیاں بنالیں تو ایک گولی سے ۲ گولی تک دن میں چار بار دیں۔

خواص: یہ دوا مجربات دماغ و اعصاب کو تحریک دیتے ہیں۔ غدد اور جگر میں تحلیل پیدا کرتے ہیں۔ قلب اور عضلات میں انتہائی تسکین پیدا کرتے ہیں۔ پیشاب کی جلن میں بہت فائدہ کرتے ہیں۔ پیشاب جبکہ اس کا رنگ زردی مائل ہو۔ خواہ اس میں پیپ آرہی ہو۔ سوزاک کے مرض میں یہ دواء اکسیر کا کام کرتی ہے۔ صفرادی پتھریوں میں یہ دوا فائدہ دیتی ہے۔ صفرادی چھپاکی کو ختم کرتی ہے۔ بے چینی گھبراہٹ اور خفقان میں اس کا استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔ سوزشی نزلہ میں گلا غرش ہو، مریض جلن اور گرمی کی شکایت کرے تو یہ دوا بہت جلد فائدہ کرتی ہے۔

عضلاتی اعصابی (خشک سرد) مجربات

نلاتی اعصابی محرک: کرنجوہ، آملہ ہر ایک ۵ تولہ سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ۱ماشہ تک ہمراہ آب تازہ۔

۲۔ عضلاتی اعصابی شدید : نمبر ۱میں پھٹکڑی سوختہ ۱۰ تولہ شامل کریں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ۱ ماشہ تک ہمرہ آب تازہ۔

۳۔ عضلاتی اعصابی ملین : نمبر ۲ ہلیلہ سوختہ ۲۰ تولہ ملادیں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ایک ماشہ 'دن میں چار بار ہمرہ آب تازہ۔

۴۔ عضلاتی اعصابی مسہل : نمبر ۳ میں جلاپا ۲۰ تولہ ملالیں اور نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک : ایک ایک گولی دن میں چار بار۔

خواص : یہ مجربات عضلات کو تحریک اور غدد کو تسکین اعصاب میں تحلیل پیدا کرتے ہیں۔ بلغمی امراض میں اس کا استعمال موثر ثابت ہوا ہے۔ بلغمی دمہ' دائیں طرف سر کا سرد' سر میں بلغم' جماؤ اور اس سے سر درد' جریان منی' سیلان الرحم' ملیریا بخار' چیچک' خسرہ' تپ محرقہ اسہال کالی کھانسی اور دل ڈوبنے میں اس کا استعمال بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی اور ذیابیطس میں یہ اکسیر دوا ہے۔

عضلاتی غدی مجربات (خشک گرم)

۱۔ عضلاتی غدی محرک : لونگ ایک تولہ' دار چینی ۳ تولہ دونوں کا سفوف بنائیں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۴بار۔ ہمراہ آب تازہ۔

۲۔ عضلاتی غدی شدید : نمبر ۱میں جاوتری ۲ تولہ ملالیں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۴بار۔ ہمراہ آپ تازہ۔

۳۔ عضلاتی غدی ملین : نمبر ۲ میں مصبر ۶ تولہ شامل کرلیں۔ نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک : ایک تا دو گولی چار بار دیں۔

۱۔ عضلاتی غدی مسہل : نمبر ۳ میں حنظل ۴ تولہ ملالیں اور نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک : دن میں ایک تا دو گولی چار بار دیں۔

خواص : یہ مجربات عضلات میں تحریک، جگر میں تسکین اور دماغ و اعصاب میں تحلیل پیدا کرتے ہیں۔ محرقہ بخار اور نمونیہ کی عمدہ دوا ہے۔ سنگرہنی، پیشاب کی زیادتی، کابوس، کالی کھانسی، اختناق الرحم، باؤگولا پیٹ درد، اسہال، تھوک کی زیادتی، نزلہ زکام، بلغمی دمہ، جسم میں تشنجی کیفیت، درد عصابہ یعنی دائیں طرف سر کا درد، پیٹ اور سینے کا دوری درد، مردانہ امراض میں یہ دوا شہوت لاتی ہے۔ امساک پیدا کرتی ہے۔ عورتوں کیلئے درد حیض میں اور لیکوریا کو ختم کرتی ہے۔ آتشک کو جڑ سے ختم کرتی ہے۔ فالج لقوہ، عظم طحال اور گردوں کے فعل کو دور کر کے گردوں کے فعل کو درست کرتی ہے۔ استسقاء میں بے حد مفید ہے۔

غدی عضلاتی مجربات مزاج (گرم خشک)

۱۔ غدی عضلاتی محرک : اجوائین دیسی، تیزپات ہر ایک ۴ تولہ سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک : ۱ ماشہ سے ۴ ماشہ دن میں چار بار۔ ہمراہ آب تازہ۔

۲۔ غدی عضلاتی شدید : نمبر ۱ میں رائی ۴ تولہ مزید ملالیں۔

مقدار خوراک : ۱ سے ۴ ماشہ تک۔

۳۔ غدی عضلاتی ملین : نمبر ۲ میں گندھک آملہ سار ۱۲ تولہ ملالیں۔

مقدار خوراک : ۴ رتی سے ایک ماشہ ہمراہ آب تازہ۔

۴۔ غدی عضلاتی مسہل : نمبر ۳ میں ۱ تولہ جمالگوٹہ مزید ملالیں۔

مقدار خوراک : ۱ رتی سے تین رتی تک۔

خواص : یہ مجربات غدد میں تحریک، اعصاب میں تسکین اور عضلات میں تحلیل پیدا کرتے ہیں۔ ریاح شکم کی زیادتی، فم معدہ کا درد، آنتوں میں بے چینی، ریاح شکم کی زیادتی کی وجہ سے اسہال، خون میں یورک ایسڈ کی زیادتی، دانت پھوڑے، پھنسی،

چنبل' خارش' گردے اور مثانہ کی پتھریاں' سیاہ یرقان' بواسیر خونی۔

نوٹ : (ریاحی بواسیر کیلئے عضلاتی غدی دوائیں) خشک کھانسی' تشنجی دمہ' رعشہ' جوڑوں کا درد' دانتوں کا درد' چہرہ اور جلد سیاہ' آواز میں گھڑ گھڑاہٹ' اس دوا کی نمایاں علامات ہیں۔ یہ دوا سرطان میں بہت فائدہ دیتی ہے۔ خاص طور پر جلد کا سرطان' پستان کا سرطان' پھیپھڑوں کا سرطان' اس دوا کا بار بار استعمال اور پرہیز مریض کو شفا دیتا ہے۔

غدی اعصابی مجربات (گرم تر)

۱۔ غدی اعصابی محرک : زنجبیل ۵ تولہ' نوشادر ۲ تولہ دونوں کا سفوف بنالیں۔

مقدار خوراک : ۲رتی سے ۲ماشہ ہمراہ آب تازہ۔

۲۔ غدی اعصابی شدید : نمبر ۱ میں مرچ سیاہ ۱ تولہ ملالیں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ۱ ماشہ تک۔

۳۔ غدی اعصابی ملین : نمبر ۲ میں سنا مکی ۸ تولہ ملالیں۔

مقدار خوراک : ۴رتی سے ایک ماشہ۔

۴۔ غدی اعصابی مسہل : نمبر ۳ میں ریوند عصارہ ۱ تولہ مزید شامل کریں۔

مقدار خوراک : ۲ رتی سے ۴ رتی تک۔

خواص : یہ مجربات غدد میں تحریک اور عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین پیدا کرتے ہیں۔ یہ یرقان اصفر میں بہت اعلیٰ دوا ہے۔ خونی بواسیر میں اس کا استعمال فائدہ کرتا ہے۔ صفراء کی زیادتی جلد کا پیلا پڑ جانا۔ خون کی کمی' پیشاب کی جلن' خارش' پھوڑے' پھنسیاں' پیچش' جگر کا بڑھ جانا' مالیخولیا مراقی' جنون' جوڑوں کا درد' سرعت انزال' ریاحی دردیں' حیض کی زیادتی' استسقاء کو ختم کر دیتی ہے اور دوبارہ پیدا بھی نہیں ہونے ہوتی۔

اعصابی غدی مجربات (تر گرم)

۱۔ اعصابی غدی محرک : سہاگہ ۳ تولہ ٗ ملٹھی ۳ تولہ سفوف بنائیں۔

مقدار خوراک : ۱ماشہ سے ٦ ماشہ ہمراہ آب تازہ۔

۲۔اعصابی غدی شدید : نمبر ۱ میں آک کا دودھ نصف تولہ ملالیں۔

مقدار خوراک : نصف رتی سے ۴ رتی۔ ہمراہ آب تازہ۔

۳۔ اعصابی غدی ملین : نمبر ۲ میں ریوند چینی ۴ تولہ اضافہ کریں۔

مقدار خوراک : ۴ رتی سے ۱ ماشہ۔

۴۔اعصابی غدی مسہل : نمبر ۳ میں سقمونیا ۵ تولہ ملالیں۔ نخودی گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک : ۱+۱ دن میں چار بار۔

خواص : سوزاک کیلئے بہترین دوا ہے۔ جب پیشاب قطرہ قطرہ آرہا ہو۔ پیشاب کی نالی میں زخم ہو۔ گردوں اور مثانے سے پیپ کا اخراج ہو تو یہ دواء اکسیر کا کام کرتی ہے۔ حیض کی زیادتی خواہ کسی قدر حیض آرہا ہو۔ زیادتی سے اس کو فوراً بند کرتی ہے۔ ایسا لیکوریا جو جلن پیدا کرتا ہو ٗ زرد رنگ کا ہو یا سفید پانی کی طرح ٗ جلن پیدا کرنے والا تو یہ دواء مفید ثابت ہوتی ہے۔ سرعت انزال کے مریضوں کو اس دواء کا استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ ان کیلئے یہ شافی دواء ہے۔ گلے کی خراش اور خراش دار نزلہ ٗ خراش دار کھانسی ٗ خراش دار دمہ جس سے جما ہوا زردی مائل بلغم خارج ہو۔ ایسے مریضوں کا دمہ جن کو کبھی کبھی سوزاک ہو چکا ہو۔ یہ دواء ان کے دمہ کو جڑ سے نکال دیتی ہے۔ الرجی چھپاکی کیلئے یہ دوا بہت مفید ہے۔ مگر یاد رکھیں یہ ان لوگوں کو دیں جن کو چھپاکی دن میں تنگ کرتی ہے اور گرم ماحول میں زیادہ ہو جائے۔ رات کو پیدا ہونے والی چھپاکی اور سرد ماحول سے جنم لینے والی چھپاکی عضلاتی غدی دواء دیں۔ جریان خون کیلئے خواہ کسی طرح سے آرہا ہوں انتہائی

کامیاب دواء ہے۔ گردے، مثانے اور آنتوں کی سوزش کیلئے سکون بخش دواء ہے۔ ورم زائدبا عود اپنڈکس میں اس کا استعمال بار بار کرنا چاہئے جن سے مریض کے درد کو سکون آئے گا اور مرض ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائے۔

اعصابی غدی مجربات اعصاب کو تحریک دیتے ہیں۔ عضلات میں تسکین پیدا کرتے ہیں اور غدد میں تحلیل پیدا کرتی ہے۔ دماغی امراض کے مریضوں کو بہت فائدہ دیتے ہیں۔ انتہائی مقوی دوا ہے۔ نسیان کو ختم کرتی ہے۔ دماغ کی خشکی کو ختم کر کے سکون دیتی ہے۔ لکھنے پڑھنے والے اشخاص کیلئے اس دوا کا استعمال ہمیشہ فائدہ کرتا ہے۔ تپ دق کیلئے اس دوا کا استعمال انتہائی موثر ہے۔

مقویات

۱۔ عضلاتی اعصابی مقوی (نسخہ): پوست ہلیلہ زرد کابلی وسیاہ و آملہ بسفائج اسطخودوس، کشمش، منقیٰ۔ ہر ایک 1 تولہ کشتہ فولاد ا تولہ۔

بنانے کا طریقہ: تمام دواؤں کا سفوف بنالیں۔ روغن بادام یا گھی سے چرب کریں اور ایک سیر چینی کا قوام بنا کر یہ تمام ادویہ کا سفوف اس میں ملادیں۔

مقدار خوراک: ا تولہ سے چھ ماشہ تک۔

فوائد: نسیان کی اکسیر دوا ہے۔ نزلہ، زکام، بلغمی کھانسی، دماغ میں بلغم کا جماؤ، سر درد جریان، ذیابیطس وغیرہ کی بہترین دوا ہے۔

۲۔ عضلاتی غدی مقوی (نسخہ): کشتہ کچلا سفوف ا تولہ، جائفل، جاوتری، لونگ، دار چینی، خولنجاں، بابچھڑ، افسنتین ہر ایک ا تولہ۔

بنانے کا طریقہ: تمام ادویہ کو باریک پیس کر ۳ پاؤ شہد میں ملا کر معجون بنالیں۔

مقدار خوراک: ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک۔

فوائد: فالج، لقوہ، رعشہ، عرق النساء، کمر کا درد، قولنج، نامردی، بوڑھوں کا استرخائے مثانہ، پیشاب کا زیادہ آنا وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ جوڑوں کے درد کیلئے اس سے

بہتر دوا کا ملنا مشکل ہے۔ افیون کے سمی اثرات کو ختم کرتی ہے۔

۳۔ غدی عضلاتی مقوی (نسخہ) : مربہ آملہ خشک ۱۰ تولہ' زنجبیل' پودینہ' اجوائن دیسی' فلفل سیاہ' مصطگی' فلفل دراز' عقر قرحا' بادیان' زیرہ سیاہ' ہر ایک ڈھائی تولہ' زعفران ۹ ماشہ۔

بنانے کا طریقہ : مربہ آملہ کو کوٹ کر حلوہ سا بنالیں۔ بقایا ادویہ کو کوٹ پیس لیں۔ ان تمام دواؤں کے وزن سے دگنی چینی کا قوام بنالیں اور دواؤں کے وزن کے مطابق شہد شامل کر کے تمام ادویہ کو اس میں ملالیں۔

مقدار خوراک : ۱ ماشہ سے ۱ تولہ۔

فوائد : جگر کو طاقت دیتا ہے۔ منہ سے بدبو کو دور کرتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی گردے کا درد' سنگ گردہ مثانہ' بواسیر' ہیضہ' پرانے دست' ہاضمہ کی خرابی اور اس سے پیدا ہونے والا سر درد میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ نامردی کے وہ مریض جن کو شہوت آئے مگر جیسے ہی وہ عورت کے پاس جائیں تو وہ ختم ہو جائے' کیلئے مفید ہے۔

۴۔ غدی اعصابی مقوی (نسخہ) : مغز چلغوزہ' پستہ' مغز اخروٹ' فندق' کنجد مقشر' مغز خربوزہ' مغز تخم خیارین' مغز پنبہ دانہ' ثعلب مصری' مغز بادام شیریں' تخم گاجر' تخم پیاز' ہر ایک ۲' ۲ تولہ' تمام ادویات کو کوٹ پیس کر باریک کریں اور سہ چند شہد میں ملالیں۔

مقدار خوراک : ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح و شام۔

فوائد : انتہائی مقوی باہ ہے۔ جگر کو قوت دیتا ہے۔ گردوں کی تقویت کے ساتھ گردوں کی سوزش کیلئے بہترین دوا ہے۔ ایسے مریض جن کے مادہ میں جراثیم ختم ہو جائیں ان کو اگر تین ماہ تک کھلائیں تو جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ مادہ منویہ میں سے پیپ کو ختم کرتا ہے۔

۵۔ اعصابی غدی مقوی (نسخہ) : میدہ گندم' تخم کدو مقشر' تخم تربوز مقشر' گوند کیکر ہر

ایک دو چھٹانک' گائے کا گھی ۴ چھٹانک' شیرہ گاؤ ۲ سیر۔

بنانے کا طریقہ: گندم کے میدے کو ہلکی آنچ پر بھون کر سرخ کرلیں۔ بقایا تمام ادویہ کو کوٹ کر یکجا کرلیں۔ بھونے ہوئے میدے اور بقایا ادویہ کو ملا کر دودھ میں ڈال دیں۔ جب خشک ہو جائیں تو آنچ ہلکی کر دیں۔ آہستہ آہستہ ہلاتے جائیں۔ اس قدر پکائیں کہ پانی بالکل اتر جائے اور اس میں لیس پیدا ہو جائے۔ اگر گھی کم ہو تو مزید گھی ڈال دیں تاکہ حلوہ تربہ ترین جائے۔

مقدار خوراک: ۱ چھٹانک صبح و شام۔

فوائد: یہ دماغ کو قوت دینے والی بہترین ٹانک ہے۔ بدن کو فربہ کرتی ہے۔ سرعت انزال کیلئے بہت مفید ہے۔ دماغی کام کرنے والے اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

۶۔ اعصابی عضلاتی مقوی (نسخہ): گاؤزبان' ابریشم مقرض' کشنیز ہر ایک ۱۰ تولہ برادہ صندل ۵ تولے' الائچی خورد ۱ تولہ' عرق گلاب دو سیر' آب انار شیریں' نصف سیر' چینی ۲ سیر۔

بنانے کا طریقہ: پہلے گاؤزبان' ابریشم' کشنیز' صندل کو عرق گلاب میں بھگوئیں' صبح جوش دیں۔ جب عرق ایک چوتھائی رہ جائے اسے چھان لیں پھر اس میں آب انار شیریں ملا کر اور چینی سفید ملا کر آگ پر رکھیں۔ خمیرہ کے قوام پر لا کر خوب گھوٹیں تاکہ سفید ہو جائے۔

مقدار خوراک: ۵ ماشہ تا ۹ ماشہ۔

فوائد: دل کی دھڑکن' خفقان طبعیت کی بے چینی' دماغ کی خشکی۔ بے خوابی' فشا الدم' سرعت انزال' صفراوی نزلہ' کھانسی' معدے اور آنتوں کے صفراوی زخم کیلئے یہ دوا اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

اکسیرات

۱۔ اعصابی عضلاتی اکسیر (نسخہ) : کشتہ قلعی، طباشیر، الائچی کلاں ۱+۱ تولہ، ورق نقرہ ۳۰ ماشہ۔ تمام ادویہ کو خوب کھرل کر کے مثل غبار بنالیں۔ مقدار خوراک ۴ رتی سے ۱ ماشہ تک۔

فوائد : سرعت انزال کی بہترین دوا ہے۔ صفراوی جریان، صفراوی لیکوریا، سوزاک، خفقان قلب، فشار الدم، چھپاکی کیلئے بہت مفید دوا ہے۔

۲۔ عضلاتی اعصابی اکسیر (نسخہ) : سم الفار ۱ ماشہ، کشتہ چاندی ۲ ماشہ، ہلیلہ سیاہ ۵ تولہ۔ تمام دواؤں کو پیس کر خوب کھرل کریں اور دانہ ماش کے برابر گولی بنائیں۔ مقدار خوراک ۱ گولی دن میں چار بار۔

فوائد : یہ دوا تقویت باہ کیلئے بہت مفید ہے۔ جریان میں فوراً اثر کرتی ہے۔ شوگر، بلغمی دمہ، چیچک، خسرہ، جلد پر چھلکے دار خارش۔

۳۔ عضلاتی غدی اکسیر (نسخہ) : شنگرف ایک حصہ، مرمکی ۳ حصے اس کو متواتر کھرل کریں، مقدار خوراک ۱ رتی سے ۳ رتی تک۔

فوائد : فالج، لقوہ، ضعف اعصاب، تھکن، رعشہ، آتشک جذام، خارش، نزلہ، زکام۔ دمہ، مقوی باہ، ممسک۔

۴۔ غدی عضلاتی اکسیر (نسخہ) : پارہ ایک حصہ، گندھک آملہ سار ۷ حصے، مسلسل کھرل کریں۔ یہاں تک کہ سیاہ رنگ ہو جائے۔

مقدار خوراک : ۱ رتی سے ۱ ماشہ۔

فوائد : دمہ کی بہترین دواء ہے۔ بند نزلہ، سینے کی خراخراہٹ، مقوی بدن، آتشک، جذام، ریاحی اسہال، خارش، داد، چنبل، رعشہ، فالج، لقوہ، قروح خبیثہ، احتلام۔

۵۔ غدی اعصابی اکسیر (نسخہ) : ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ، زنجبیل ۴ تولہ، فلفل سیاہ ۳ تولہ۔

بنانے کی ترکیب : تمام دواؤں کو پیس کر خوب کھرل کریں۔ زردی مائل سفوف بن جائے گا۔

مقدار خوراک : ارتی سے اماشہ۔

فوائد : استسقاء کی بہت اچھی دوا ہے۔ دردوں کو تحلیل کرتی ہے۔ جن زخموں سے مسلسل پیپ رستی ہو اور خشک نہ ہوتے ہوں۔ پیچش، مروڑ، پیشاب کی جلن، سل و دق، سوداوی بخار، تپ محرقہ، یرقان، سؤالقرنیہ، ریاح شکم، صفراوی خارش۔

اعصابی غدی اکسیر (نسخہ) : حجر الیہود، کہربا، نوشادر، الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشہ، قند سفید ۲ تولہ۔

بنانے کی ترکیب : ان تمام دواؤں کو خوب باریک پیس کر کھرل کریں۔ مقدار خوراک اماشہ سے ۳ ماشہ۔

فوائد : صفراوی لیکوریا کیلئے بہت اعلیٰ دوا ہے۔ رحم کے زخم، پیپ کا آنا، گردوں کے اور مثانہ کے زخم، سوزاک، صفراوی کھانسی، سل و دق، سیلان خون میں بہت مفید ہے۔

تریاق

صابی عضلاتی تریاق (نسخہ) : افیون اماشہ، لوبان کوڑیا اتولہ، قند سفید اتولہ۔

نے کی ترکیب : تمام دواؤں کو خوب پیس کر سفوف تیار کریں۔

ندار خوراک : نصف رتی سے اماشہ۔

ئد : ہر قسم کے دردوں اور بے چینی، درد گردہ، درد جگر، صفراوی کھانسی، سوزاک، سینہ کی جلن، اخراج خون، حیض کی تنگی، پیچش۔ بچوں اور بوڑھوں کو نہ دیں۔

ضلاتی اعصابی تریاق (نسخہ) : سرمہ سیاہ اتولہ، ریٹھے کا چھلکا ۹ تولہ۔

انے کی ترکیب : ریٹھے کے چھلکے کو باریک پیس لیں۔ سرمہ سیاہ کھرل میں ڈال کر ریٹھے کا سفوف تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ باریک ہو

جائے۔ مقدار خوراک ۱رتی سے ۳رتی۔

فوائد: بلغمی امراض کیلئے بہترین دوا ہے۔ اٹھرا کی شکار عورتیں اور بچوں کے لئے بہت اعلیٰ دوا ہے۔

عضلاتی غدی تریاق (نسخہ): اجوائن دیسی حسب ضرورت چینی کے پیالے میں ڈال کر گندھک کا تیزاب اس قدر ڈالیں کہ اجوائن معمولی سی تر ہو جائے اور اسے محفوظ مقام پر رکھیں۔ پندرہ بیس دن کے بعد اس کو کوٹ کر کام میں لائیں۔

مقدار خوراک: ۲رتی سے ۱ماشہ۔

فوائد: کیچوں کے خاتمہ کیلئے اکسیر ہے۔ ہیضہ' درد شکم' بد ہضمی' پرانے دست کیلئے بہت مفید دوا ہے۔ معدے کے کینسر کیلئے اس سے بہتر دوا کا ملنا مشکل ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ کا کینسر چند ہفتوں میں ختم ہو جاتا ہے۔ منہ کے چھالوں کو کلیاں کرانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

غدی عضلاتی تریاق (نسخہ): مرچ سرخ ۱ چھٹانک' رائی ۱ چھٹانک۔

بنانے کی ترکیب: باریک پیس کر نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک: ۱گولی سے ۴گولی تک۔

فوائد: ہیضہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ مقوی معدہ اور امعاء ہے۔ ہلکاؤ کے مریضوں کیلئے آب حیات ہے۔ باؤلا کتا کاٹ جائے۔ مریض اگر بولنا بند کر دے یا لکنت شروع ہو جائے تو اس دوا کو زبان پر ملیں۔

غدی اعصابی تریاق (نسخہ): نیلا تھوتھا' جمالگوٹہ' شیر مدار ہر ایک ایک تولہ' رائی ۱۰ تولہ' سہاگہ ۷ تولہ۔

بنانے کی ترکیب: نیلا تھوتھا اور جمالگوٹہ کو باریک پیس لیں۔ پھر شیر مدار ملا کر کھرل کریں۔ اس کے بعد رائی اور سہاگہ ملائیں۔

مقدار خوراک ۲چاول سے ۱ماشہ تک۔

فوائد : پرانے زخم جو مندمل نہ ہوں۔ پیپ رستی ہو۔ ناسور کینسر' یہ دواء ان امراض میں ابر رحمت ہے۔ وجع المفاصل' تپ دق' نچلے دھڑ کا فالج' بواسیر کیلئے بہت عمدہ دوا ہے۔

اعصابی غدی تریاق (نسخہ) : شیر مدار ۱ حصہ' ہلدی ۱۰ حصہ۔

بنانے کا طریقہ : دونوں کو ملا کر ۱۰ منٹ تک کھرل کریں۔

مقدار خوراک : ۲ چاول سے ایک ماشہ تک۔

فوائد : یہ وہ تریاق دوا ہے جس کو استاد صابر ملتانی ؒ نے تپ دق کیلئے پورے وعدے کے ساتھ پیش کیا ہے۔

قہوہ جات

قہوہ جات نہایت سریع الاثر ہوتے ہیں۔ حاد امراض میں اس کا اثر جلد ہوتا ہے۔ سریع النفوذ ہونے کی وجہ سے ہم ان کا ذکر نہایت تاکید کے ساتھ کریں گے۔

۱۔ اعصابی عضلاتی قہوہ : بڑی الائچی ۵ عدد' گل سرخ ۶ ماشہ' چائے کی پتی آدھا ماشہ۔

بنانے کا طریقہ : یہ تمام اشیاء ڈیڑھ پاؤ پانی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں۔ جب یہ پانی پک کر ایک پاؤ رہ جائے تو اسے کسی صاف پیالے میں پُن چھان کر ڈال دیں اور اس میں حسب ذائقہ چینی ملا لیں۔

خواص : یہ قہوہ اعصاب کو تحریک دیتا ہے۔ غدد میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ قلب اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔ اس قہوہ کے استعمال سے پیشاب کی جلن فوراً چلی جاتی ہے۔ خفقان قلب کو یہ قہوہ بہت جلد فائدہ دیتا ہے۔ اس کے ساتھ بے چینی' گھبراہٹ کیلئے انتہائی مجرب ہے۔

پیشاب زردی مائل آرہا ہو خواہ اس میں پیپ آرہی ہو خواہ اس میں خون آرہا ہو۔ یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔ سوزاک کے مرض میں یہ قہوہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

صفراوی پتھریاں اس قہوہ کے استعمال سے جاتی رہتی ہیں۔ پیشاب کھل کر آتا ہے۔
پیشاب کی بندش ختم ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر کے مریضوں کو اس قہوہ کے استعمال
سے فوراً افاقہ ہوتا ہے۔ سوزشی نزلے جو گلے میں خراش پیدا کرتے ہیں' مریض
جو جلن اور گرمی کی شکایت کرتا ہے تو اس قہوہ کے دینے سے بہت جلد فائدہ ہوتا
ہے۔ چھوٹے بچوں کو جب پیاس کی زیادتی ہو یا ان کو سبز رنگ کے اسہال آ رہے
ہوں۔ اس قہوہ کے استعمال سے بچوں کی یہ شکایت جاتی رہتی ہے۔ بڑے لوگوں کی
پیاس میں بھی یہ قہوہ بہت کام کرتا ہے۔ اس قہوہ کا استعمال ان لوگوں کو بھی فائدہ
کرتا ہے جن کو خون کا اخراج ہو رہا ہو۔ خواہ وہ کسی مقام سے ہو۔ یہ قہوہ یرقان کے
مریضوں کو بھی فائدہ کرتا ہے مگر اس کے ساتھ کسی غدی اعصابی دواء کا دینا
ضروری ہے۔

۲۔ عضلاتی اعصابی قہوہ (نسخہ) : زرشک چھ ماشہ' چائے کی پتی ایک ماشہ۔

بنانے کا طریقہ : ڈیڑھ پاؤ پانی ڈال دیں اور اس کو آنچ پر رکھ دیں۔ جب پانی جل کر ایک
پاؤ رہ جائے تو اسے پُن چھان کر استعمال کریں۔

خواص : یہ قہوہ عضلات کو تحریک دیتا ہے۔ غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل پیدا
کرتا ہے۔ یہ قہوہ انتہائی مقوی قلب ہے۔ جب دل گھٹتا ہو' مریض کو خوف آ رہا ہو
اور وہ محسوس کرتا ہو کہ میں اب مر جاؤں گا یعنی موت کا خوف ہو۔ اس قسم کے
مریضوں میں یہ قہوہ اکسیر کا کام کرتا ہے۔ بلغمی دمہ میں یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔
تقریباً اسی فیصد کھانسی والے مریضوں کا علاج اسی سے ہو جاتا ہے۔ سر میں بلغم کا
جماؤ ہو اور اس کی وجہ سے درد ہو' سر میں چیونٹیاں چلتی ہوئی محسوس ہوں۔ پرانے
شقیقہ سر درد کے مریض جن کے سر کے درد کا مرکز سر کا دائیاں حصہ ہو۔ کالی
کھانسی میں بھی اس کا استعمال بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ پیشاب کی زیادتی اور
ذیابیطس والے مریضوں کو اس قہوہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ ملیریا بخاروں کو اس

قہوہ کے استعمال سے راحت پہنچتی ہے۔ علاوہ ازیں چیچک، خسرہ، تپ محرقہ، اسہالی میں یہ قہوہ جلد فائدہ کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے بدن میں قوت محسوس ہوتی ہے اور چندبار کے استعمال سے بخار اتر جاتا ہے۔ خواتین کیلئے یہ قہوہ انتہائی موثر ثابت ہوتا ہے۔ جن کو سیلان الرحم ہو یا مزمن ورم رحم ہو۔ وہ خواتین جو جلد تھک جاتی ہوں، کمر اور کندھے درد کرتے ہوں اور اکثر پریشانی اور خوف کا شکار رہتی ہوں، وہ خواتین جن کو حیض سیاہی مائل اور لوتھڑوں کی شکل میں آتا ہے اور جلد ختم ہو جاتا ہے۔ اس قہوہ کو استعمال کریں اور فائدہ اٹھائیں۔ اس قہوہ کے استعمال سے وہ یقیناً راحت اور خوشی محسوس کریں گی۔ بچوں کیلئے یہ قہوہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ وہ بچے جو سوکڑا کے شکار ہوں، وہ بچے جن کو پتلے پانی جیسے اسہال آرہے ہوں۔

یہ قہوہ بدہضمی کے مریضوں کو بہت فائدہ کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے اور خون خوب پیدا ہوتا ہے۔ اسہال کے مریضوں کیلئے واقعی بہت اچھا قہوہ ہے اور مزمن پیچش، سنگرہنی میں اس کا استعمال فائدہ کرتا ہے۔

۳۔ عضلاتی غدی قہوہ (نسخہ): لونگ ۹ عدد، دار چینی ۶ ماشہ، منقیٰ ۱۵ عدد۔

بنانے کا طریقہ: ڈیڑھ پاؤ پانی میں یہ تمام اشیاء ڈال کر ہلکی آنچ پر رکھ دیں۔ جب ایک پاؤ رہ جائے تو پن چھان کر استعمال کریں۔

خواص: یہ قہوہ عضلات میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ تپ محرقہ میں اس قہوہ کا استعمال مریض کو قوت دیتا ہے اور بخار کو اتار دیتا ہے۔ نمونیہ کے لئے انتہائی موثر دوا ہے۔ بچوں کو جب سردی لگ جائے یا وبائی نزلہ کا شکار ہو جائیں تو یہ قہوہ تھوڑا تھوڑا بار بار پلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ یہ قہوہ پیشاب کی زیادتی کو کنٹرول کرتا ہے۔ ذیابیطس کے مریض اس قہوہ سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کالی کھانسی کے مریضوں کیلئے یہ اکسیری قہوہ ہے۔ وہ خواتین جن کو حیض کم آتا ہے اور ساتھ ہی لیکوریا بھی ہو یا حیض بالکل بند ہو جائے تو

انہیں اس قہوہ کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسی طرح یہ قہوہ مردوں کیلئے بھی انتہائی مفید قہوہ ہے۔ یہ نامردی کو ختم کرتا ہے اور شہوت لاتا ہے۔ امساک پیدا کرتا ہے۔ اسی طرح آتشک کے مریضوں کو یہ قہوہ دینے سے مرض جڑ سے ختم ہو جاتا ہے۔
اختناق الرحم یعنی باؤ گولا کو یہ دوا بہت فائدہ کرتی ہے۔ پیٹ میں ریاح کی زیادتی ہو اور پیٹ کا درد ہو تو یہ قہوہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ اسہال میں اس کا استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔ نزلہ' زکام' بلغمی دمہ' دباؤ نزلہ اس قہوہ کے استعمال سے ختم ہو جاتا ہے۔ جسم میں اگر تشنجی کیفیت ہو اور ساتھ ہی بدن میں دردیں ہوں تو اس قہوہ کے استعمال سے فوراً افاقہ ہو جاتا ہے۔ درد عصابہ میں قہوہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ ورم جسم کے اندر کسی عضو پر ہو یا سطح پر ہو مگر رنگت سرخ ہو تو اس قہوہ کا استعمال انتہائی موثر ہوتا ہے۔ یہ قہوہ خون کی کمی کو بہت جلد پورا کر دیتا ہے۔ چوٹ لگ جانے کی صورت میں اگر ورم یا درد ہو تو اس دوا کا استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔ اگر دل بیٹھتا ہو اور خوف سے دل کی دھڑکن بڑھ جائے تو اس قہوہ کو استعمال کرنا چاہیے۔ ورم لوزہ تین کے مریضوں کو اس قہوہ سے جس قدر فائدہ ہوتا ہے اتنا شائد اور کسی دوا سے نہ ہو۔ یہ قہوہ بڑھی ہوئی تلی کو اپنی جگہ واپس لاتا ہے۔ دل پھول جانے میں یہ قہوہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ یہ قہوہ گردوں کی سردی کو دور کرتا ہے اور گردوں کے فعل کو درست کر دیتا ہے۔ اس لئے یہ گردوں کی سوزش میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ استسقائی حالتوں میں یہ قہوہ فائدہ کرتا ہے۔

۴۔ غدی عضلاتی قہوہ (نسخہ) : اجوائن دیسی ۶ ماشہ' تیز پتہ ۲ عدد' انجیر خشک ۳ عدد۔
بنانے کا طریقہ : یہ تمام اشیاء ڈیڑھ پاؤ پانی میں ڈال دیں۔ جب ایک پاؤ رہ جائے تو پُن چھان کر استعمال میں لائیں۔
خواص : یہ قہوہ غدد میں تحریک' اعصاب میں تسکین اور عضلات میں تحلیل پیدا کرتا ہے۔ یہ قہوہ معدہ اور آنتوں کے امراض کیلئے بہت مفید ہے۔ فم معدہ کے درد میں

اس کے استعمال سے فوراً درد ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ہمارا بار ہا کا تجربہ ہے۔ آنتوں میں بے چینی' ریاح کی زیادتی اور ریاح کی زیادتی کی وجہ سے اسہال میں یہ قہوہ بہت جلد ان علامات کو ختم کرتا ہے اور مریض کو سکون پہنچاتا ہے۔ تبخیر معدہ کے مریض جو ذہنی طور پر پریشان اور وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان کیلئے یہ قہوہ بہت فائدہ کرتا ہے۔ وہ لوگ جن کے خون میں یورک ایسڈ کی زیادتی ہو جائے ان کو اس قہوہ کا استعمال مسلسل کرنا چاہئے۔ جس کے باعث وہ اس پریشانی سے نجات پائیں گے۔ وہ مریض جو جوڑوں کے درد کا شکار ہوں۔ ان کو اس قہوہ سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ قہوہ پھوڑے پھنسیوں' چنبل' خارش' بواسیر وغیرہ اور خون کی خرابی کے امراض میں مفید ہے۔ سیاہ یرقان میں اس قہوہ کے استعمال سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ خشک کھانسی' تشنجی دمہ اس دوا کے استعمال سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ یہ بلغم کو پتلا کر کے خارج کرتا ہے۔ یہ قہوہ سوزشی امراض کو ختم کر دیتا ہے۔ اس لئے بخاروں میں اس کا استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔ رعشہ کے مریضوں کو استعمال ضرور کرنا چاہئے۔ دانتوں کے درد میں اس کے استعمال سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ چہرہ اور جلد کی سیاہی میں اس قہوہ کے استعمال سے سیاہی صاف ہو جاتی ہے اور جلد اور چہرہ خشک ہو جاتا ہے۔ یہ قہوہ سرطان کے مریضوں کیلئے بہت اعلیٰ دوا ہے۔ خاص کر جلد کا سرطان پستان کا سرطان اور پھیپھڑوں کا سرطان گردوں کے امراض میں یہ قہوہ بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ جب گردہ اور مثانہ میں پتھریاں پیدا ہو جائیں تو یہ قہوہ ان پتھریوں کو ریت بنا کر خارج کرتا ہے۔ ذیابیطس کے امراض میں یہ قہوہ فائدہ کرتا ہے۔ وہ خواتین جو ورم خصیتہ الرحم کا شکار ہوں ان کو یہ قہوہ بہت مفید ہوتا ہے۔

۵۔ غدی اعصابی قہوہ (نسخہ) : ادرک چھ ماشہ 'سونف چھ ماشہ۔

بنانے کا طریقہ : ڈیڑھ پاؤ پانی میں یہ تمام اشیاء باریک کر کے ڈال دیں۔ ہلکی آنچ

پر پکائیں۔ جب ایک پاؤ رہ جائے تو پُن چھان کر استعمال کریں۔ یہ قہوہ غدد میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ عضلات میں تحلیل اور اعصاب میں تسکین پیدا کرتا ہے۔

خواص : یہ قہوہ پیٹ کے امراض میں بہت فائدہ کرتا ہے۔ جب ریاح کی زیادتی ہو' معدہ اور آنتوں میں جلن ہو اور اس کے ساتھ پیچش کی شکایت ہو تو یہ قہوہ فوراً کنٹرول کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور پیشاب کی جلن کو اس قہوہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس قہوہ کے مسلسل استعمال سے اورام تحلیل ہو جاتے ہیں۔ اور استسقاء ختم ہو جاتا ہے اور دوبارہ پیدا بھی نہیں ہوتا۔ یہ یرقان اصفر کیلئے بہت مفید ہے۔ خونی بواسیر میں اس قہوہ کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جگر کی سوزش کے مریض جس کے باعث جگر بڑھ جائے' جلد کا رنگ پیلا پڑ جائے اور خون کی کمی ہو جائے تو اس قہوہ کے استعمال سے جگر درست کام کرتا ہے اور خون کی کمی پوری ہو جاتی ہے۔ مالیخولیا' مراقی اور جنون کے مریض اس قہوہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ مریض جن کو ہر وقت غصہ آتا ہے اور طبعیت میں بے صبری بڑھ جاتی ہے' بے چینی اور کمزوری کا احساس زیادہ ہو جاتا ہے۔ وہ مریض جن کے جوڑوں میں درد ہو اور بدن میں ریاحی دردیں ہوں' وہ مریض جن کے گردے اور مثانے سے پیپ آتی ہو' ان کو اس قہوہ کے استعمال سے بے انتہا فائدہ ہوتا ہے۔ دل کے ایسے مریض جن کو دل پر جکڑن کا احساس ہو اور گھبراہٹ ہو اور دل رک رک کر چلتا ہو۔ یہ قہوہ ان مریضوں کو فائدہ کرتا ہے۔ ایسا سر کا شدید درد جس سے چہرہ پیلا پڑ جائے' اس قہوہ کے استعمال سے یہ سر درد دور ہو جاتا ہے۔ وہ خواتین جو کثرت حیض کی شکار ہوں ان کو اس قہوہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

۶۔ اعصابی غدی قہوہ : ملٹھی چھ ماشہ' برگ بانسہ چھ ماشہ' املتاس کا گودا چھ ماشہ۔

بنانے کا طریقہ : ان تمام ادویہ کو ڈیڑھ پاؤ پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر پکائیں۔ جب ایک پاؤ پانی رہ جائے تو پُن چھان کر استعمال کریں۔

خواص : یہ قہوہ جمے ہوئے اور خراش دار بلغم کو پتلا کر کے خارج کر تا ہے۔اس لئے اس کے استعمال سے گلے کی خراش 'خراش دار نزلہ 'خراش دار کھانسی اور خراش دار دمہ جس میں جما ہوا زردی مائل بلغم خارج ہو رہا ہو۔ بہت فائدہ ہو تا ہے۔ ایسے مریضوں کا دمہ جن کو کبھی نہ کبھی سوزاک ہوا ہو یہ قہوہ ان کے دمہ کو جڑ سے نکال دیتا ہے۔ الرجی یا چھپاکی میں یہ قہوہ فوراً فائدہ کر تا ہے۔ مگر یہ ان مریضوں کو دینا چاہئے جس کا مزاج صفراوی ہو۔ سوزاک کیلئے یہ قہوہ بہت بہتر کام کر تا ہے۔ جب پیشاب قطرہ قطرہ آرہا ہو' پیشاب کی نالی میں زخم ہو' گردہ اور مثانہ سے پیپ کا اخراج ہو رہا ہو تو اس قہوہ کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ وہ خواتین جن کو حیض زیادہ مقدار میں آرہا ہو۔ اس قہوہ کا استعمال اس زیادتی کو فوراً ختم کر تا ہے۔ ایسا لیکوریا جو جلن پیدا کر تا ہو۔ زرد رنگ کا ہو یا سفید پانی کی طرح جلن پیدا کرنے والا ہو تو یہ قہوہ بہت فائدہ کر تا ہے۔ سرعت انزال کے مریض اس قہوہ کو استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے ان کی پریشانی جاتی رہے گی۔ جریان خون کیلئے یہ قہوہ بہت فائدہ کر تا ہے۔ جریان خون خواہ کسی جگہ سے ہو یہ قہوہ انتہائی کامیاب دوا ہے۔ گردے مثانے اور آنتوں کی سوزش کیلئے اس قہوہ کو ضرور استعمال کریں۔ ورم زائد آور یعنی اپنڈکس میں اس کا استعمال کرنا چاہئے جس سے مریض کے درد کو سکون حاصل ہو گا اور مرض ہمیشہ کیلئے جاتا رہے گا۔ یہ قہوہ دماغی امراض کے مریضوں کو بہت فائدہ کر تا ہے۔ جو کہ نسیان کے مریض ہوں اور ان کو نفسیاتی عوارض لاحق ہو گئے ہوں۔ قہوہ دماغ کی خشکی کو ختم کر کے سکون دیتا ہے۔ لکھنے پڑھنے والے اشخاص کو اس قہوہ کا استعمال ہمیشہ فائدہ کر تا ہے۔ تپ دق کے مریض اس قہوہ کے استعمال سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ یہ قہوہ اعصاب میں تحریک 'عضلات میں تسکین اور غدد میں تحلیل پیدا کر تا ہے۔

غذائیں

غذا ئبنیاد کا کام کرتی ہیں۔ غذاؤں کے صحیح استعمال کے بغیر مریض کا صحت مند ہونا بہت مشکل ہے۔ غذائیں بدن کو تقویت دیتی ہیں۔ جزوبدن بنتی ہیں جس کی وجہ سے قوت مدافعت بہت ہو جاتی ہے اور مریض مرض کا مقابلہ باآسانی کر لیتا ہے اور جلد شفایاب ہو جاتا ہے۔ اس لئے قارئین سے یہ بات کرنا ضروری ہے کہ وہ جس مریض کا علاج کریں ان کو غذاؤں کی تلقین کریں اور جو غذائیں اس کے موافق نہ ہوں ان سے پرہیز کروائیں۔ بدپرہیز مریضوں کا علاج نہ کریں کیونکہ وہ اپنی صحت کے دشمن ہوتے ہیں۔

۱۔ اعصابی عضلاتی غذائیں : چقندر' بھنڈی توری' مٹر' اروی' گوبھی' صابودانہ' جو' چاول' ماش کی دال' زیرہ سفید' دھنیا سبز وخشک' بڑی الائچی' کھیرا' تر' موسمی' فروٹر' سفید انار' بہدانہ' سیب شیریں' امرود شیریں' کیلا' انناس' تربوز' شکر قندی' سنگھاڑا' گرما' سردہ' دودھ' گنے کا رس' سیب کا جوس' کیلے اور سیب کا ملک شیک' ستو' مربہ بہی' مربہ اشرفی' رس' بسکٹ' ڈبل روٹی' جو کا دلیہ' گجریلا' کھیر' فرنی' کسٹرڈ' آئس کریم' گوشت میں چھوٹا وبڑا مغز وغیرہ۔

۲۔ عضلاتی اعصابی غذائیں : چھولیا' بینگن' پالک' لوبیا اور پھلی دار سبزیاں' او جڑی' سبز مرچ' ٹماٹر' انار دانہ' سلاد' لیموں' لیچی' آلو بخارا' لوکاٹ' جامن' انار قندھاری' کینو' مالٹا' چکوترا' بیر' املی' مونگ پھلی' ناریل' کشمش' چائے دودھ والی' تمام بوتلیں' سکنجبین' کانجی' ترش لسی' کینو کا جوس' مربہ ہرڑ' مربہ آملہ' دھی بھلے' فروٹ چاٹ' آلو چھولے' ہر قسم کے جام۔

۳۔ عضلاتی غدی غذائیں۔ کریلے' پیاز' گاجر' اچار' انڈہ' بڑا گوشت' مچھلی' چنے کی دال' مسور کی دال' مکئی' سرخ مرچ' لونگ' دار چینی' ترش انگور' ترش آم' چھوہارے

اخروٹ کافی، چائے کا قہوہ، آم کا مربہ، آم کا اچار، بھنے ہوئے چنے، بیسنی روٹی، شامی کباب، حلیم، پکوڑے۔

۴۔ غدی عضلاتی غذائیں: ساگ سرسوں، میتھی، مرغ، ہر قسم کے پرندے کا گوشت، پیاز، لہسن، اجوائن دیسی، میٹھی خوبانی، میٹھا شہتوت، میٹھا انگور، میٹھا آم، انجیر، کھجور، پستہ، چلغوزہ کاجو، یخنی، آم کا مربہ، اچار سہانجنا، انڈے والے توس، میٹھا انڈہ دیسی گھی میں فرائی کیا ہوا۔ چنے کی دال کا حلوہ۔

۵۔ غدی اعصابی غذائیں: مونگرے، بکرے کا گوشت، گندم، مونگ کی دال، سبز پودینہ کالی مرچ، نمک، ادرک، پپیتہ تازہ یا خشک، بادام، شہد، اونٹنی کا دودھ، میٹھے آم کا ملک شیک، ادرک کا مربہ، دلیہ گندم بغیر دودھ اور دیسی گھی والا، دیسی گھی کا پکا ہوا پراٹھا اور دیسی گھی۔

۶۔ اعصابی غدی غذائیں: کدو، ٹینڈا، گھیا، توری، پیٹھا گاجر، شلغم، ارہر کی دال، موٹھ کی دال، زیرہ سفید، بڑی الائچی، سونف گاجر، ناشپاتی، مولی، خربوزہ، مربہ گاجر، دلیہ گندم دودھ والا، مکھن، سوجی کا حلوہ گاجر کا حلوہ، دودھ جلیبی اور ہر قسم کی مٹھائی۔

علامات اور علاج

اس باب میں علامات کے تحت جو علاج بتائے جائیں گے یہ مبتدی احباب کیلئے ہیں۔ ضروری امر یہ ہے کہ وہ تشخیص جو ہم نظریہ مفرد اعضاء کے تحت لکھ چکے ہیں۔ اس میں مکمل مہارت حاصل کریں۔ پھر دوا کو تجویز کریں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ علامات سے مرض تک پہنچنا بغیر فنی تجربہ کے ناممکن ہے۔ لہٰذا ہم اپنے احباب سے التماس کرتے ہیں کہ وہ اس فن میں عبور حاصل کرنے کیلئے مطالعہ اور تجربہ سے کام لیں۔ جس کو آسان بنانے کیلئے ہم بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ یہاں پر ہم مختصر علامات اور علاج تحریر کریں گے۔ جس کا تعلق ہمارے تجربہ سے ہے۔

(دردِ سر)

اعصابی عضلاتی دردسر: اس دردسر میں دماغ میں دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ اور سر جھکانے سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

علاج: (بائیوکیمک) ایسے مریضوں کو سلیسیا اور میگنیشیا فاس گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج: (بہ نظریہ مفرد اعضاء) مریض کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی مجربات میں سے کوئی دوا کھلا دیں۔ اگر مریض کو قبض ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا مسہل دیں۔ اگر خون کی کمی اور کمزوری ہو تو عضلاتی اعصابی مقوی دیں۔

علاج: (یونانی مرکبات) اطریفل اسطوخودوس۔

عضلاتی اعصابی سر درد: اس سر درد میں، سر میں جھٹکے لگتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک): میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): عضلاتی غدی شدید دیں۔ اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکب): معجون فلاسفہ۔

عضلاتی غدی سر درد: اس سر درد میں سر کی چوٹی میں درد اور آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔

علاج (بائیوکیمک): نیٹرم فاس 3.x اور نیٹرم میور 3.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): غدی عضلاتی ملین، اگر قبض ہو تو غدی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکب) : جوارش جالینوس ہمراہ عرق بادیان۔

غدی عضلاتی سر درد : اس سر درد میں سر میں شدید بوجھ اور ساتھ غنودگی بھی ہوتی ہے۔ سورج بڑھنے کے ساتھ بڑھتا جائے اور سورج ڈھلنے کے ساتھ کم ہوتا جائے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی فاس 6.x۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین' غدی اعصابی مقوی' اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : دوالمسک معتدل دیں۔

غدی اعصابی سر درد : یہ سر درد دماغی محنت سے ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید' اعصابی غدی مقوی' اگر قبض ہو تو اعصابی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ ابریشم۔

اعصابی غدی سر درد : جب سر میں سنسناہٹ ہو' لہروں کا احساس ہو۔

علاج (بائیوکیمک) کلکیریا فاس 6.x اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضا) : اعصابی عضلاتی شدید' اگر قبض ہو تو اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان اور کشتہ مرجان ملا کر کھلائیں۔

(سر کا چکرانا)

سر کو چکر زیادہ تر غدی اعصابی مریضوں کو اور عضلاتی اعصابی مریضوں کو آتے ہیں۔

غدی اعصابی سر چکرانا : ان مریضوں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے جسم الٹ جائے گا۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x' کلکیر یا فاس 3.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی مقوی' اگر قبض ہو تو اعصابی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان جواہر دار۔

عضلاتی اعصابی سر کا چکر : اس میں سر گھومتا ہے اور سر کو جھٹکے لگتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم سلف 6.x' میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید' غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں۔ اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس اور معجون کبباسہ۔

(ورم دماغ' سرسام وہذیان)

سرسام کی تین اقسام ہیں۔

۱﴾ اعصابی سرسام' جو جرم دماغ میں ہوتا ہے۔ اس کی تحریک اعصابی عضلاتی ہے۔

۲﴾ عضلاتی جھلی کی سوزش : یہ عضلاتی اعصابی ہوتا ہے۔

۳﴾ غدی جھلی کی سوزش : یہ غدی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔

ا۔ اعصابی عضلاتی سرسام : جب سردی دفعتاً لگنا شروع ہو' سردی شدید محسوس ہو' بے خبری پیدا ہو جائے' چکر آئیں۔ سر درد' بخار' ہذیان وغیرہ۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیسیا 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی شدید اور عضلاتی غدی شدید ادویہ کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس اور جوارش جالینوس ملا کر کھلائیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی سرسام : تشنج یا تناؤ کی کیفیت، بے خوابی، ہذیان، بخار، قبض وغیرہ۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x، نیٹرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی ملین اور غدی عضلاتی ملین کھلائیں۔ اگر قبض نہ ہو تو عضلاتی غدی ملین کی جگہ عضلاتی غدی شدید دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون فلاسفہ، جوارش جالینوس ملا کر کھلائیں۔

۳۔ غدی اعصابی سرسام : گھبراہٹ، سوزشی نزلہ، بخار سردی لگ کر چڑھنا، پیاس کی زیادتی، بحواس اور مایوسی کی باتیں کرنا۔

علاج (بائیوکیمک) کالی فاس 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلا دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید اور اعصابی عضلاتی مقوی دوا دیں۔ قبض میں اعصابی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ ابریشم اور خمیرہ بادام ملا کر کھلا دیں۔

(سرسام غیر حقیقی یا سرسام نخاعی)

یہ عضلاتی غدی مرض ہے۔ گردن کی پشت میں شدید درد اور تشنج۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی اعصابی اکسیر ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش زرعونی اور خمیرہ ابریشم ملا کر دیں۔

(نزلہ وزکام)

نزلہ وزکام عام مرض ہیں۔ بلغمی مواد ناک یا گلے کے راستے خارج ہوتا ہے۔ اس اخراج کو نزلہ وزکام کہتے ہیں۔ نزلہ کی تین صورتیں ہیں۔

ا۔ وہ نزلہ' زکام جو پتلا ہو اور مقدار میں زیادہ ہو۔ اسے اعصابی نزلہ کہتے ہیں۔

۲۔ وہ نزلہ زکام جو مقدار میں کم اور مشکل سے خارج ہو۔ کبھی کبھی خون کی آمیزش بھی ہو۔ اسے عضلاتی نزلہ کہتے ہیں۔

۳۔ وہ نزلہ زکام جو لیسدار' زردی مائل' جلن یا خراش پیدا کرنے والا' مقدار میں معتدل ہو۔ وہ غدی نزلہ کہلاتا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء کی رو سے چھ تحریکوں کا علیحدہ علیحدہ نزلہ

ا۔ **اعصابی عضلاتی نزلہ** : پتلا' کبھی لیسدار' مقدار میں زیادہ' بدبودار' کبھی ناک کی ہڈی ماؤف ہو جاتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x' فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔ اگر نزلہ پرانا ہو جائے تو عضلاتی اعصابی مقوی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس بہترین دوا ہے۔

۲۔ **عضلاتی اعصابی نزلہ** : نزلہ کبھی خشک' کبھی تر' سونگھنے کی قوت زائل ہو جاتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور عضلاتی غدی ملین ملا کر دیں۔

قبض کی صورت میں عضلاتی غدی مسہل دیں۔ اگر درد یں ہوں اور جسم میں نقاہت ہو تو عضلاتی غدی مقوی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون فلاسفہ دن میں چار بار ہمراہ چائے کا قہوہ۔

۳۔ عضلاتی غدی نزلہ : نزلہ خشک ہو جائے' اکثر چھینکیں آئیں' چھینکوں کی زیادتی کے بعد بلغمی مواد خارج ہو۔ کبھی کبھی خون کی آمیزش بھی ہو۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر اور غدی اعصابی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔ کمزوری کی صورت میں غدی عضلاتی مقوی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : شربت صدر' آدھی چھٹانک' گرم پانی میں ملا کر صبح شام پلائیں' کھانے کے بعد جوارش جالینوس دیں۔

۴۔ غدی عضلاتی نزلہ : جب مواد زردی مائل' پکا ہوا' ناک اور گلے میں خراش پیدا کرے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین' اعصابی غدی ملین دونوں ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔ کمزوری کی صورت میں غدی اعصابی مقوی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ بنفشہ' شربت صدر آدھی چھٹانک گرم پانی میں حل کر کے صبح شام دیں۔ اگر گلے میں خراش ہو تو لعوق سپستان دیں۔

۵۔ غدی اعصابی نزلہ : جب مواد پتلا زردی مائل' کبھی گاڑھا رنگت میں زردی مائل ہو' گرم ماحول سے طبیعت خراب ہو۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین دن میں چار بار گرم پانی سے دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی غدی مسہل دیں۔ کمزوری کی صورت میں اعصابی غدی مقوی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ خشخاس ۷ گرام صبح شام ہمراہ آب تازہ کھلائیں۔

۶۔ اعصابی غدی نزلہ : یہ نزلہ سفید گاڑھا یا انڈے کی سفیدی کی طرح شفاف ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x اور سلیسیا 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی شدید اور عضلاتی اعصابی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔ کمزوری کی حالت میں اعصابی عضلاتی مقوی دیں۔ صفراوی نزلوں کا جن میں سوزش ہو اعصابی عضلاتی مقوی بہت اچھی دوا ہے۔ خراش کو فوراً دور کرتی ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ خشخاش ۷ گرام صبح شام دیں۔

مرگی (صرع)

مرگی کا دورہ اچانک ہوتا ہے۔ سر میں درد، کانوں میں آوازیں، دورے سے قبل شروع ہو جاتی ہیں۔ دورے کے وقت مریض بے ہوش ہو جاتا ہے۔ چہرہ اور آنکھیں تن جاتی ہیں۔ دانت جڑ جاتے ہیں۔ منہ سے جھاگ آتا ہے۔ اعضاء میں تشنج اور سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بعض دفع پیشاب اور پاخانہ غیر ارداری طور پر خارج ہوتا ہے۔ مریض کی حالت بتدریج اعتدال پر آتی ہے۔ اس کا دورہ ۵ منٹ سے ۲۰ منٹ تک جاتا ہے۔ یہ مرض عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x، نیٹرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : میں نے مرگی کے مریضوں کو عضلاتی غدی شدید' غدی عضلاتی اکسیر' غدی عضلاتی ملین ملا کر کھلایا۔اس کی وجہ سے مرگی کا مرض مستقل ختم ہو جاتا ہے۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔ عضلاتی غدی مقوی ساتھ ساتھ مریض کو کھلائیں۔غذا کا خیال رکھیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان' جدوار' عود صلیب والا ۶ گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔حب بید ستر ۲+۲+۲ صبح دوپہر شام کھلائیں۔

آنکھوں کے امراض

(آنکھوں کا دکھنا)

یہ آنکھوں کی اوپر والی جھلی کا ورم ہے۔اس میں آنکھ سرخ اور متورم ہو جاتی ہے اور آنکھ سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔روشنی سے تکلیف ہوتی ہے۔آنکھ سے گندا مواد خارج ہوتا ہے۔پلکیں چپک جاتی ہیں۔اسے آشوب چشم بھی کہتے ہیں۔اس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ بلغمی رحد جو اعصابی عضلاتی ہوتا ہے۔

۲۔ سوداوی رحد جو عضلاتی اعصابی ہوتا ہے۔

۳۔ صفراوی رحد جو غدی عضلاتی تحریک ہوتا ہے۔

ا۔ اعصابی عضلاتی رحد : یہ آشوب چشم دائیں آنکھ سے شروع ہوتا ہے۔اس کے بعد بائیں آنکھ کی طرف منتقل ہوتا ہے۔آنکھوں سے گاڑھا لیسدار خاکستری رنگ کا مواد بہتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیسیا 6.x' فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔فوراً فائدہ ہوگا۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید دیں۔

قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس ۶ گرام دن میں چار بار دیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی رحد : اس آشوب چشم میں سرخی اور درد اور آنکھوں میں جلن ہوتی ہے اور آنکھوں کے ڈیلوں میں درد ہوتا ہے۔ سرد پانی کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے۔ پپوٹے لٹک جاتے ہیں۔ روشنی بری لگتی ہے۔ پپوٹوں میں درد ہوتا ہے۔ سرد پانی کے استعمال سے تکلیف ہوتی ہے۔ پپوٹوں میں تشنجی کیفیت ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔ اس کے استعمال سے مرض رفع ہو جائے گا۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر میں عضلاتی غدی ملین قلیل مقدار میں ملا کر کھلانے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) معجون فلاسفہ اور خمیرہ بادام ملا کر چھ چھ ماشے دن میں چار بار دیں۔

۳۔ غدی عضلاتی رحد : یہ آشوب چشم پہلے بائیں آنکھ میں ہوتا ہے۔ اس کے بعد دائیں آنکھ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ زردی مائل گاڑھی رطوبت خارج ہوتی ہے۔ صبح کے وقت آنکھوں کی پلکیں جڑ جاتی ہیں۔ گرمیوں میں یہ وبائی شکل میں پھیل جاتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x کالی فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : ہم نے صفراوی آشوب چشم میں اعصابی غدی تریاق کو بہت مفید پایا۔ تین تین رتی دن میں چار بار کھانے سے ایک دن میں آشوب چشم ختم ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان سادہ کا استعمال آشوب چشم میں حیرت انگیز

افاقہ دیتا ہے۔

(ضعف بصر)

یہ تین اقسام کا ہوتا ہے۔

۱۔ بلغمی ضعف بصر ۲۔ سوداوی ضعف بصر ۳۔ صفراوی ضعف بصر۔

۱۔ بلغمی ضعفِ بصر: یہ اعصابی عضلاتی اور اعصابی غدی دونوں تحریکوں میں ہوتا ہے۔ اس میں دور کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے اور قریب کی بینائی صحیح ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک): سلیشیا 6.x، میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): عضلاتی اعصابی مقوی کے مستقل استعمال سے بینائی کو تقویت ملتی ہے اور ضعف بصر کا عارضہ جاتا رہتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات): اطریفل کشنیزی کا استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔

۲۔ سوداوی ضعف بصر: یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی دونوں تحریکوں میں پایا جاتا ہے۔ اس میں قریب کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔ مریض دور کی چیزیں صاف دیکھتا ہے جبکہ مطالعہ میں اس کو دقت ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک): نیٹرم سلف 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): غدی اعصابی مقوی کے مسلسل استعمال سے یہ ضعف بصر جاتا رہتا ہے۔

علاج (مرکبات یونانی): خمیرہ بادام کے مسلسل استعمال سے ضعف بصر کو فائدہ ہوتا ہے۔

۳۔ صفراوی ضعف بصر: یہ غدی عضلاتی اور غدی اعصابی دونوں تحریکوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ دور کی اور نزدیک کی بینائی کمزور ہو جاتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک): کالی فاس 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اس ضعف بصر میں اعصابی عضلاتی مقوی کا مسلسل استعمال بہت فائدہ کرتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : کحل الجواہر۔

(جرب الاجفان۔ ککرے)

یہ ایک متعدی مرض ہے جس میں آنکھوں کے پپوٹوں پر استر کرنے والی جھلی میں ساگودانہ کی طرح کے ابھار پیدا ہو جاتے ہیں۔ سرخی' درد اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ اگر صحیح علاج نہ ہو تو اندھا پن ہو جاتا ہے۔ اس کا تعلق عضلاتی اعصابی تحریک سے ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید دن میں چار بار گرم پانی سے کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ ۵ لونگ اتولہ گھی میں جلا لیں۔ اور یہ گھی آنکھوں میں لگائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : شیاف اذخر رات کو سوتے وقت لگائیں۔

(گوہانجنی)

یہ عضلاتی مرض ہے۔ پلکوں کی جڑ میں چھوٹا سادانہ نکل آتا ہے۔ اس میں درد ہوتا ہے۔ اس کا علاج بھی جرب الاجفان کے علاج کے مطابق کریں۔

کان کے امراض

وضع الازن (کان کا درد)

یہ مرض دو طرح کا ہوتا ہے۔ بلغمی کان کا درد اور سوداوی کان کا درد' جب کان کو سردی لگ جائے یا سرد موسم کی وجہ سے کان کا درد ہو تو اعصابی عضلاتی ہوگا۔

۱۔ اعصابی عضلاتی کان درد کا علاج :

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس x.6 اور سلیشیا x.6 دونوں ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) کان میں لونگ ۵ عدد ایک تولہ سرسوں کے تیل میں جلا کر رکھیں۔ اس کے چند قطرے ڈالنے سے افاقہ ہوتا ہے۔ عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید ملا کر کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن ترب ڈالیں۔

۲۔ سوداوی کان کا درد : یہ عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔ کان میں درد شدید ہوتا ہے۔ مریض کے چہرے پر تناؤ کے اثرات ہوتے ہیں اور اکثر بخار ہو جاتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس x.6 اور فیرم فاس x.6 ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اس کان کے درد میں لونگ والا تیل فائدہ دیتا ہے۔ اس کے علاوہ سرسوں کے تیل میں لہسن جلالیں اور اس تیل کے چند قطرے کان میں ٹپکانے سے درد کو فوراً افاقہ ہو جاتا ہے۔ عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن ترب۔

سیلان الاذن (کان کا بہنا)

یہ غدی اعصابی اور اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔

۱۔ اعصابی عضلاتی تحریک میں کان کا بہنا : جب کان سے سفیدی مائل پتلی رطوبت کا اخراج ہو اور ساتھ کان میں درد بھی ہو۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا x.6 نٹرم فاس x.6 دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی اعصابی اکسیر دینے

سے فوراً افاقہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن کمیلا ۲ سے ۳ قطرے کان میں ڈالیں۔

غدی اعصابی کان کا بہنا : جب کان سے بدبودار اور زردی مائل رطوبت کا اخراج ہو۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کلکیر یافاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین اور اعصابی غدی اکسیر ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) روغن کمیلا۔

ورم اصل الاذن (کان پیڑے)

کان اور حلق کے درمیان درد کے ساتھ سوجن ہوتی ہے۔ بخار ہو جاتا ہے۔ کان کے نیچے کی گلٹی سوج جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ سوجن دونوں طرف ہوتی ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلا دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر دینے سے فوراً فائدہ ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) معجون اشبہ چھ چھ گرام صبح شام اور رات سوتے وقت کھانے کو دیں۔

امراض ناک

رعاف (ناک سے خون بہنا' نکسیر)

یہ غدی عضلاتی مرض ہے۔ اکثر اوقات اچانک ناک سے خون بہتا ہے۔ بعض اوقات سوتے ہوئے بھی بہتا ہے اور گوشت کے لوتھڑے بھی خارج ہوتے ہیں۔

علاج (بائیوکمک) : کالی فاس 6.x کالی میور 6.x اور کلکیر یا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین' غدی اعصابی شدید ملا کر دیں۔ شدید صورتوں میں اعصابی غدی تریاق کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : شربت انجبار دو تولہ دن میں دوبار شربت نیلوفر ملا کر پلائیں۔ قرص کہربا ۲ عدد دن میں کھلائیں' قرص گلنار ۲ عدد رات کو کھلائیں اور اس کے ساتھ خمیرہ خشخاش کھلائیں۔

بثور الانف (ناک کی پھنسیاں)

یہ غدی اعصابی مرض ہے۔ ناک کی اندرونی جھلی اور نتھنوں میں جلن دار پانی والی زرد رنگ کی پھنسیاں پیدا ہوتی ہیں۔

علاج (بائیوکمک) : کالی سلف 6.x اور کلکیر یا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین' اعصابی غدی اکسیر ملا کر کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن کمیلا ناک میں ٹپکائیں۔

عطاس (چھینکوں کی کثرت)

چھینکوں کا کثرت سے آنا' ہمد نزلہ کی علامت ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی دونوں تحریکوں میں دیکھا جاتا ہے۔

ا۔ عضلاتی اعصابی چھینکوں کی کثرت : اس میں چھینکیں زیادہ کثرت سے نہیں آتیں۔ اس کے علاوہ نزلہ میں رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور عضلاتی غدی اکسیر ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس ایک ایک چمچہ صبح دوپہر شام ہمراہ شربت

صدر دیں۔

امراض فم (منہ کی بیماریاں)

تشقق و یبوست شقف (ہونٹ کا پھٹنا)

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔ اگر ہونٹوں کی باچھیں پھٹ جائیں تو یہ غدی عضلاتی مرض ہے۔

ا۔ عضلاتی اعصابی ہونٹ پھٹنے کا علاج :

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن گل لگائیں یا روغن ناریل اور روغن کدو ملا کر لگائیں۔

۲۔ غدی عضلاتی ہونٹ کے پھٹنے کا علاج :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس اور کالی فاس 6.x' 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین اور اعصابی غدی ملین ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن گل لگائیں۔

قلاع (منہ آنا)

یہ عضلاتی اعصابی اور غدی عضلاتی مرض ہے۔

ا۔ عضلاتی اعصابی مرض : منہ کے چھالے' یہ چھالے سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ منہ میں رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں اور اس کے ہمراہ لونگ ۹ عدد اور اجوائن دیسی چھ ماشہ کا قہوہ بنا کر پلائیں دو تین خوراک کے بعد منہ کے چھالے ختم ہو جائیں گے۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون اشبہ رات کو سوتے وقت چھ ماشے کھلا دیں۔ صبح دوپہر جوارش مصطگی ۶'۶ ماشہ کھلائیں۔

۲۔ غدی عضلاتی (منہ کے چھالے) : ایسے لوگوں کا منہ خشک ہوتا ہے۔ دل میں گھبراہٹ ہوتی ہے۔ منہ کے چھالے ہلکے زردی مائل ہوتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x کالی میور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین اور اعصابی غدی ملین دیں۔ ہمراہ سونف ۶ ماشہ چھوٹی الائچی ۵ اعدد کے قہوہ سے دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : قرص خطائی ا + اعدد صبح و شام اس کے ساتھ خمیرہ گاؤزبان چھ چھ ماشہ کھلائیں۔

منہ کی بدبو

یہ مرض قبض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کبھی کبھی دانتوں کی بیماری اس کا سبب ہوتی ہے اور منہ کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں۔ اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی ملین دیں۔ پائیوریا کی وجہ سے اگر بدبو آئے تو غدی عضلاتی مسہل ایک چاول' عضلاتی غدی شدید ایک ماشہ سرسوں کا تیل ایک ماشہ ملا کر دانتوں پر ملیں۔ اس کے استعمال سے پائیوریا کا مرض جڑ سے چلا جائے گا۔ سل کے مریضوں کے

منہ سے بھی بدبو آتی ہے۔ وہ چھوٹی الائچی اور سونف کا قہوہ استعمال کریں اور بطور علاج اعصابی غدی تریاق استعمال کریں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس چھ ماشہ ہر کھانے کے بعد دیں۔ جوارش بسباسہ کھانے سے پہلے چھ ماشہ تک دیں۔

لکنت

لکنت عضلاتی مرض ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی دونوں تحریکوں میں پائی جاتی ہے۔

۱۔ عضلاتی اعصابی لکنت : مریض الفاظ کو اٹک اٹک کر بولتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x، نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں اور زبان پر غدی عضلاتی تریاق ملیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی چھ چھ ماشہ کھانے کے بعد دن میں تین بار دیں۔

۲۔ عضلاتی غدی لکنت : اس لکنت میں مریض گردن کو کھینچ کر بولتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف اور کالی فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی اعصابی ملین کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔ تقویت کیلئے غدی اعصابی مقوی دیں اور زبان پر غدی اعصابی شدید ملیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : صبح کو خمیرہ ابریشم شیرہ عناب والا چھ ماشہ دیں اور جوارش جالینوس چھ ماشہ ہر کھانے کے بعد دیں۔ معجون جوگراج گوگل چھ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ اگر یہ مرض پیدائشی ہے تو لا علاج ہے۔

امراض الاسنان (دانتوں کے امراض)

دانتوں کا درد

دانتوں کا درد اعصابی عضلاتی اور عضلاتی اعصابی ہوتا ہے۔

ا۔ اعصابی عضلاتی دانتوں کا درد : جب دانت کی گہرائی میں درد ہو، رات کو درد زیادہ ہو جائے۔ دانت ڈھیلے ہو جائیں، دانتوں کی ظاہری چمک ختم ہو جاتی ہے۔

علاج (بائیوکمک) : سلیشیا 6.x اور میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔ اگر دانت ڈھیلے اور ہلنا شروع ہو جائیں تو کلکیریا فلور 6.x، فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج بہ نظریہ مفرد اعضاء : عضلاتی اعصابی ملین دانتوں پر ملیں۔ کھانے کیلئے عضلاتی اعصابی ملین عضلاتی غدی شدید ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس ۹، ۹ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی دانتوں کا درد : اس میں دانتوں کی درد کے ساتھ مسوڑوں میں ورم بھی ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید ہم وزن نمک ملا کر رکھ لیں۔ اس سے ایک چٹکی لیکر اور تھوڑا سا سرسوں کا تیل ملا کر دانتوں پر ملیں۔ اس سے درد اور ورم جاتا رہتا ہے۔ کھانے کیلئے عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین دیں۔ اگر ورم زیادہ ہو تو غدی عضلاتی اکسیر بھی ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس صبح دوپہر شام دیں۔

دانتوں کا ہلنا

یہ اعصابی مرض ہے۔ اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی دونوں تحریکوں میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ اعصابی غدی : اعصابی غدی تحریک میں دانتوں کے ہلنے کے ساتھ دانتوں میں بدبودار مواد بھی خارج ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین اور عضلاتی اعصابی ملین ملا کر لگانے سے دانتوں کا ہلنا بند ہو جاتا ہے۔ اعصابی عضلاتی مسہل آدھی رتی دن میں تین بار ہمراہ آب تازہ استعمال کرنے سے دانتوں کا ہلنا ختم ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس ۶ ماشہ صبح و شام دیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی : اعصابی عضلاتی دانت ہلنے کی علامت یہ ہے کہ دانت کی چمک ختم ہو جاتی ہے اور دانت ٹوٹنے شروع ہو جاتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین دانتوں پر ملیں اور کھانے کیلئے عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید دیں اور قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس ۶ ماشہ صبح دوپہر شام دیں۔

قروع اللثہ۔ پائریا۔ پیوریا

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔ دانتوں میں اور مسوڑوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ پیپ نکلتی ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید نمک طعام اور سرسوں کا تیل ملا کر مسلسل لگانے سے پائیوریا کا مرض جڑ سے چلا جاتا ہے۔ یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے جس کا ہم نے بارہا تجربہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے عقر قرحا کالی مرچ اور کالا نمک ہموزن سفوف بنالیں اور صبح شام دانتوں پر ملیں۔ کھانے کیلئے عضلاتی غدی محرک اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : عام مصفیٰ خون دواء جو عام دواخانے بناتے ہیں۔ لے کر ایک تولہ صبح نہار منہ پانی میں ملا کر دیں۔ معجون چوب چینی ۹ ماشہ رات سوتے وقت کھلائیں۔ کھانے کے بعد جوارش جالینوس کا استعمال کروائیں۔

حلق کے امراض

(خناق)

یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی مرض ہے۔ گلے کے اندر دونوں جانب کے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی بخار بھی ہو جاتا ہے۔

ا۔ **عضلاتی اعصابی خناق** : اس میں گلے میں درد ہوتا ہے۔ بخار ہو جاتا ہے اور یہ حاد صورت میں ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : لونگ ۹ عدد ایک پاؤ پانی میں ابال کر قہوہ بنالیں۔ چینی ملا کر مریض کو پلائیں۔ ہر تین گھنٹے بعد یہ قہوہ پینے کو دیں۔ تین چار مرتبہ پلانے سے گلے کی سوجن، بخار، نزلہ وغیرہ کا دباؤ ختم ہو جائے گا۔ بچوں کے لئے لونگ باریک پیس کر شہد میں ملالیں۔ آدھی رتی بار بار چٹائیں۔ بچے انشاء اللہ جلد روبہ صحت ہو جائیں گے۔

علاوہ ازیں عضلاتی غدی شدید دن میں چار بار ہمراہ لونگ کے قہوہ سے دیں۔ قبض کی

صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون فلاسفہ دیں۔

۲۔ عضلاتی غدی خناق : مزمن پرانے گلے کے ورم جب ورم لوزتین زیادہ ہو جائے تو اکثر کھانے پینے میں دقت ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x کالی میور 6.x ملا کر بار بار کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین' غدی عضلاتی اکسیر ملا کر کھلائیں' قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس ۶'۶ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ شربت صدر دیں۔

بحت الصوت (آواز کا بیٹھ جانا)

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔ مریض آسانی سے بول نہیں سکتا۔ آواز کی ڈوریاں تن جاتی ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ لونگ پانی میں ابال کر اس کے غرارے کرائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس دن میں تین بار ۶'۶ ماشہ کھلائیں۔

فالج

فالج کسی بھی حصے میں واقع ہو سکتا ہے۔ دائیں حصہ کا فالج اعصابی غدی ہے۔ بائیں حصہ کا فالج غدی اعصابی اور نچلے دھڑ کا فالج عضلاتی غدی ہوتا ہے۔

ا۔ اعصابی غدی فالج :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x' میگنیشیا فاس 6.x ہمراہ آب گرم بار بار کھلائیں۔
پرانے فالج میں یہ دواء دن میں چار بار دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی میں عضلاتی غدی شدید ملا کر دیں۔
فوری طور پر بار بار دوا کو دہرائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ پرانے
فالج' عضلاتی غدی مقوی دیں۔ بلڈ پریشر (افشار الدم) میں اعصابی عضلاتی ملین دے
سکتے ہیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون جوگراج گوگل ۶ ماشہ صبح کھلائیں۔ معجون اذراقی اور
جوراش جالینوس دونوں ملا کر صبح دوپہر شام بعد از غذا دیں۔

۲۔ غدی اعصابی فالج :

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x' کلکیریا فاس 6.x اور میگنیشیا فاس 6.x تینوں ملا کر بار
بار کھلائیں۔ مزمن صورت میں دن میں چار بار دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی شدید اور عضلاتی غدی شدید اور
اعصابی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ عضلاتی غدی مقوی کا استعمال
کریں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون جوگراج گوگل ۶ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

۳۔ عضلاتی غدی فالج :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور اعصابی غدی شدید ملا کر
کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔ غدی اعصابی مقوی دن میں
چار بار چھ چھ ماشہ کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : شربت دینار' عرق بادیان میں ملا کر پلائیں۔

لقوہ

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔ مریض کا منہ عموماً دائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور کبھی بائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x میگنیشیا فاس 6.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید کھلائیں اور عضلاتی غدی مقوی دن میں چار بار کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : فالج والا علاج کریں۔

رعشہ

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے اور یہ زیادہ تر بوڑھوں کو ہوتا ہے۔ اس مرض میں مریض کے ہاتھ' سر وغیرہ کانپتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x' نیٹرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی مقوی ٦'٦ ماشہ صبح دوپہر شام دیں اور اس کے ساتھ تین رتی لونج ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ رعشہ کا مرض اس دوا کے استعمال سے ختم ہو جائے گا۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون بسباسہ اور خمیرہ بادام ملا کر کھلائیں۔

یہ عضلاتی غدی مرض ہے۔ مریض کو رات بھر نیند نہیں آتی۔ اور کبھی نیند آنے کے باوجود پوری نہیں آتی۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی مقوی ۶ ' ۶ ماشہ دن میں چار بار دیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ خشخاش دن میں چار بار ۶ ' ۶ ماشہ کھلائیں اور سر پر روغن بادام' روغن کدو اور روغن خشخاش ملا کر مالش کریں۔ اس کی مالش سے بہت جلد نیند آ جاتی ہے اور مریض سکون محسوس کرتا ہے۔

امراض صدر

کھانسی : اس کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ سعال بلغمی : یہ اعصابی ہے۔

۲۔ سعال یابس : یہ عضلاتی ہوتی ہے۔

۳۔ سعال حار : یہ غدی ہوتی ہے۔

۱۔ بلغمی کھانسی اعصابی غدی : شدید کھانسی' بلند آواز سے کھانسنا' بلغم گاڑھی۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین اور عضلاتی اعصابی ملین کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ بنفشہ کھلائیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی : یہ کھانسی رات کو زیادہ تنگ کرتی ہے۔ کالی کھانسی جو اکثر بچوں کو ہوتی ہے۔ کھانستے ہوئے بچے کا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اعصابی عضلاتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x اور میگنیشیا 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین عضلاتی غدی شدید ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب سرفہ دو عدد منہ میں رکھ کر چوس لیں اور اطریفل اسطخودوس تھوڑا سا چٹائیں۔

۳۔ سعال یابس (عضلاتی اعصابی) : پرانی کھانسی جس میں اکثر دورے پڑیں۔ سانس مشکل سے آتا ہو۔ بلغم کا اخراج کم ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید شہد میں ملا کر چٹائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس دن میں چار بار دیں۔

۴۔ عضلاتی غدی : اس میں کھانسی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ بلغم بہت مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ کبھی خون بھی آتا ہے۔ اس قسم کی کھانسی دمہ کے مریضوں میں اور ٹی بی کے مریضوں میں نظر آتی ہے۔ ایسے مریضوں کو جن کی کھانسی دمہ کی طرح ہو اور رات کو زیادہ تنگ کرتی ہو۔

علاج (بائیوکمک) : نیٹرم فاس 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین غدی عضلاتی اکسیر شہد کے شربت سے کھلائیں۔ فوراً افاقہ ہوگا۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : شربت صدر یا شربت اعجاز دیں۔

۵۔ غدی عضلاتی : اس میں شدید جلن دار کھانسی ہوتی ہے۔ بلغم کم خارج ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین' غدی اعصابی اکسیر' اعصابی غدی شدید ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : شربت صدر۔

۶۔ **غدی اعصابی :** نمکین خراش دار بلغم کے اخراج والی کھانسی۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین اور اعصابی عضلاتی مقوی ملا کر کھلائیں۔ اعصابی غدی مسہل قبض کی صورت میں دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : لعوق سپستان ۶'۶ ماشہ صبح شام دیں۔

ضیق النفس (دمہ)

عام دمہ کا علاج کھانسی کے مطابق کریں۔ شدید دمہ تین تحریکوں میں ہوتا ہے۔

۱۔ عضلاتی اعصابی ۲۔ عضلاتی غدی ۳۔ غدی اعصابی

۱۔ **عضلاتی اعصابی :** مریض کو شدید کھانسی آتی ہے۔ بمشکل اخراج ہوتا ہے اور بلغم پھٹکی کی شکل اور خاکستری رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ دمہ رات کو زیادہ تنگ کرتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلانے سے دمہ کا خاتمہ ہوتا ہے۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی شدید اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر شہد کے ساتھ کھلائیں اور قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین بھی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : لعوق کتان 'شربت زوفہ سے استعمال کریں۔

۲۔ **عضلاتی غدی :** ایسے دمہ کے مریض کی زبان خاکستری رنگ کی میل والی ہوتی ہے۔ کبھی کبھی بلغم کے ساتھ خون آئے اور مریض سوکھتا چلا جائے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر کھلائیں۔ ہمراہ چھ ماشہ برگ بانسہ کے قہوہ سے دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : لعوق سپستان ۱۰ گرام صبح شام کھلائیں۔

۳۔ غدی اعصابی : یہ اکثر ان لوگوں کو دمہ ہوتا ہے جو کبھی نہ کبھی سوزاک میں مبتلا رہے ہوں۔ ان کے چہرے ورم زدہ نظر آتے ہیں۔ بلغم جھاگ دار اور لیسدار ہوتی ہے۔ پیشاب میں جلن کی شکایت کرتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کالی میور 6.x کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید' اعصابی عضلاتی مقوی ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان ۶ ماشہ صبح شام دیں۔

(سل ودق)

دق عضلاتی اعصابی مرض ہے۔ جب مرض پرانا ہو جائے اور کھانسی کے ساتھ بلغم بھی آئے تو مریض کا مزاج غدی عضلاتی ہو جاتا ہے۔ اس کو سل کہتے ہیں۔ تپ دق کے مریضوں کو غذاؤں سے علاج زیادہ کرنا چاہئے۔ ایسے مریضوں کو گندم' چاول اور اس سے بنی ہوئی اشیاء بالکل نہ دیں۔ سالن جس میں دیسی گھی وافر مقدار میں ہو اس کو کھانے کو دیں۔ ایسے پھلوں کا استعمال کروائیں جو ترش نہ ہوں۔ انڈہ دیسی گھی میں فرائی کر کے کھلائیں۔

(دق کا علاج)

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x اور کالی سلف 6.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین ۱ ماشہ' اعصابی غدی تریاق ۳ رتی ملا کر کھلائیں۔ یہ دوائیں دن میں چار بار دیں۔ مریض کے آرام کا خیال رکھیں۔ جب مریض کا مزاج غدی عضلاتی ہو جائے۔ ایسے مریضوں کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ مگر گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ ان کو اعصابی غدی تریاق ۳' ۳ رتی دن میں ۴ بار دیں اور ساتھ سونف اور چھوٹی الائچی کا قہوہ پلائیں اور اوپر سے آملہ ۵ عدد صبح دوپہر شام

کھلائیں۔ سل کے مریضوں کو دودھ کا استعمال ہرگز نہ کرائیں۔ بہت کم دودھ، دہی زیادہ تر سبزیوں کا سوپ اور ترش پھلوں کا رس پلائیں۔ انشاء اللہ شفا ہو گی۔ سل کے مریضوں کو گوشت بالکل نہ دیں۔ جب بہتر ہو تو پھر شروع کریں۔

(سل کا علاج)

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

ذات الریا، نمونیا، ذات الجنب، پلورسی

یہ پھیپھڑوں کا مرض ہے اور ذات الجنب پھیپھڑے کی جھلی کا ورم ہے۔ جس کی وجہ سے پھیپھڑے کے غلاف میں پانی جمع ہو جاتا ہے جبکہ نمونیا اعصابی عضلاتی مرض ہے۔ ذات الجنب غدی عضلاتی مرض ہے۔

نمونیا، ذات الریہ (اعصابی عضلاتی) : پھیپھڑوں کی سوزش ہے۔ سانس بہت مشکل سے آتا ہے۔ سینہ جکڑا ہوا معلوم ہوتا ہے اور اکثر بخار ہو جاتا ہے۔ نمونیا میں بخار کی حرارت ۱۰۲ سے ۱۰۵ تک ہوتی ہے اور پسلی اندر کو دھنستی ہے۔ اس کے علاج کیلئے ضروری ہے کہ مریض کو گرم ماحول فراہم کیا جائے۔ آگ روشن کریں اور سردی سے بچائیں۔ تازہ ہوا آنی چاہیے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم فاس 6.x باربار گرم پانی سے دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید آب حیات کا کام کرتی ہے۔ لونگ اور دار چینی کا قہوہ دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس باربار چٹائیں۔ کشتہ بارہ سنگھا شہد میں ملا کر پلائیں۔

ذات الجنب (غدی عضلاتی) : پھیپھڑوں کے غلاف میں رطوبت بڑھ جاتی ہے۔ اس کے

باعث بخار ہوتا ہے۔ سانس تنگی سے آتا ہے۔ کھانسی خشک، تھوڑی دیر کے بعد اور درد کے ساتھ ہوتی ہے۔ پیشاب کم اور زرد سرخی مائل آتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر دیں۔ اور بعض اوقات اس کے ساتھ کلکیریا سلف شامل کر کے فائدہ جلد ہوتا ہے۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین، غدی اعصابی اکسیر ملا کر دیں۔ گاؤزبان کے قہوہ سے دیں تو اس سے فوراً مرض رفع ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : کشتہ بارہ سنگھا ارتی، خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر دیں۔

امراض قلب

خفقان (دل کی دھڑکن)

دل کی دھڑکن کے دو اسباب ہیں۔

۱۔ خون کی نالیاں سکڑ جائیں یا تنگ ہو جائیں۔ ایسی صورت میں دل خون کو جسم میں تیزی سے گزارتا ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ یہ عضلاتی غدی مرض ہے اور اسے اختلاج قلب کہتے ہیں۔

۲۔ خون میں حدت بڑھ جانے کی وجہ سے یعنی گرمی کی زیادتی ہو جائے، اس کے سبب دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ یہ غدی عضلاتی مرض ہے۔ اس کو خفقان قلب کہتے ہیں۔ اس کی پہچان یہ ہے :

جس مریض کی نبض سکڑی ہو۔ عرض میں کم یعنی ضیق ہو اور سریع ہو۔ یہ مریض اختلاج قلب کا ہے اور جو نبض ضیق نہ ہو بلکہ معتدل ہو اور سریع ہو۔ ایسے مریضوں کو خفقان قلب ہوتا ہے۔

۱۔ عضلاتی غدی (اختلاج قلب) :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین' غدی اعصابی ملین اور غدی اعصابی اکسیر ملا کر کھلائیں۔ اس کے استعمال سے خون کی نالیاں ڈھیلی ہو جاتی ہیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان عنبری چھ چھ ماشہ دن میں تین بار دیں۔

۲۔ غدی عضلاتی (خفقان) :

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین اور اعصابی عضلاتی مقوی ملا کر بار بار کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ مروارید' خمیرہ ابریشم' خمیرہ گاؤزبان جواہر دار' جوارش آملہ' جوارش شاہی' عرق گلاب' عرق بید مشک۔ اس میں سے کوئی دوا موقع محل کے حساب سے استعمال کروائیں۔

(ضعف قلب)

ایسے مریضوں کا دل گھٹتا ہے۔ خوف آتا ہے۔ دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بعض اوقات خوف کی وجہ سے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ مگر یہ دھڑکن نفسیاتی مسئلہ ہوتی ہے۔ یہ مریض اعصابی عضلاتی ہوتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x' میگنیشیا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین' عضلاتی غدی شدید چائے کے قہوہ سے کھلائیں۔ مریض کو منقیٰ کے بیج نکال کر بار بار کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ جب افاقہ ہو جائے تو عضلاتی اعصابی مقوی کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش شاہی ٦ ماشہ صبح دوپہر شام دیں۔ حب جواہر صبح شام عرق عنبر سے دیں۔

(دردِ دِل)

یہ دو وجوہات کی بنا پر ہوتا ہے۔

۱) خون میں حدت اور گرمی کی وجہ سے دل پھیل جاتا ہے اور درد شروع ہو جاتا ہے۔ دل کے درد کا شدید دورہ پڑتا ہے۔ ایسے مریضوں کو چلتے پھرتے کام کرنے سے درد ہوتا ہے۔ یعنی حرکت سے درد ہوتا ہے۔ یہ درد دل غدی اعصابی مرض ہے۔

۲) وہ دردِ دل جس میں خون کی نالی میں کاربن مختلف گندے چکنے مادوں کے ساتھ جم جاتا ہے اور دل کی وہ چھوٹی چھوٹی نالیاں جو دل کو خون سپلائی کرتی ہیں وہ بند ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے دل میں شدید درد پیدا ہوتا ہے۔ یہ درد دل عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

نوٹ : غدی اعصابی اور عضلاتی اعصابی دونوں کا فرق یہ ہے کہ غدی اعصابی نبض نرم' کسی قدر لین ہوتی ہے۔ عضلاتی اعصابی نبض سخت' کسی قدر صلب ہوتی ہے۔

ا۔ غدی اعصابی (درد دل) :

علاج (بائیوکیمک) : پہلے مریض کو ہوادار کمرے میں لٹا دیں اور اس کو گرمی سے بچائیں۔ بائیوکیمک ادویہ میں کالی فاس 6.x 'میگنیشیا فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین' عضلاتی اعصابی ملین گرم پانی سے دیں۔ چائے کے قہوہ میں لیموں ملا کر پلائیں۔ اعصابی عضلاتی مقوی بار بار چٹائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : دوالمسک معتدل جواہر والی گلقند کے ساتھ ملا کر کھلائیں اور عطر گلاب سنگھائیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی (درد دل) : ایسے مریضوں کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے

دل کو مٹھی میں پکڑ کر زور سے دبایا جا رہا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x ‘فیرم فاس 6.x اور نیٹرم فاس 6.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی شدید ملا کر اجوائن دیسی چھ ماشہ کے قہوہ سے دیں۔ دل کے مقام پر گرم پانی سے ٹکور کریں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی بار بار چٹائیں۔ جب دردِ دِل کا افاقہ ہو جائے تو جوارش کمونی چھ چھ ماشہ دن میں ۴ بار کھلائیں۔ معجون دبید الورد کے مسلسل استعمال سے یہ مرض مستقل چلا جاتا ہے اور دل کا دورہ پڑنے کا پھر احتمال نہیں ہوتا ہے۔

(غشی)

یہ ضعف قلب کا مرض ہے۔ اس میں دو صورتیں ہوتی ہیں۔ پہلی صورت کو اعصابی عضلاتی جس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ دوسری صورت تحلیل قلب کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جس میں غدی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک یہی اصلی غشی ہے۔ ایسے مریضوں کو ہوادار کمرے میں لٹائیں۔ گلے کے بند کھول دیں۔ پنکھا چلائیں۔ ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔ عطر گلاب سنگھائیں۔ جب مریض کو ہوش آجائے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید اور اعصابی عضلاتی مقوی کھلانے سے دل میں فرحت پیدا ہوتی ہے اور مریض صحت یاب ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : جواہر مہرہ ایک قرص صبح ‘ایک قرص دوپہر اور ایک قرص شام ہمراہ عرق گلاب دیں اور اس کے ساتھ دوالمسک معتدل جواہر والی تین تین ماشہ عرق گلاب سے کھلائیں۔

پستان کے امراض

(پستان کا ڈھیلا ہو جانا یا لٹک جانا)

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔ عضلاتی اعصابی مقوی کا استعمال بہت مفید ہوتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل کشنیزی چھ ماشہ اور جوارش کمونی چھ ماشہ ملا کر دن میں چار بار دیں۔

(پستان کا سکڑ جانا)

بعض خواتین کے پستان سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں اور چھوٹے ہی رہتے ہیں۔ ایسی خواتین کا مزاج عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ہوتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی مقوی استعمال کریں۔ روغن بالونہ کی مالش کریں۔ اس کے کچھ عرصہ کے استعمال کے بعد پستان بڑے اور خوبصورت ہو جائیں گے۔

علاج (یونانی مرکبات) : لبوب کبیر مسلسل استعمال کریں یا معجون ثعلب استعمال کریں۔

(دودھ کی کمی)

یہ عضلاتی غدی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی فاس 6.x کا استعمال بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی مقوی چھ چھ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں اور اس کے ہمراہ زیرہ سفید چھ ماشہ کا قہوہ بنا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون ستاور ٦'٦ ماشہ کے حساب سے تین بار دیں۔

(دودھ کی زیادتی)

یہ اعصابی غدی تحریک ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی چھ چھ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

(پستان کا کینسر)

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : مرض کے ابتداء میں جب گلٹیاں ہوں اور ان میں درد ہو تو بائیوکیمک دوا فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔ جب مرض پرانا ہو جائے اور اس میں سے پیپ کا اخراج ہو اور پستان میں دراڑیں پڑ جائیں تو نیٹرم سلف 3.x اور کلکیریا سلف 3.x بار بار کھلانے سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے۔ ایسی رسولیاں جو سادہ ہوں اور ان میں کینسر کے اثرات نہ ہوں۔ ان کو کلکیریا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

نوٹ : رسولیوں میں درد کی صورت میں میگنیشیا فاس ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : ابتداء میں جب رسولیاں ظاہر ہوں اور نیلا رنگ ہو اور درد

کرتی ہوں تو عضلاتی غدی شدید غدی عضلاتی ملین‘عضلاتی غدی ملین ملا کر کھلائیں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ کینسر کے مریض کو قبض بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مسہل کی زیادہ مقدار دینے سے پاخانہ آتا ہے۔ جب یہ مرض پرانا ہو جائے تو غدی عضلاتی ملین اور غدی اعصابی تریاق ملا کر کھلانے سے اس مرض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا علاج نہایت صبر سے کریں اور انشاء اللہ شفا ہوتی ہے۔ مریضہ کی کمزوری کا خیال رکھیں۔ چھوٹے گوشت کی یخنی‘منقیٰ‘آم‘ چلغوزہ‘پستہ‘بادام‘دیسی گھی وافر مقدار میں استعمال کرائیں۔

(پستان کا ورم)

پستان میں درد‘ ورم‘سرخی اور سختی پائی جاتی ہے۔ سر میں درد اور ہلکا سا بخار شروع ہو جاتا ہے۔ یہ عضلاتی غدی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 3.x اور کالی میور 6.x ملا کر بار بار کھلائیں۔ اگر ورم پک کر پھوڑا بن جائے تو کلکیریا سلف 3.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین‘غدی اعصابی اکسیر ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔ پھوڑے کی صورت میں غدی اعصابی ملین اور غدی اعصابی تریاق ملا کر کھلائیں۔

امراض معدہ

(دردِ معدہ)

یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی تحریک میں ہوتا ہے۔

۱۔ عضلاتی اعصابی (دردِ معدہ) : یہ درد معدہ میں یا فم معدہ میں تب ہوتا ہے جب کھانا کھا لیا جائے۔ کھانا کھانے کے تھوڑی دیر بعد جب معدہ غذا کو ہضم کرنے کیلئے حرکت کرتا ہے تو درد شروع ہو جاتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید' غدی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔
اس درد کے مریضوں کو قبض لازمی ہوتی ہے لہٰذا ان کو غدی عضلاتی مسہل بھی دیں۔
اس کے علاوہ برگ شعراب ۳ ماشہ اور اجوائن دیسی ۳ ماشہ کا قہوہ بنا کر دوا کے ساتھ پلائیں۔
علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی عرق پودینہ کے ساتھ بار بار کھلائیں۔

۲۔ عضلاتی غدی (دردِ معدہ) : اس میں وہی علامات ہوں گی مگر معدہ میں سختی زیادہ ہو گی۔
علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی مسہل اجوائن دیسی کے قہوہ سے دیں۔
علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس چھ چھ ماشہ ہمراہ عرق اجوائن دیسی اور عرق سونف سے کھلائیں۔

نوٹ : بعض اشخاص کو فم معدہ میں شدید درد ہوتا ہے۔ جسے السر کہتے ہیں۔ معدہ میں جلن ہوتی ہے چہرہ کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ ایسے مریض غدی اعصابی ہوتے ہیں۔ یہ مرض عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس کا علاج درج ذیل ہے۔
علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x' کالی سلف 6.x اور کلکریا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔
یہ دوا گرم پانی سے دیں۔ اگر معدہ میں زخم بڑھ جائیں اور کبھی کبھی قے کے ذریعہ خون آئے تو کالی سلف اور کالی میور ملا کر دیں۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید بار بار کھلائیں۔ کھلانے سے درد فوری بند ہو جاتا ہے۔ قبض کی صورت میں اعصابی غدی مسہل دیں اور تقویت قلب

کیلئے مربہ آملہ کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ ابریشم چھ چھ ماشہ بار بار کھلائیں۔ اس کے ہمراہ ملٹھی چھ ماشہ پانی میں ابال کر پلائیں۔

(معدہ کا کینسر)

معدہ میں شدید درد ہوتا ہے۔ دل میں بہت گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مریض روز بروز کمزور ہوتا چلا جاتا ہے۔ معدہ کو ٹٹولنے سے رسولی کا احساس ہوتا ہے۔ یہ مرض عضلاتی اعصابی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 3.x اور نیٹرم سلف 3.x ملا کر بار بار کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی تریاق اک رتی دن میں چار بار مریض کو کھلائیں۔ اس سے معدہ کا درد ختم ہو جائے گا۔ دل کی گھبراہٹ جاتی رہے گی۔ مسلسل تین ماہ استعمال کرائیں۔ معدہ کا کینسر ختم ہو جائے گا۔ اس سے بہتر دوا کا حصول مشکل ہے۔

ہچکی (فواق)

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔ جب ہچکی مسلسل آتی رہے اور نہ رکے تو مرض تصور ہو گا۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x نیٹرم فاس 6.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی شدید چائے کے قہوہ سے کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : دوالمسک حار۔

بدہضمی (تخمہ)

یہ علامات کچھ یوں ظاہر ہوتی ہیں کہ معدہ میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے اور

کھانے کے بعد زیادہ ہو جاتا ہے۔ بھوک کی کمی ہو جاتی ہے۔ متعفن ڈکاریں آتی ہیں۔ متلی' قے اور اپھارہ ہو جاتا ہے۔ یہ مرض اعصابی عضلاتی اور عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے۔

ا۔ اعصابی عضلاتی بد ہضمی : اس میں معدہ میں بوجھ ہوتا ہے۔ بھوک نہیں لگتی۔ شدید قے اور متلی پیدا ہو جاتی ہے۔ کھانے کے فوراً بعد قے کا آنا' پیٹ میں گڑگڑاہٹ۔

علاج (بائیوکیمک) : ایسے مریضوں کو سلیشیا 6.x اور میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید چائے کے قہوہ سے دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ بد ہضمی کے مستقل مریض عضلاتی اعصابی مقوی متواتر استعمال کریں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش ثمر ہندی اور جوارش شاہی کا استعمال کریں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی بد ہضمی : ایسے مریضوں کو اکثر اپھارہ کی شکایت ہوتی ہے۔ مریض قبض کی شکایت کرتا ہے۔ جب ریاح کا دباؤ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تو مریض کو اسہال آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور عضلاتی غدی ملین ملا کر کھلائیں۔ اس کے ہمراہ چائے کی پتی ایک ماشہ اور اجوائین دیسی ۶ ماشہ کا قہوہ دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس اور جوارش کمونی اس مرض کیلئے اچھی ادویہ ہیں۔

(ہیضہ)

اعصابی عضلاتی مرض ہے۔ یہ ایک متعدی اور مہلک مرض ہے۔ جو وبائی طور پر پھیلتا ہے۔ مریض معدہ میں ہلکا سا درد محسوس کرتا ہے۔ اسکے ساتھ پیاس قے اور پتلے دست آتے ہیں۔ دستوں کا قوام اور رنگ چاولوں کی پیچ کی طرح ہوتا ہے۔ مریض کمزوری کی طرف رواں دواں ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کو غدی عضلاتی تریاق چائے کے قہوہ سے دیں اور دس دس منٹ بعد دیں۔ مریض کو پینے کیلئے کوئی مشروب نہ دیں۔ سوائے چائے کے قہوہ کے۔ مریض دس پندرہ منٹ بعد ہوش پکڑ لیتا ہے اور آدھے گھنٹہ بعد بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پانی ابال کر دیں۔ اور مشروبات دے سکتے ہیں۔ ٹھنڈے مشروبات اور برف کا پانی مریض کو کمزور کر دیتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x بار بار چائے کے قہوہ سے دیں اور مندجہ بالا ترکیب کا خیال رکھیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی میں جواہر ممیرہ ملا کر چائے کے قہوہ سے کھلائیں۔

(ضعف جگر)

یہ اعصابی غدی مرض ہے۔

علامات : اس مرض کی علامات یہ ہیں کہ مریض کمزور اور دبلا پتلا ہو جاتا ہے۔ چہرہ کا رنگ پھیکا ہوتا ہے۔ خون کی کمی بہت ہو جاتی ہے۔ مریض دائیں طرف پسلیوں کے نیچے جگر کے مقام پر بوجھ محسوس کرتا ہے اور کبھی کبھی پتلے دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریافاس 6.x اور فیرم فاس 6.x ملاکر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی مقوی اور عضلاتی غدی مقوی دونوں کو ملا کر دن میں چار بار کھلائیں۔ اس کے استعمال سے ضعف جگر جاتا رہتا ہے اور مریض کے جسم میں خون کی فراوانی ہو جاتی ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : انوش دار شربت فولاد کشتہ خبث الحدید اس مرض کیلئے عمدہ ادویات ہیں۔

(ورم جگر)

یہ غدی اعصابی مرض ہے۔ شروع میں جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے۔ جب اس کے غلاف اس مرض کی لپیٹ میں آتے ہیں تو درد شدید ہو جاتا ہے۔ بخار ہوتا ہے۔ پیشاب کم آتا ہے۔ جگر کے مقام پر ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔ بائیں کروٹ لیٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مریض کو ہلکا ہلکا یرقان ہوتا ہے۔ اوائل میں جب جگر میں سوزش ہوتی ہے۔ تو دائیں کندھے اور دائیں ہنسلی کی ہڈی میں درد ہوتا ہے۔ بھوک ختم ہو جاتی ہے۔ قبض رہتی ہے اور کبھی دست آتے ہیں۔ جب یہ سوزش بڑھ کر ورم کی شکل اختیار کر لیتی ہے تو جگر میں پیپ پڑ جاتی ہے اور بعض اوقات جگر پر پھوڑا بن جاتا ہے۔

نوٹ : جگر کے پرانے ورم (ورم الکبد مزمن) شدید سوزش کی علامات میں تخفیف ہو کر مزمن ورم کی صورت اختیار کر لیتا ہے چنانچہ جگر بڑھ جاتا ہے۔ جب یہ بڑھتا ہے تو اوپر سے نیچے کی طرف بڑھتا ہے اور کبھی بڑھنے کے بعد سکڑنا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ چھوٹا سا رہ جاتا ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے۔ اکثر قبض رہتی ہے۔ سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔

جگر کا سکڑ جانا : جگر چھوٹا ہو جاتا ہے۔ تلی بڑھ جاتی ہے۔ شکم میں پانی یعنی استسقاء زکی یا ریاح بھر جاتی ہیں۔ بیمار کو سانس لینے میں تکلیف ہوتی ہے۔ بیماری کی شدت میں

جریان خون کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ داہنی پسلی کے نیچے جگر کے مقام پر درد ہوتا ہے۔
خفیف بخار رہتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ کبھی یرقان ہو جاتا ہے اور کبھی
استسقاء مرض کے آخری درجوں میں بد ہضمی، قبض، ہذیان ہو جاتا ہے اور بے ہوشی کی
حالت میں مریض مر جاتا ہے۔ اس مرض کے علاج کے لئے سب سے پہلے ہم سوزش
جگر کا علاج تحریر کرتے ہیں۔ یہ مرض غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے یعنی جگر میں
سوزش ہوتی ہے ابھی ورم نہیں ہوتا جب سوزش ہو تو غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر ہمراہ گرم پانی دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین کھلائیں اور قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : دواالمسک معتدل اور معجون دبیدالورد بہت اچھی ادویات ہیں۔

ورم جگر : ورم کی صورت میں تحریک غدی اعصابی ہو گی۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x کالی میور 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین اور اعصابی عضلاتی ملین دونوں ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی غدی مسہل دیں۔ اسہال کی صورت میں اعصابی غدی اکسیر دیں۔ گھبراہٹ کے وقت اعصابی عضلاتی مقوی دیں۔ جب جگر میں پھوڑا ہو جائے تو اعصابی غدی ملین، اعصابی غدی اکسیر، اعصابی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔
جب جگر کا ورم مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے تو تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کو اعصابی عضلاتی ملین اور عضلاتی اعصابی ملین ملا کر دیں۔

عضلاتی غدی ملین کی گولیاں ماش کے دانہ کے برابر ایک ایک گولی دن میں چار بار کھلائیں۔ اس سے مزمن ورم جگر ختم ہو جاتا ہے۔ جگر کا سکڑاؤ ختم ہو جاتا ہے۔ تلی کا بڑھنا ٹھیک ہو جاتا ہے اور استسقائی امراض کے مریضوں کیلئے یہ دوا بہت فائدہ کرتی

ہے۔ مزمن ورم جگر کے مریضوں کے یرقان میں اس دوا سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(یرقان)

یہ غدی عضلاتی مرض ہے۔ پیشاب اور آنکھوں کا رنگ پیلا' جلد کا رنگ پھیکا' پاخانہ کا رنگ سفید یا خاکی ہو جاتا ہے۔ متلی' قے' بخار اور عام کمزوری ہو جاتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا سلف 6.x کالی میور 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر دیں۔ یرقان جاتا رہے گا۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین اور اعصابی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔ اس دوا کے استعمال سے چند دنوں میں یرقان ختم ہو جاتا ہے۔

بعض یرقان اعصابی غدی تحریک میں آتے ہیں۔ یہ عام طور پر مزمن یرقان میں ہوتا ہے۔ مریض کا بدن ٹھنڈا ہوتا ہے۔ آنکھیں پیلی' جلد پر شدید خارش ہوتی ہے۔ اصل میں یہ صفراء محترقہ کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔ ایسے مریضوں کو سرد دواؤں اور سرد غذاؤں سے بچائیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x' فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین' عضلاتی غدی شدید ملا کر کھلائیں۔ اور اس کے ہمراہ زرشک اور چائے کی پتی کا قہوہ پینے کو دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس اور جوارش جالینوس ملا کر کھلائیں۔ میں نے یہ دوائیں کئی مریضوں کو کھلائیں۔ دو ہفتوں کے بعد یہ یرقان ختم ہو جاتا ہے۔ اور مریض بالکل صحت مند ہو جاتا ہے۔

(پتے کی پتھری)

یہ پتھریاں عضلاتی اور غدی تحریک میں ہوتی ہیں۔ جب صفراء گاڑھا اور لیسدار

ہونیکی وجہ سے پتے میں جم جاتا ہے اور پتھریوں کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر کھلانے سے پتے کی پتھریاں صاف ہو جاتی ہیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین اور اعصابی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔ اس کے ساتھ رات کو دو بڑے چمچے زیتون کے تیل کے پلا کر ایک کپ تیز چائے کا قہوہ پلا دیں۔ انشاء اللہ پتہ میں کتنی بھی پتھریاں کیوں نہ ہوں ایک ماہ کے استعمال کے بعد ختم ہو جاتی ہیں۔

(تلی کا بڑھنا اور تلی کا ورم)

جب تلی پسلیوں کے نیچے دائیں جانب دبانے سے محسوس ہو۔ پیٹ پھولا ہوا محسوس ہو۔ اس کے ساتھ خون کی کمی ہوتی ہے۔ تلی عام طور پر ملیریائی بخاروں کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے تو یہ تحریک اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی ہوتی ہے۔ اگر مزمن ورم جگر کی وجہ سے تلی بڑھ جائے تو یہ تحریک اعصابی غدی ہو گی اور ورم جگر کی کوئی علامات نہ ہو تو یہ اعصابی عضلاتی مرض ہو گا۔

ا۔ اعصابی غدی : عظم طحال کا ذکر ہم ورم جگر کے تحت لکھ چکے ہیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی (عظمِ طحال) : اس کے مریض کو خون کی بہت کمی ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات یہ بلڈ کینسر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ تلی کے بڑھنے کے ساتھ تمام غدد جاذبہ بڑھ جاتے ہیں۔ خون میں سفید ذرات کی مقدار بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x، فیرم فاس 3.x دونوں کے بار بار استعمال سے مریض کو بہت فائدہ ہوتا ہے اور یہ بڑی بڑی دواؤں کے مقابلہ میں نہایت مفید دوائیں ہیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین، عضلاتی اعصابی اکسیر اور

عضلاتی غدی شدید کا استعمال کروائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب کبریت' ضماد اشق مفید دوائیں ہیں۔

امراض امعاء

اسہال (دستوں کا بار بار آنا)

پتلے پانی کی طرح کے پاخانہ کے اخراج کو اسہال کہتے ہیں۔ اعصابی غدی تحریک اور اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتے ہیں۔ بچوں میں عام طور پر یہ اسہال زیادہ پائے جاتے ہیں۔ سبز رنگ کے پھٹکی دار لیسدار رطوبت والے۔ اسی طرح بڑوں میں پاخانہ لیسدار پتلا' جیسے اس میں ریشہ آرہا ہو۔ یہ اعصابی غدی علامات ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x' فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی شدید' عضلاتی اعصابی ملین ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش شاہی دیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی اسہال : بچوں میں ان اسہال کا رنگ خاکستری ہوتا ہے۔ بڑوں میں مٹیالے پانی کی طرح پتلے بدبودار ہوتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین' عضلاتی غدی شدید ملا کر چائے کے قہوہ سے دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی دیں۔

(پیچش)

اگر پیٹ میں اپھارہ ہو اور ہوا کی زیادتی کی وجہ سے اسہال آنے لگیں اور پیٹ میں مروڑ اور بے چینی ہو تو یہ مرض عضلاتی اعصابی ہے۔ اگر ہوا کی زیادتی کے ساتھ آنے والے پاخانہ میں شدید جلن بھی ہو۔ کبھی کبھی خون بھی آجائے تو یہ عضلاتی غدی تحریک ہو گی۔ اگر پیٹ میں ہوا کی زیادتی نہ ہو۔ پیٹ میں مروڑ اور درد شدید ہو اور پھر پاخانے آئیں، کبھی خون اور آؤں بھی آئے تو یہ غدی عضلاتی مرض ہو گا۔

اگر پاخانہ کے ساتھ خون نہ آئے صرف مروڑ ہوں اور درد کے ساتھ پاخانے آئیں اور ساتھ ساتھ آؤں بھی آئے اور پاخانہ کا رنگ زردی مائل ہو تو یہ غدی اعصابی مرض ہو گا۔

۱۔ عضلاتی اعصابی پیچش :

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x، نیٹرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید، غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر دینے سے فوراً افاقہ شروع ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس چھ، چھ ماشہ دن میں تین بار دیں۔

۲۔ عضلاتی غدی پیچش :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین، غدی عضلاتی اکسیر ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : نمک سلیمانی آدھا آدھا ماشہ دن میں چار بار ہمراہ عرق اجوائن دیں۔

۳۔ غدی عضلاتی پیچش :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x اور کالی سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی شدید'اعصابی غدی اکسیر ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : سفوف مویا تین تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ عرق پودینہ استعمال کریں۔

۴۔ غدی اعصابی پیچش :

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف اور کالی میور ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید اور اعصابی غدی اکسیر ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : سفوف طین دن میں دوبار دیں۔ حب پیچش ایک گولی صبح' ایک شام دیں۔ ہمراہ شربت حب الآس ۲۵ ملی لیٹر اس کے علاوہ مربہ بیلگری آدھی چھٹانک صبح اور آدھی چھٹانک رات کو دیں۔

(قبض)

دائمی قبض اعصابی عضلاتی تحریک اور عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x اور نیٹرم سلف 6.x میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔ اس کا استعمال گرم پانی سے کریں۔ چند دن کے استعمال سے قبض بالکل ختم ہو جائے گی۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : قبض کیلئے عضلاتی غدی ملین بہترین دوا ہے۔ اس کے کچھ عرصہ کے استعمال کے بعد قبض بالکل ختم ہو جاتی ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن بادام شربت ارزانی' معجون انجیر قبض کیلئے مفید دوائیں ہیں۔

(قولنج)

اس میں پیٹ میں شدید درد' قبض' اپھارہ' گڑگڑاہٹ کی آوازیں آتی ہیں۔ بعض اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے اور یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر پانی سے بار بار کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی مسہل آدھ ماشہ سے ایک ایک ماشہ تک دیں۔ اس کے ساتھ چائے کے قہوہ میں روغن بادام ایک بڑا چمچہ ملا کر پلائیں۔ جس سے فوراً قبض ختم ہو جائے گی۔ پیٹ کا درد ختم ہو جائے گا اور ہوا کا اخراج ہو جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی مسہل دس ماشہ گرم پانی کے ساتھ بار بار کھلائیں۔ شربت دینار گرم پانی میں ملا کر پلائیں۔

دیدانِ امعاً (پیٹ کے کیڑے)

پیٹ کے کیڑوں کی تین اقسام ہوتی ہیں۔

۱۔ کیچوے ۲۔ کدودانے ۳۔ چنونے

۱۔ کیچوے : عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتے ہیں۔

۲۔ کدودانے : غدی عضلاتی تحریک میں ہوتے ہیں۔

۳۔ چنونے : اعصابی غدی تحریک میں ہوتے ہیں۔

۱۔ عضلاتی اعصابی دیدان امعاً :

علاج بائیوکیمک : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید، غدی عضلاتی ملین اور عضلاتی غدی ملین ملا کر کھلائیں۔ بچوں کو کم مقدار میں دوا دیں۔ بڑوں کو پوری مقدار میں دوا دیں۔

۲۔ غدی عضلاتی دیدان امعاً (کدودانے) :

یہ کدو کے تخم کے مشابہ ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنت میں رہتے ہیں۔ مکمل کیڑے کی لمبائی ۵ سے ۵۰ فٹ تک ہوتی ہے۔ یہ ٹوٹ کر تھوڑے تھوڑے پائخانہ میں خارج ہوتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین' اعصابی غدی ملین اور غدی اعصابی مسہل ملا کر دیں۔

۳۔ اعصابی غدی دیدان امعا (چنونے) :

یہ آدھا انچ سے ڈیڑھ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ یہ نہایت چھوٹے ہوتے ہیں اور کانی آنت میں رہتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x' کلکیر یا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین اور عضلاتی اعصابی ملین ملا کر دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل دیدان چھ ماشہ رات کو سوتے وقت کھلائیں۔ قرص دیدان ایک سے دو قرص تک رات کو سوتے وقت دیں۔ حب حلتیت دو گولی پانی کے ساتھ دن میں دوبار دیں۔

بواسیر

بواسیر تین قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ بادی بواسیر : یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے اس میں مسے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور خون نہیں آتا۔

۲۔ خونی بواسیر (سوداوی) : یہ عضلاتی غدی مرض ہے اس میں مسے کافی ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور درد ہوتا ہے اور ساتھ خون آتا ہے۔

۳۔ خونی بواسیر (صفراوی) : اس میں خون آتا ہے اور مسوں میں شدید جلن ہوتی ہے اور اس میں مسوں کا ابھار زیادہ نہیں ہوتا۔

ا۔ بادی بواسیر (عضلاتی اعصابی) :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیر یا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔ یہ بادی بواسیر کیلئے

مایہ ناز دواء ہے۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی مقوی تین رتی دن میں چار بار کھلائیں۔
قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔
علاج (یونانی مرکبات) : حب بادی بواسیر۔

۲۔ عضلاتی غدی (سوداوی بواسیر) :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور کلکیریا سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین دو ماشہ میں ایک رتی ریٹھے کا سفوف ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔
علاج (یونانی مرکبات) : حب مقل، معجون مقل اچھی ادویات ہیں۔

۳۔ غدی عضلاتی (صفراوی بواسیر) :

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x اور کالی سلف 6.x کلکیریا فاس 6.x ملا کر دیں۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : سنا مکی تین ماشہ ایک ماشہ ہلیلہ سیاہ کوٹ پیس کر آپس میں ملا لیں۔ یہ ایک وقت کی دوا ہے۔ اس طرح اس وزن میں دن میں تین بار کھلائیں یا غدی اعصابی ملین ایک ماشہ میں ایک رتی عضلاتی اعصابی ملین ملا کر کھلائیں۔ خون فوراً بند ہو جاتا ہے اور اس کے چند دن کے استعمال سے اس بواسیر سے نجات مل جاتی ہے۔
علاج (یونانی مرکبات) : حب رسوت اطریفل بہترین دوا ہے۔

کانچ نکلنا (خروج المقعد)

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔
علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x، میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔
علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی غدی شدید ملا کر

دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس ۶،۶ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

بھگندر

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x فیرم فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین عضلاتی غدی شدید اور عضلاتی اعصابی اکسیر ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔ اس کو تین ماہ تک مسلسل استعمال کریں۔ مرض جڑ سے چلا جائے گا۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوہر منقیٰ ایک چاول منقیٰ میں رکھ کر صبح بعد از غذا ہمراہ آب تازہ نگل لیں۔

امراض گردہ و مثانہ

(گردے کی پتھریاں)

بائیں گردے کی پتھری اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے۔ یہ اکثر کیلشیم سے بنتی ہے۔ دائیں گردہ کی پتھری عضلاتی اعصابی ہوتی ہے۔ یہ اکثر یورک ایسڈ سے بنتی ہے۔ اگر دائیں گردہ کی پتھری پہلے پیدا ہو اور پھر بائیں گردہ میں پیدا ہو جائے تو تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے۔ اسی طرح بائیں گردہ کی پتھری پہلے پیدا ہو پھر دائیں میں پیدا ہو تو یہ اعصابی عضلاتی پتھری ہو گی۔ مثانہ کی پتھری گردے سے اخراج پانے والی پتھری مثانہ میں اکٹھی ہوتی ہے۔ وہ مثانہ کی پتھری کہلاتی ہے۔

ا۔ اعصابی عضلاتی پتھری :

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x ' میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم فاس 6.x گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو عضلاتی غدی ملین دیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی پتھری :

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین' عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی مسہل قلیل مقدار میں ملا کر کھلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ صرف اجوائن دیسی چھ ماشہ کا قہوہ بنا کر پلانے سے پتھریوں کا اخراج ہو جاتا ہے۔ یہ قہوہ دن میں چار بار پلائیں۔

(مثانہ کی پتھری)

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x ' میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر بار بار گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین' غدی عضلاتی مسہل اجوائن دیسی کے قہوہ سے دن میں چار بار دیں۔

نوٹ : دردِ گردہ و مثانہ کا وہی علاج کریں جو سنگ گردہ و مثانہ میں مذکور ہوا ہے۔ اگر گردہ میں درد شدید ہو تو چائے کا قہوہ آدھی چھٹانک دیسی گھی ملا کر پلائیں تو درد فوراً بند ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

علاج (یونانی مرکبات) : کشتہ حجر الیہود، معجون سنگ دانہ مرغ میں ملا کر کھلائیں۔

بستر پر پیشاب کرنا

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر کھلائیں۔ اجوائن دیسی اور چائے کی پتی کا قہوہ پلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش کمونی کھلائیں۔

کثرت بول

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین، عضلاتی اعصابی اکسیر عضلاتی غدی شدید ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون فلاسفہ۔

ذیابیطس

یہ دو تحریکوں میں پایا جاتا ہے۔

۱۔ اعصابی غدی ۲۔ اعصابی عضلاتی

ا۔ اعصابی غدی (ذیابیطس) : مریض کو پیشاب زیادہ آتا ہے۔ منہ خشک ہوتا ہے۔ سر کو چکر آتے ہیں۔ چہرہ کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی میورx.6 اور کلکیریا فاسx.6 ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین اور عضلاتی اعصابی اکسیر ملا کر کھلائیں۔ اس سے شوگر فوراً ختم ہو جاتی ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : کشتہ مرجان ایک چاول، کشتہ قلعی ایک چاول، کشتہ فولاد ایک چاول اور کشتہ نقرہ ایک چاول ملا کر منقیٰ میں رکھ کر یا کیپسول میں بند کر کے دوبار کھلائیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی ذیابیطس : اس میں منہ خشک ہوتا ہے مگر چکر نہیں آتے اور مریض کا چہرہ زردی مائل بھی نہیں ہوتا۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلورx.6، میگنیشیا فاسx.6 اور نیٹرم سلفx.6 ملا کر دیں۔ اس کے مسلسل استعمال سے ذیابیطس کی شکایت جاتی رہے گی۔

پیشاب کی جلن

پیشاب کی جلن پیشاب کی نالی میں زخم یا سوزش کی وجہ سے ہوتی ہے یا پھر پیشاب میں پتھری یا ریت کے اخراج کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یا پھر پیشاب کی حدت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ سوزاک کی وجہ سے بھی سوزش ہوتی ہے۔ اگر پتھری یا ریت کی وجہ سے ہے تو اس جلن کا علاج گردہ اور مثانہ کی پتھری کے مطابق علاج کریں۔ اگر سوزاک کی وجہ سے زخم ہیں یا پیشاب کی گرمی کی وجہ سے زخم ہیں تو اس کا ذکر ہم سوزاک کے تحت بیان کریں گے۔

سوزاک

یہ غدی عضلاتی مرض ہے۔ ایک متعدی مرض ہے۔ جو جنسی بداعمالیوں سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے پیشاب کی نالی میں زخم ہو جاتا ہے۔ پیشاب جل کر ٹیس مار کر

آتا ہے۔ پیشاب کی نالی سے پیپ رستی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا سلف 6.x اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر کھلائیں۔ اس کے ساتھ ادرک چھ ماشہ' برگ گاؤزبان ۶ ماشہ کا قہوہ بنا کر پلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔ یہ مرض جڑ سے چلا جائے گا۔ اگر اس مرض کا صحیح علاج نہ کیا جائے تو یہ مزمن صورت اختیار کر کے بے شمار اور علامات کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ اس سے اپنی ہی نہیں اپنی نسلوں کی صحت تباہ کر دیتا ہے۔ مزمن سوزاک کی علامات آپ نے مختلف علامات کے زیر تحت پڑھیں ہیں۔ جو ہم تحریر کر چکے ہیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : روغن صندل ایک قطرہ' خمیرہ گاؤزبان میں ملا کر صبح اور شام کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

عرق النساء

یہ درد' دوروں کی شکل میں ہوتا ہے۔ کولہے سے شروع ہو کر نیچے پیر تک آتا ہے۔ کبھی کبھی یہ درد اتنا شدید ہوتا ہے کہ مریض چل پھر نہیں سکتا اور نہ سیدھا کھڑا ہو سکتا ہے۔ بائیں ٹانگ کا عرق النساء اعصابی عضلاتی ہے اور دائیں ٹانگ کا عرق النساء عضلاتی اعصابی ہے۔

ا۔ اعصابی عضلاتی عرق النساء :

علاج (بائیوکیمک) کلکیریا فلور 6.x' میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔ شدید درد کی صورت میں یہ دوا' بار بار گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین' عضلاتی غدی مقوی ملا کر استعمال کریں اور قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔ یہ درد عضلاتی اعصابی مسہل دینے سے بہت جلد چلا جاتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس اور قرص اوجاعی کھلائیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی عرق النساء :

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔ شدید درد کی صورت میں باربار یہ دوا گرم پانی سے دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی مقوی اور عضلاتی غدی اکسیر ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون فلاسفہ ۶' ۶ ماشہ دن میں چار بار اور قرص اوجاعی ایک ایک دن میں تین بار دیں۔

نقرس (چھوٹے جوڑوں کا درد)

یہ اعصابی غدی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x اور کلکیریا فلور 6.x میگنیشیا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔ شدید درد کی صورت میں یہ دوا گرم پانی سے باربار کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین' عضلاتی اعصابی ملین اور عضلاتی اعصابی اکسیر ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل زمانی چھ ماشہ صبح دوپہر شام دیں۔

وجع المفاصل (جوڑوں کا درد)

یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x' نیٹرم سلف 6.x اور فیرم فاس 6.x یہ دوائیں ملا کر کھلائیں۔ جوڑوں کے درد کیلئے انتہائی موثر ادویات ہیں۔ جلد اثر کیلئے گرم پانی سے

کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اس میں سب سے بہتر دوا عضلاتی غدی مقوی ہے۔ یہ چھ ماشہ دن میں چار بار کھلائیں۔ اس مرض میں قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین یا عضلاتی غدی مسہل بار بار استعمال کرائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون فلاسفہ چھ چھ ماشہ دن میں چار بار، حب تنکار ایک ایک گولی دن میں چار بار۔

سیلان الرحم (لیکوریا)

لیکوریا چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ غدی عضلاتی لیکوریا : یہ جلن دار اور بدبودار ہوتا ہے۔

۲۔ غدی اعصابی لیکوریا : یہ جلن دار اور پتلا ہوتا ہے۔

۳۔ اعصابی غدی لیکوریا : یہ گاڑھا لیسدار انڈے کی زردی کی طرح کا ہوتا ہے۔

۴۔ اعصابی عضلاتی لیکوریا : یہ پتلا اور دودھیا رنگ کا ہوتا ہے اور کبھی کبھی پانی کی شکل کا ہوتا ہے۔

۱۔ غدی عضلاتی لیکوریا :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور 6.x، کالی سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین، غدی اعصابی اکسیر اور اعصابی غدی ملین ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون زنجبیل چھ، چھ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

۲۔ غدی اعصابی لیکوریا :

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x، کلکیریا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین، اعصابی غدی اکسیر ملا کر دیں۔ قبض

کی صورت میں اعصابی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب جواہر ایک ایک قرص دن میں تین بار دیں۔ اس کے ہمراہ خمیرہ مروارید چھ چھ ماشہ صبح دوپہر شام دیں۔

۳۔ اعصابی غدی لیکوریا :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین اور عضلاتی اعصابی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔ اعصابی عضلاتی مقوی اس مرض کی شافی دوا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : کشتہ گئودنتی تین تین ماشہ ہمراہ خمیرہ گاؤزبان سادہ کھلائیں۔

۴۔ اعصابی عضلاتی لیکوریا :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x، فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین، عضلاتی اعصابی مقوی اس مرض کی بہترین دوا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : کشتہ گئودنتی تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ اطریفل کشنیزی کھلائیں۔

ورم رحم

اس بیماری میں مریضہ کے پیڑو اور کمر میں درد رہتا ہے۔ اور ماہواری درد سے آتی ہے۔ جماع کے وقت درد کی شکایت ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ پنڈلیوں میں درد رہتا ہے۔ کبھی کبھی پیشاب اور پاخانہ کے وقت بھی درد ہوتا ہے۔ ورم رحم غدی عضلاتی اور غدی اعصابی مرض ہے۔ باقی علامات کا علاج سیلان الرحم کی طرح کریں۔

غدی عضلاتی ورم رحم : اس کا علاج وہی ہوگا جو غدی عضلاتی لیکوریا میں لکھا ہوا ہے اور

غدی اعصابی ورم رحم کا علاج بھی وہی ہو گا۔ جو غدی اعصابی لیکوریا میں لکھا ہے۔

قلتِ طمث ' احتباس طمث

یہ اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی مرض ہے۔ حیض میں رکاوٹ ہوتی ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ پیڑو میں بوجھ ہوتا ہے۔ کمر اور پیڑو میں درد ہوتا ہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن ہوتا ہے۔ اس میں بعض اوقات حیض بہت کم آتا ہے اور بعض اوقات بند ہو جاتا ہے۔ اعصابی غدی قلت طمث میں حیض کی قلت کے علاوہ پیڑو میں بوجھ اور ہلکا ہلکا درد بھی ہوتا ہے جبکہ اعصابی عضلاتی قلت طمث میں پیڑو میں بوجھ ہوتا ہے۔ مگر درد نہیں ہوتا ہے۔

۱۔ اعصابی غدی قلت طمث :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x اور سلیشیا 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین دن میں چار بار دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب درد ایک گولی دن میں تین بار دیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی قلت طمث :

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین ' عضلاتی غدی شدید اور عضلاتی غدی ملین یہ دوائیں ملا کر کھلائیں۔ قلت طمث کی بہترین دوا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب درد ۱ + ا گولی دن میں تین بار۔

کثرت حیض

یہ عضلاتی غدی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : فوری طور پر خون کی زیادتی کو بند کرنے کیلئے اعصابی غدی ملین بار بار کھلائیں۔ جب کثرت حیض کو آرام آجائے تو پھر عضلاتی ملین اور غدی اعصابی ملین ملا کر کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ ابریشم دن میں چھ چھ ماشہ بار بار دیں۔

اندام نہانی کے زخم

اس کا علاج سوزاک کی علامات کے تحت کریں۔

(اندام نہانی کا ڈھیلا پڑ جانا)

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x، میگنیشیا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین دن میں چار بار دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل اسطخودوس دیں۔

(شرم گاہ کی پھنسیاں)

اگر پھنسیوں سے پیلے رنگ کا مواد خارج ہو تو غدی اعصابی مرض ہے۔ اگر سفید رنگ کی رطوبت پائی جائے تو اعصابی عضلاتی مرض ہے۔ اگر پھنسیوں سے خون یا پیپ رستی ہے تو عضلاتی غدی مرض ہے۔

ا۔ غدی اعصابی پھنسیاں :

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی

غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان سادہ ۶'۶ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

۲۔ اعصابی عضلاتی پھنسیاں :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x سلیشیا 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی ملین دیں اور قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل بھی دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل شاہترہ چھ چھ ماشہ دن میں چار بار۔

۳۔ عضلاتی غدی پھنسیاں :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x' کلکیریا سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون اشبہ چھ چھ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

اختناق الرحم

ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہیں۔ یہ نوجوان لڑکیوں اور شادی شدہ عورتوں کا مرض ہے۔ دورے کے دوران مریضہ بے حس پڑی رہتی ہے۔ یا غیر اختیاری حرکات کرتی ہے۔ دورہ چند منٹ سے لے کر ایک گھنٹہ یا زیادہ وقت تک رہتا ہے۔ مریضہ کبھی روتی اور کبھی ہنستی ہے۔ بات نہیں کر سکتی ہے لیکن سنتی سب کچھ ہے۔ دانت جکڑے جاتے ہیں لیکن زبان نہیں کٹتی نہ منہ سے جھاگ نکلتا ہے۔ مریضہ کو گلے میں گولا سا پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عضلاتی اعصابی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : میگنیشیا فاس 6.x اور کالی فاس 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر گرم پانی سے کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی مقوی اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔ دورے کی صورت میں ہینگ کا سونگھنا اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس کھانے کے بعد ۴' ۴ ماشہ خمیرہ گاؤزبان عنبری اور جدوار عود صلیب والا اچھی دوائیں ہیں۔

اسقاط حمل

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیر یافلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی شدید دن میں چار بار دیں۔ مرض کی شدت میں بار بار کھلائیں۔ عضلاتی اعصابی مقوی کا استعمال دن میں تین چار بار کرنا چاہئے۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون سپاری پاک دن میں چار بار چھ چھ ماشہ دیں۔

یہ اعصابی غدی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیر یافاس 6.x اور کلکیر یافلور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی مقوی صبح دوپہر شام کھانے سے پہلے چھ چھ ماشہ دیں۔ عضلاتی اعصابی مقوی چھ چھ ماشہ کھانے کے بعد دیں۔ انشاءاللہ اس کے استعمال سے بانجھ پن کی بیماری جاتی رہے گی۔ بشر طیکہ اسکو کوئی خلقی خرابی نہ ہو۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ گاؤزبان جواہر دار کھلائیں۔ اس کے علاوہ معجون سپاری پاک کھلائیں۔

مردانہ امراض

(جریان)

اس کی تین اقسام ہیں۔

ا۔ سوزشی جریان منی : یہ غدی اعصابی مرض ہے۔ اس میں اخراج منی کے ساتھ جلن اور درد کا احساس ہوتا ہے۔ اس میں اکثر پرانے سوزاک کے مریض مبتلا رہتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین، اعصابی عضلاتی شدید اور اعصابی عضلاتی مقوی دوائیں بہت فائدہ کرتی ہیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : کشتہ قلعی ہمراہ معجون ثعلب۔

۲۔ اعصابی غدی جریان : جب رطوبات دودھ کی طرح سفید یا انڈے کی سفیدی کی مانند لیسدار اور اس میں خراش نہیں ہوتی۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x، کلکیریا فاس 6.x اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی اکسیر اعصابی عضلاتی مقوی کے ساتھ ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون ثعلب، معجون آرد خرما ملا کر کھلائیں۔

۳۔ اعصابی عضلاتی جریان : اس میں منی پتلی لیسدار اور بکثرت خارج ہوتی ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x، میگنیشیا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی اکسیر عضلاتی اعصابی مقوی ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون آرد خرما اور جوارش جالینوس ملا کر کھلائیں۔

(احتلام)

یہ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی مرض ہے۔ سوتے میں منی کا اخراج غیر ارادی طور پر ہو جائے۔ یہ عام طور پر نوجوانوں کا مرض ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔

ا۔ عضلاتی اعصابی احتلام : یہ احتلام خواب میں کسی فعل کے کرنے سے ہوتا ہے یعنی یہ احتلام خواب سے ہوتا ہے۔

۲۔ عضلاتی غدی احتلام : یہ بغیر خواب کے ہوتا ہے۔ مریض کو اس بات کا احساس نہیں ہوتا ہے کہ احتلام کب ہوا ہے۔

ا۔ عضلاتی اعصابی احتلام :

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید نمک کے پانی سے دیں یعنی پانی میں نمک ملا کر دیں۔ کمزوری کی صورت میں عضلاتی غدی مقوی دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش جالینوس ۶' ۶ ماشہ صبح دوپہر شام دیں۔

۲۔ عضلاتی غدی احتلام :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم فاس 6.x اور کالی فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین پانی میں نمک ملا کر دیں۔ کمزوری کی صورت میں غدی عضلاتی مقوی دیں۔ قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوارش زرعونی ۶' ۶ ماشہ دن میں چار بار دیں۔

(سرعت انزال)

یہ غدی عضلاتی مرض ہے۔ جماع کے دوران مادہ منویہ کا اخراج جلد ہو جاتا ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی مقوی ۶' ۶ ماشہ دن میں چار بار کھلائیں۔ اعصابی غدی مسہل کی رتی رتی کی گولیاں بنا کر اس کے ساتھ کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون ثعلب چھ چھ ماشہ دن میں چار بار دیں۔ حب نشاط رات کو سوتے وقت ایک گولی دیں۔

(ضعف باہ)

یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔ جس میں شہوت کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔ مریض آسانی سے دخول نہیں کر سکتا۔

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم فاس 6.x' اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی اکسیر' عضلاتی غدی مقوی کے ہمراہ کھلائیں اس کے کھانے سے چند دنوں میں مردانہ قوت لوٹ آتی ہے۔ بڑے بڑے مجرب نسخہ جات اور دواؤں کے مقابلہ میں زیادہ پر تاثیر ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب احمر' حب اذراقی' حب کیمیائے عشرت' حب عنبر مومیائی۔ معجون جالینوس لولوی' معجون ریگ ماہی' بہت اچھی دوائیں ہیں۔

(مشت زنی)

۱۔ مشت زنی غدی عضلاتی مرض ہے۔ ۲۔ اغلام بازی عضلاتی غدی مرض ہے اور مفعول بننا اعصابی غدی مرض ہے۔

علاج(بائیوکیمک) : کالی فاس6.x' کلکیریا فاس6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج(بہ نظریہ مفرد اعضاء) :اعصابی غدی مقوی اوراعصابی عضلاتی مقوی کھلائیں۔

اغلام بازی کے مریضوں کا علاج :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم میور6.x' کالی فاس6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی مقوی اور اعصابی غدی مقوی ملا کر کھلائیں۔

مفعولی مریضوں کا علاج :

علاج(بائیوکیمک) : کلکیریا فلور6.x' میگنیشیا فاس6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی مقوی اور عضلاتی غدی مقوی ملا کر کھلائیں۔

نوٹ : ان افعال کے مریضوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے افعال سے توبہ کریں۔

مندرجہ بالا دواؤں کے استعمال سے ہونے والے مرض کا خاتمہ ہو جائے گا۔

طلاؤں کے استعمال کے لئے استاد صابرؒ کے مجربات پر غور کریں۔

جلدی امراض

۱۔ اعصابی عضلاتی جلدی امراض : آبلے پیدا ہو جانا۔ چھوٹی چھوٹی سفید رنگ کی پھنسیاں بننا۔

۲۔ عضلاتی اعصابی جلدی امراض : عضلاتی اعصابی جلدی امراض میں تر خارش جیسے تر چنبل اور جلد کا پھٹنا' جلد کی خشکی۔ رات کو خارش کی زیادتی۔ جلد کا سیاہ پڑ جانا۔ سیاہی مائل پھنسیاں' پاؤں کی انگلیاں وغیرہ پھٹ جانا اور ایڑیاں پھٹ جانا۔

۳۔ عضلاتی غدی جلدی امراض : جلد کی خشک خارش' خشک چنبل۔

۴﴾ غدی عضلاتی جلدی امراض : ان امراض میں جلد کا زرد پڑ جانا اور جلن دار خارش، نتھنوں میں ایسی پھنسیاں جن میں جلن ہو۔

۵﴾ غدی اعصابی جلدی امراض : غدی اعصابی جلدی امراض میں ناسور پیدا ہونا۔ دن کے وقت پیدا ہونے والی الرجی جیسے بدن میں سوئیاں چبھنے کا احساس چھپاکی زرد رنگ کی پھنسیاں جلد کی جلن دار پھنسی پھوڑے۔

۶﴾ اعصابی غدی جلدی امراض : ایسی خارش جس سے چھلکے اترتے ہوں۔

ا۔ اعصابی عضلاتی جلدی امراض :

علاج (بائیوکیمک) : سلیشیا 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی اکسیر عضلاتی اعصابی ملین ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اطریفل شاہترہ ۶' ۶ ماشہ صبح' دوپہر' شام ہمراہ عرق منڈی۔

۲۔ عضلاتی اعصابی جلدی امراض :

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x' نیٹرم سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید' عضلاتی غدی اکسیر اور قبض کی صورت میں عضلاتی غدی ملین دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون اشبہ ہمراہ شربت اعناب دیں۔

۳۔ عضلاتی غدی جلدی امراض :

علاج (بائیوکیمک) : نیٹرم سلف 6.x اور کلکیریا سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر دیں۔ قبض کی صورت میں غدی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : جوہر منقیٰ ایک چاول صبح و شام منقیٰ میں رکھ کر کھلائیں۔ اس

کے ہمراہ عرق شاہترہ دیں۔

۴۔ غدی عضلاتی جلدی امراض :

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا سلف 6.x کالی سلف 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی اعصابی ملین' غدی اعصابی اکسیر قبض کی صورت میں غدی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : حب رسونت ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق شاہترہ دیں۔

۵۔ غدی اعصابی جلدی امراض :

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی ملین' اعصابی غدی اکسیر اور قبض کی صورت میں اعصابی غدی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون مصفی اعظم۔

٦۔ اعصابی غدی جلدی امراض :

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x اور سلیشیا 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی ملین اعصابی عضلاتی اکسیر اور قبض کی صورت میں اعصابی عضلاتی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : معجون چوب چینی۔

بخار

(معیادی بخار)

یہ اعصابی غدی بخار ہے۔

علامات﴾ یہ بخار لرزہ سے شروع ہوتا ہے۔ طبعیت سست رہتی ہے۔ بھوک کم ہوجاتی ہے لیکن پیاس زیادہ۔ سر میں درد دن بھر غنودگی چھائی رہتی ہے۔ رات کو نیند کم آتی ہے۔ بخار آہستہ آہستہ تیز ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ صبح کی نسبت شام کو حرارت تیز ہی سے بڑھتی ہے۔ زبان کی رنگت میلی اور کسی قدر میل جمی ہوتی ہے۔ مگر اس کی نوک اور کنارے سرخ ہوتے ہیں۔ عموماً قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ اگر مریض کو اسہال آئیں تو یہ اسے تپ محرقہ اسہال کہتے ہیں۔ یہ اعصابی عضلاتی تحریک ہے۔ بخار مسلسل جاری رہتا ہے۔ جب یہ بخار ایک ہفتہ سے زائد ہو جائے تو عضلاتی اعصابی تحریک والا بخار ہو جاتا ہے۔ عموماً دس روز کے بعد ناف کے نیچے دائیں طرف دبانے سے درد اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مٹیالے اور خون کی آمیزش والے پاخانے آتے ہیں۔ کمزوری نمایاں ہو جاتی ہے۔ مریض لاغر ہو جاتا ہے۔ دوسرے ہفتے کے آخر میں آنتوں کے زخموں سے خون رسنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب مریض کی آنتوں سے خون رسے تو مریض کی تحریک عضلاتی غدی ہو جاتی ہے۔

نمایاں علامات : جب بخار شروع ہو تو مریض میں غنودگی ہوتی ہے۔ یہ تپ محرقہ کی خاص نشانی ہے اور اعصابی غدی تحریک ہوگی۔ اگر تپ محرقہ کے ساتھ اسہال آئیں یہ تپ محرقہ اسہالی کہلائے گا اور یہ اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی اور اگر بخار کے ساتھ پاخانہ میں ہلکا سا سرخی مائل رنگ نظر آئے یا پاخانے مٹیالے ہوں تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی اور جب نمایاں خون پاخانہ میں نظر آئے تو عضلاتی غدی تحریک ہوگی۔

علاج : ابتداء میں مریض کو مربہ آملہ پیس کر بار بار چٹائیں۔ منقی بغیر بیج کے کھلائیں۔ خمیرہ مروارید بار بار چاٹنے کو دیں۔

ا۔ اعصابی غدی تحریک :

علاج (بائیوکیمک) : کالی میور 6.x اور کلکیریا فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

نوٹ : بخار میں بائیوکیمک ادویہ کو بار بار نہ دہرائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی مقوی ایک ماشہ اور بڑوں کیلئے تین ماشہ تک اعصابی عضلاتی اکسیر بچوں کیلئے ایک چاول اور بڑوں کیلئے ایک رتی ملا کر کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : اس میں خمیرہ مروارید اچھی دوا ہے۔

۲۔اعصابی عضلاتی (تپ محرقہ اسہالی) : جب تپ محرقہ اسہالی ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہو گی۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیر یا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی شدید دن میں چار بار تازہ پانی سے کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : عناب ۵ عدد خاکسی ۶ ماشہ کا جوشاندہ بنا کر خمیرہ مروارید ۳ ماشہ کے ہمراہ دن میں ۴ مرتبہ کھلائیں۔

۳۔ عضلاتی اعصابی (تپ محرقہ) :

علاج (بائیوکیمک) : فیرم فاس 6.x اور نیٹرم سلف 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر کھلائیں۔تپ محرقہ میں مسہل دوائیں نہ دیں۔

علاج (یونانی مرکبات) : منقیٰ بیج نکال کر ۹ عدد اور انجیر خشک ۳ عدد ملا کر کھلائیں اور خاکسی ۱ تولہ پانی میں ابال کر پلائیں۔

۴۔ عضلاتی غدی (تپ محرقہ) :

علاج (بائیوکیمک) : کالی فاس 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : غدی عضلاتی ملین ایک ماشہ 'غدی عضلاتی اکسیر ۳ رتی اعصابی غدی تریاق ۲ رتی ملا کر دن میں چار بار دیں۔ یہ بڑے آدمی کی خوراک ہے

چھوٹے بچوں کو کم مقدار میں دیں۔ تپ محرقہ میں روٹی چاول بند کر دیں۔ ص
سبزیاں، یخنی، شوربا، دودھ یا ہلکی پتلی سی چائے دیں۔ غذائی احتیاط اس بخار کا لازمی
ہے جو غذائی پرہیز نہیں کرتے وہی مریض خطرناک حالت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

(ملیریائی بخار یا موسمی بخار)

یہ بخار سردی سے شروع ہوتا ہے اور برسات کے موسم میں اکثر وبائی صورت اختیار کر جاتا ہے۔ پہلے پہل مریض کو سردی لگتی ہے۔ پھر ہلکا بخار شروع ہوتا ہے۔ بدن کانپنا شروع کر دیتا ہے۔ شدید لرزہ کی کیفیت اختیار کر جاتا ہے۔ مریض کے دانت بجنے لگتے ہیں۔ سردی کا دورہ تقریباً ایک گھنٹہ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک رہتا ہے۔ سردی کے عرصہ کے بعد مریض آرام محسوس کرتا ہے لیکن بخار تیز ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ حرارت اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ مریض کپڑے اتار دیتا ہے۔ بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد ہوتا ہے۔ پیشاب ہلکا سرخی مائل آتا ہے۔ یہ اعصابی عضلاتی بخار ہے لیکن جب بخار اتر جاتا ہے اور مریض کو ملیریائی نوبتی بخار شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کا دورہ تیسرے روز ہو تو یہ عضلاتی اعصابی بخار ہو گا۔ اسے حمی غب دائرہ کہتے ہیں۔ اس کے بعد بخار کی نوبت چوتھے روز شروع ہو جاتی ہے۔ اس میں بخار کی مدت کم ہوتی ہے۔

نوٹ: تیسرے دن کے نوبتی بخار یعنی غب دائرہ بخار کا عرصہ چھ سے آٹھ گھنٹے ہوتا ہے جبکہ چوتھے دن کا نوبتی بخار جسے ربع دائرہ بھی کہتے ہیں۔ اس کی مدت تین سے پانچ گھنٹے ہوتی ہے۔ چوتھا بخار عضلاتی غدی ہو گا۔

ا۔ اعصابی عضلاتی بخار (ملیریا):

علاج (بائیوکیمک): کلکیریا فلور 6.x، نیٹرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): عضلاتی اعصابی شدید دن میں چار بار دیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی اعصابی مسہل دیں۔

علاج (یونانی مرکبات): ست گلو ایک گرام ہمراہ پانی دن میں تین بار حب شفا ایک گولی ہمراہ آب تازہ دیں۔

۲۔ عضلاتی اعصابی بخار :

علاج (بائیوکیمک): نیٹرم سلف 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): عضلاتی غدی شدید' غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر ملا کر کھلائیں۔ قبض کی صورت میں عضلاتی غدی مسہل تھوڑی مقدار میں ملا کر کھلائیں۔

۳۔ عضلاتی غدی بخار :

علاج (بائیوکیمک): نیٹرم سلف 6.x اور نیٹرم میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء): غدی عضلاتی ملین اور غدی عضلاتی اکسیر' اجوائن کے قہوہ سے کھلائیں۔

علاج (یونانی مرکبات): شربت خاکسی اور شربت عناب دیں۔

احتیاط: نوبتی اور باری کے بخار کے دوران دوا نہ دیں۔ جب بخار اتر جائے پھر دواؤں کا استعمال کرائیں۔

(صفراوی بخار)

طبّی اصطلاح میں غب لازم کہتے ہیں۔ بخار سے پہلے مریض میں کاہلی سستی اور بے چینی پائی جاتی ہے۔ جسم میں دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ فم معدہ پر خفیف سا درد یا بوجھ ہوتا ہے۔ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ خفیف سردی سے بخار چڑھ جاتا ہے۔ اکثر جاڑے کے موسم میں ہوتا ہے۔ جاڑے کے موسم کے بعد بعض اوقات بغیر سردی کے بخار ہو جاتا ہے۔ درجہ حرارت ۱۰۴ تا ۱۰۵ تک اور کبھی ۱۰۸ تک چلا جاتا ہے۔ اس بخار میں سر درد شدید ہوتا ہے۔ منہ سے بدبو آتی ہے۔ پیاس شدید ہوتی ہے۔ باربار زرد یا سبزی مائل قے

ہوتی ہے۔ منہ کا ذائقہ تلخ رہتا ہے۔ پیشاب مقدار میں کم اور رنگت زردی مائل میں آتا ہے۔ یہ حالت دس بارہ گھنٹے رہ کر قدرے پسینہ آتا ہے اور علامات میں کمی شروع ہو جاتی ہے۔ صبح کو بخار ہلکا ہو جاتا ہے دوپہر کو بخار پھر تیز ہو جاتا ہے۔ تمام رات یہی کیفیت رہتی ہے۔ جلد کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں میں یرقانی علامات کے نمایاں ہونے کے ساتھ جگر اور تلی بڑھ جاتی ہے۔ کبھی کبھی خون آلود پاخانے آتے ہیں۔ بخار کی مدت ۵ سے چودہ دن تک ہوتی ہے۔ اگر علاج نہ ہو تو بخار اکیس دن تک جاری رہتا ہے۔ یہ بخار غدی اعصابی ہے۔ اس میں معدہ اور امعاً کی غشائے مخاطی میں سوزش ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کا علاج بہت احتیاط سے کریں۔

ورم جگر کے بخاروں کی علامات بھی یہی ہوتی ہیں۔ جو مندرجہ بالا بیان کی گئی ہیں۔ ایسے مریضوں کا علاج درج ذیل ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x اور کالی میور 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی غدی شدید دن میں چار بار دیں۔ اعصابی غدی تریاق بھی استعمال کریں۔ ہمراہ سونف ایک تولہ اور چھوٹی الائچی ۲۱ عدد کا قہوہ مریض کو بار بار پلائیں۔ انشاء اللہ مرض میں بہت جلد تخفیف ہو گی۔

یہ اعصابی غدی مرض ہے۔ عموماً بچے اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ مریض کو شروع میں نزلہ ہوتا ہے۔ چھینکیں بکثرت آتی ہیں۔ ناک اور آنکھوں سے پانی بہتا ہے۔ تین گھنٹے بعد بخار ہو جاتا ہے۔ چار یا پانچ دن کے بعد سرخ رنگ کے دانے پہلے چہرہ پر پھر تمام جسم پر نکلنے شروع ہو جاتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کالی سلف 6.x کالی میور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر دیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی اعصابی شدید دن میں چار بار چائے کے قہوہ سے

کھلائیں اور تقویت کیلئے ساتھ ساتھ اعصابی عضلاتی مقوی بھی دیں۔ یہ خسرہ کی موثر ترین دواء ہے۔

علاج (یونانی مرکبات) : خمیرہ مروارید خاکسی کے شربت یا شربت عناب کے ساتھ دیں اور مریض کو سات عدد منقیٰ خاکسی تین ماشہ کا قہوہ دیں۔ مریض کے بستر پر خاکسی چھڑک دیں۔

سوکڑا

یہ اعصابی غدی مرض ہے۔ طبی اصطلاح میں دق الاطفال کہتے ہیں۔ یہ بچوں کا مرض ہے۔ مریض کو زردی مائل یا سبزی مائل پاخانے بکثرت آتے ہیں۔ جس کے باعث بچہ سوکھ کر ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جاتا ہے۔ شاذونادر بچوں میں دست بھی نہیں آتے اور وہ سوکھتے چلے جاتے ہیں۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فاس 6.x اور کلکیریا فلور 6.x ملا کر کھلائیں۔ ایسا بچہ ان دواؤں کے استعمال سے چند ہفتوں میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : اعصابی عضلاتی مقوی اور عضلاتی اعصابی مقوی ملا کر بار بار چٹانے سے یہ مرض ختم ہو جاتا ہے۔ یہ قابل علاج مرض ہے۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

معدہ میں دودھ کا جم جانا

ایسے بچے بلغمی مزاج کے ہوتے ہیں۔ ان کے معدہ میں رطوبات کی زیادتی ہوتی اور معدہ میں حرارت کی کمی کی وجہ سے دودھ جم جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے بچے کو بار بار دودھ نکالنا پڑتا ہے۔ یہ اعصابی عضلاتی مرض ہے۔

علاج (بائیوکیمک) : کلکیریا فلور 6.x اور فیرم فاس 6.x ملا کر کھلائیں۔

علاج (بہ نظریہ مفرد اعضاء) : عضلاتی غدی شدید ارتی شہد میں ملا کر چٹائیں۔ دن میں تین چار بار چٹانے سے افاقہ ہو جاتا ہے۔

ضروری ہدایات

مریض کا علاج کرنے سے پہلے ان ہدایات کو سمجھ لینا ضروری ہے۔

۱۔ شدید بھوک کے بغیر غذا نہ کھلائی جائے۔

۲۔ ایک بار غذا کھالی جائے تو چھ گھنٹے سے پہلے غذا نہیں دینی چاہئے اور اس سے پہلے بھی بھوک کا ہونا لازمی ہے۔

۳۔ جو غذائیں کھلائی جائیں ان کو خوب اچھی طرح پکوالیں۔ کچی غذائیں استعمال نہ کروائیں۔

۴۔ غذاؤں کو اس قدر نہ بھونیں کہ وہ سیاہی پکڑ جائیں۔

۵۔ غذائیں تازہ اور صاف استعمال کریں نیز غذاء اچھی طرح چبائیں۔

۶۔ کھانا کھانے کے دوران ذہن خوش اور مطمئن ہونا چاہئے۔ غم، خوف اور افسوس کی حالت میں غذائیں نہیں لینی چاہئیں۔ اگر کمزوری بڑھ رہی ہو تو صرف مشروبات لینے چاہئیں۔

۷۔ کھانا کھانے کے دوران پانی نہ لیں۔ بلکہ کھانے کے نصف گھنٹہ کے بعد پانی لیں۔ اگر شدید پیاس ہو تو تھوڑا تھوڑا پانی لیں۔ زیادہ برف والے، ٹھنڈے مشروبات کا استعمال نہ کریں۔ برف کا پانی ہرگز نہ پئیں۔ گرمیوں میں گھڑوں میں گھڑے کا پانی استعمال کریں۔

۸۔ پھل تازہ اور پختہ استعمال کریں۔

۹۔ غذائیں بدل بدل کر استعمال کریں۔

۱۰۔ جو مریض پرہیز نہ کرے اس کا علاج نہ کریں۔

۱۱۔ مریض کا علاج مکمل تشخیص کے بعد شروع کریں۔

۱۲۔ نبض اور قارورے پر غور کریں۔ اگر ابھی نبض نہیں آئی تو قارورہ ضرور دیکھیں۔

۱۳۔ مریض سے خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

۱۴۔ طبیب کو چاہئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ طب کی کتابوں کا مطالعہ کرے۔

۱۵۔ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد آپ اس بندے کو اپنے خیالات اور تنقید سے آگاہ کریں کیونکہ میرا مشن صرف طب کی خدمت ہے۔ آپ کی آرا کی روشنی میں انشاء اللہ بہت جلد تحقیقاتی تحریریں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ باقی آپ میرے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خاتمہ اچھا کرے۔ (آمین)

۱۸ اکتوبر ۱۹۹۴ء

— قرآن
— حدیث
— تفسیر اور
دیگر علمی ادبی کتابوں کا مرکز
نوری کتب خانہ لاہور
(بالمقابل ریلوے اسٹیشن)